عمرو اور سمندری ملکہ

بچوں کیلئے عمرو عیار کا انتہائی دلچسپ اور انوکھا کارنامہ

عمرو اور سمندری ملکہ

خاص نمبر

ظہیر احمد

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان
الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

ناشران ----- اشرف قریشی

--------- یوسف قریشی

تزئین ----- محمد بلال قریشی

طابع ----- پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ----- 40/- روپے

عمرو عیار سردار امیر حمزہ کی محفل میں بیٹھا تھا کہ اسے ایک دربان نے آکر اطلاع دی کہ ملک تاستان سے اسے ملنے کے لئے کوئی مہمان آیا ہے۔ ملک تاستان سے آنے والے مہمان کا سن کر عمرو حیرت سے سوچنے لگا کہ اس کا ملک تاستان میں دور نزدیک کا کوئی رشتہ دار نہیں رہتا پھر اس سے ملنے آنے والا مہمان کون ہو سکتا ہے۔ اس نے سردار امیر حمزہ سے اجازت لی اور اٹھ کر ان کے خیمے سے باہر آگیا۔

"کہاں ہے میرا مہمان"۔ عمرو عیار نے دربان سے پوچھا۔

"میں نے اسے شاہی مہمان خانے میں پہنچا دیا ہے"۔ دربان نے جواب دیا۔ سردار امیرحمزہ نے لشکر میں ایک بہت بڑے خیمے کو شاہی مہمان خانے کے طور پر بنا رکھا تھا۔ ان کی مدد کو اکثر مسلم ممالک کے بادشاہ، وزیر اور سپہ سالار آتے رہتے تھے جو ان کا لشکر دیکھ کر نہ صرف ان کی فوجی مدد کرتے تھے بلکہ جنگی سازوسامان اور لشکر کے لئے خوراک بھی مہیا کرتے تھے۔ ان کی آؤبھگت کے لئے لشکر سے ہٹ کر مہمان خانے کے طور پر ایک بڑا خیمہ بنا دیا گیا تھا جہاں آنے والے مہمانوں کو ٹھہرا کر ان کے ہر طرح کے آرام کا خصوصی بندوبست کیا جاتا تھا۔

"کون ہے وہ۔ میرا مطلب ہے اس نے اپنا نام کیا بتایا ہے"۔ عمروعیار نے اس سے پوچھا۔

"میں نے ان کا نام نہیں پوچھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ ملک تاستان سے دور دراز کا سفر کرتے ہوئے آئے ہیں اور خواجہ عمروعیار سے ملنا چاہتے ہیں۔ شکل و صورت اور لباس سے وہ شاہی خاندان کے فرد دکھائی دیتے ہیں"۔ دربان نے جواب دیا تو عمروعیار

نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں دیکھ لیتا ہوں"۔ عمرو نے کہا اور شاہی خیمے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ خیمے کے باہر دو نیزہ بردار دربان آپس میں نیزے جوڑے نہایت چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ عمرو کو آتے دیکھ کر انہوں نے نہ صرف مؤدبانہ انداز میں اپنے سر جھکا لئے بلکہ اپنے نیزے بھی ہٹا لئے۔ سردار امیرحمزہ کے مصاحب خاص ہونے کی وجہ سے عمروعیار کی سارے لشکر والے بے پناہ عزت کرتے تھے۔

عمروعیار نے خیمے کا پردہ ہٹایا اور اندر داخل ہو گیا۔ خیمے میں ایک نہایت خوبصورت نوجوان جس نے واقعی شاہانہ لباس پہن رکھا تھا بیٹھا تھا۔ شکل و صورت اور لباس سے وہ واقعی کسی ملک کا شہزادہ دکھائی دے رہا تھا۔ لیکن اس کے سر پر شہزادوں کا مخصوص تاج نہیں تھا اور نہ ہی اس کے گلے میں سرخ موتیوں والی مالا دکھائی دے رہی تھی جو اس دور کے شہزادے خصوصی طور پر اپنی پہچان کے لئے پہنے رہتے تھے۔ وہ عمروعیار کے لئے قطعی اجنبی تھا۔ وہ سر

جھکائے کسی گہری سوچ میں گم نظر آ رہا تھا۔

" السلام و علیکم"۔ عمروعیار نے خیمے میں داخل ہو کر اسے نہایت محبت اور پرخلوص انداز میں سلام کیا۔ اس کی آواز سن کر نوجوان نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر عمروعیار کو دیکھ کر جلدی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" میرا نام آشان ہے۔ میں تاستان سے آپ کو ملنے آیا ہوں عمرو بھائی"۔ نوجوان نے عمروعیار کے سلام کا جواب دیتے ہوئے اپنا تعارف کرایا۔

" ملک تاستان تو یہاں سے بہت دور ہے۔ تیزرفتار سے تیزرفتار گھوڑے پر اگر مسلسل سفر کیا جائے تب بھی یہاں تک آنے میں کئی دن اور کئی راتیں لگ جاتی ہیں۔ اتنا طویل اور تھکا دینے والا سفر کرکے آپ مجھ سے ملنے آئے ہیں تو ظاہر ہے کوئی خاص بات ہی ہوگی اور جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے میں زندگی میں آپ سے پہلی بار مل رہا ہوں جبکہ آپ کے انداز سے اور آپ نے جس انداز میں میرا نام لیا ہے اس سے لگتا ہے کہ آپ مجھے اچھی طرح سے جانتے اور پہچانتے

ہیں"۔ عمرو نے نہایت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میں آپ کے پاس واقعی ایک نہایت ضروری اور اہم کام سے آیا ہوں عمرو بھائی اور یہ درست ہے کہ میں آج سے پہلے آپ سے کبھی نہیں ملا۔ مگر میں آپ کو بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ ہماری دنیا میں آپ کے کارنامے اس طرح مشہور ہیں جس طرح آپ اپنی دنیا میں جانے پہچانے جاتے ہیں"۔ نوجوان جس نے اپنا نام آشان بتایا تھا مسکراتے ہوئے کہا اور عمروعیار اس کی بات سن کر بری طرح چونکنے پر مجبور ہو گیا۔

" میری دنیا، آپ کی دنیا۔ کیا مطلب کیا آپ کا میری یعنی انسانی دنیا سے تعلق نہیں ہے"۔ عمروعیار نے غور سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

" اگر میں کہوں کہ میرا واقعی آپ کی یعنی انسانی دنیا سے تعلق نہیں ہے تو"۔ آشان نامی نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو میں مارے حیرت سے اچھل پڑوں گا۔ حیرت کی شدت سے میری آنکھیں پھیل جائیں گی اور میں

آپ کی جانب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا شروع کر دوں گا"۔ عمروعیار نے بڑے مزاحیہ لہجے میں کہا تو آشان نامی نوجوان کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" تو پھر یہ سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہو جایئے ۔ میں واقعی آدم زاد نہیں ہوں"۔ نوجوان آشان نے کہا۔

" اوہ، نہیں۔ کیا واقعی تم سچ کہہ رہے ہو"۔ عمروعیار نے واقعی حیرت زدہ انداز میں اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔ اس کا چونکہ ہمیشہ سے جنوں، دیوؤں سے واسطہ پڑتا رہتا تھا اس لئے وہ جنوں اور دیوؤں کے اطوار و عادت اچھی طرح سے جانتا تھا۔ جن یا دیو اگر اس کے سامنے کسی انسان کے روپ میں آ جاتے تو وہ ان کو آسانی سے پہچان لیتا تھا۔ دیو کوئی بھی روپ دھاریں ان کے سروں پر سینگ بدستور قائم رہتے تھے جنہیں وہ وقتی طور پر بڑے بڑے بالوں یا کپڑوں کے نیچے ڈھانپ لیتے تھے اور جن بھی اگر کسی انسان کے روپ میں آئے تو اس کی آنکھیں گول اور کان سرے سے ہی غائب ہو جاتے تھے جس کی وجہ سے ان کو

پہچان لینا عمروعیار کے لئے ذرا بھی مشکل نہیں ہوتا
تھا۔ اسی لئے وہ نوجوان آشان کی بات سن کر حیران
ہو رہا تھا کہ اس کا تعلق انسانوں سے نہیں ہے۔ اس
کے سر پر سینگ بھی موجود نہیں تھے اور نہ ہی اس
کی آنکھیں گول اور کان غائب ہوئے تھے۔ ہاں ایک
بات عمروعیار نے اس نوجوان میں ضرور محسوس کی
تھیں کہ وہ آنکھیں بہت دیر بعد جھپکتا تھا۔ عمروعیار
نے اسے بیٹھنے کے لئے کہا اور خود بھی اس کے سامنے
بیٹھ گیا۔

" تم اگر آدم زاد نہیں ہو تو تمہارا تعلق جن یا کسی
دیو کی نسل سے بھی نہیں معلوم ہوتا۔ لگتا ہے تم
بھوت ہو کیونکہ چوتھی دنیا بھوتوں کی دنیا کہلاتی ہے۔
کیا تم واقعی کوئی بھوت ہو"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے
کہا۔ اس کی بات سن کر آشان نامی نوجوان ایک بار
پھر ہنس پڑا۔

" نہیں میں بھوت بھی نہیں ہوں"۔ اس نے ہنستے
ہوئے جواب دیا تو عمروعیار ہونٹ بھینچ کر ایک بار
پھر اسے غور سے دیکھنے لگا۔

" حیرت کی بات ہے۔ مجھے واقعی پتہ نہیں چل رہا
کہ تم کون ہو۔ میں نے اچھی طرح غور کر لیا ہے
تمہارا تعلق سانپوں کی اس نسل سے بھی نہیں ہے جو
سو سال زندہ رہنے کے بعد ہر قسم کا روپ بدلنے پر
قادر ہو جاتے ہیں۔ روپ بدلنے والے سانپوں کی
آنکھیں سیاہ اور بال خاصے موٹے ہوتے ہیں۔ تمہاری
آنکھیں سبزی مائل ہیں اور سر کے بال بھی عام
انسانوں کی طرح ہیں۔ مگر میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا
کہ تم انسان ہو اور مجھے جان بوجھ کر بے وقوف بنا
رہے ہو۔ بہتر ہے تم خود ہی مجھے بتا دو کہ تم اصل
میں کون ہو اور مجھ سے ملنے کیوں آئے ہو۔ اس کے
علاوہ تم میرے بارے میں کیا کچھ جانتے ہو"۔ عمروعیار
نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میرا تعلق سمندر کی دنیا سے ہے عمروعیار اور میں
مچھلیوں کی نسل سے تعلق رکھتا ہوں"۔ نوجوان آشان
نے جواب دیا اور اس کی بات سن کر عمروعیار بری
طرح سے چونک اٹھا اور پھٹی پھٹی نظروں سے اس
کی جانب دیکھنے لگا۔

"تمہارا تعلق مچھلیوں کی نسل سے ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ عمرو عیار نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں عمرو بھائی۔ میرا تعلق واقعی مچھلیوں کی نسل سے ہے۔ جس طرح جل پریاں ہوتی ہیں اسی طرح سمندر کے ایک مخصوص حصے میں جل پری زاد بھی رہتے ہیں۔ جل پریوں کے اوپری جسم عورتوں کے اور نچلے دھڑ مچھلیوں جیسے ہوتے ہیں۔ ہم بھی ایسے ہی ہیں۔ ہم میں اور جل پریوں میں صرف اتنا فرق ہے کہ ہم چاہیں تو خود کو مکمل انسانی روپ میں لے آ سکتے ہیں اور خشکی پر بھی آسانی سے سانس لے سکتے ہیں"۔ آشان نے کہا۔

"تو تم ملک تاستان سے نہیں بلکہ تاستان کے سمندر سے آئے ہو"۔ عمرو نے اس کی جانب بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں، مجھے آپ کے پاس جل شہزادے نے بھیجا ہے"۔ آشان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"جل شہزادہ"۔ عمرو نے چونک کر کہا۔

"جی ہاں۔ جس طرح آپ کی دنیا میں شہزادی،

شہزادے۔ بادشاہ اور ملکہ ہوتے ہیں اسی طرح سمندر میں موجود ہماری بھی ایسی ہی دنیا ہے جہاں بادشاہ، ملکہ، شہزادے اور شہزادیاں ہوتے ہیں۔ الگ الگ حصوں میں الگ الگ ریاستیں ہیں۔ سیپ نگر کی ریاست ہماری ریاست ہے جہاں ہمارے شہزادہ حضور کی حکومت ہے۔ شہزادہ حضور کو عام طور پر جل شہزادہ ہی کہا جاتا ہے۔ ان کا اصل نام شہزادہ ماچھلو ہے"۔ آشان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے جل شہزادے کو مجھ سے کیا کام آن پڑا ہے جو اس نے تمہیں یہاں اتنی دور میرے پاس بھیجا ہے"۔ عمرو نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

"آپ کی دنیا کا ایک خطرناک انسان ہماری دنیا میں مداخلت کر رہا ہے۔ وہ ایک بہت بڑا جادوگر ہے جس کا نام چہرہ جادوگر ہے۔ اپنی جادوئی طاقتوں سے وہ سمندر میں اتر کر ہماری ریاست میں آ جاتا ہے اور ہمیں بے پناہ تنگ کرتا ہے۔ ہمارے بچوں کو اٹھا کر لے جاتا ہے اور کئی جل پری زادوں کو ہلاک کر چکا ہے۔ اس جادوگر کا جسم نہیں ہے۔ سمندر میں جہاں

ہماری ریاست ہے وہاں صرف اس کا سیاہ خوفناک چہرہ نمودار ہوتا ہے۔ جل پری زادوں اور ریاست کے محافظوں نے اس چہرہ جادوگر کو روکنے اور اسے ہلاک کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں لیکن ہماری اسے ہلاک کرنے کی تمام کوششیں ناکام ہو جاتی ہیں۔ چہرہ جادوگر اب تک ہمارے سینکڑوں بچوں کو اٹھا کر لے جا چکا ہے۔ وہ انہیں کہاں لے جاتا ہے اور ان کا کیا کرتا ہے اس کے بارے میں ہمیں کوئی خبر نہیں۔ ہماری ریاست میں ایک بوڑھا مگرمچھ رہتا ہے جو بہت نیک اور سمندری اور زمینی ساری خبریں رکھتا ہے۔ اس نے ہمیں بتایا ہے کہ ہم لاکھ کوششیں کر لیں مگر ہم چہرہ جادوگر کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اس جادوگر کو اگر کوئی مار سکتا ہے تو وہ صرف عمروعیار ہے۔ اسی لئے بوڑھے مگرمچھ نے ہمیں مشورہ دیا تھا کہ اگر ہم اس خوفناک جادوگر سے چھٹکارہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ہم عمروعیار کی مدد حاصل کریں۔ وہ اگر ہماری مدد کے لئے تیار ہو جائے تو وہ نہ صرف اس جادوگر سے ہمیں نجات دلا سکتا ہے بلکہ اسے ہلاک

کر کے اس بات کا بھی پتہ چلا سکتا ہے کہ وہ ہمارے بچوں کے ساتھ کیا کرتا ہے اور انہیں کہاں لے جاتا ہے"۔ جل پری زاد آشان نے عمروعیار کو اپنی پریشانی کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کیا چہرہ جادوگر روز آ کر تمہارے بچوں کو اٹھا کر لے جاتا ہے۔ یا کبھی کبھی آتا ہے"۔ عمروعیار نے اس کی تفصیل سن کر چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

" وہ ہر روز آتا ہے اور دو بچوں کو اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔ اس کے خوف سے ہم نے ریاست کے تمام بچوں کو سمندری پہاڑی غاروں اور بڑی بڑی سیپوں میں چھپا رکھا ہے مگر اس کے باوجود وہ انہیں ڈھونڈ نکالتا ہے اور ہم اس کے خلاف کچھ بھی نہیں کر پاتے"۔ جل پری زاد آشان نے جواب دیا۔

" چہرہ جادوگر کا حلیہ کیا ہے۔ میرا مطلب ہے وہ دیکھنے میں کیسا ہے"۔ عمروعیار نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

" وہ ایک بہت بڑا چہرہ ہے جس کا رنگ انتہائی سیاہ ہے۔ آنکھیں بڑی بڑی اور زرد ہیں۔ لمبی تھوڑی،

اس کے دانت بے حد بڑے بڑے اور خوفناک ہیں۔ خاص طور پر دو اوپر والے دانت دوسرے دانتوں سے زیادہ لمبے اور نوکیلے ہیں۔ سر پر بے تحاشہ بال ہیں جن کی وجہ سے وہ انتہائی خوفناک اور ڈراؤنا دکھائی دیتا ہے"۔ جل پری زاد آشان نے عمروعیار کو چہرہ جادوگر کا حلیہ بتاتے ہوئے کہا۔

" اس کی گردن پر کٹاؤ، میرا مطلب ہے کسی زخم کا نشان ہے"۔ عمروعیار نے پوچھا۔

" نہیں، نیچے سے اس کی گردن بالکل گول ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے وہ مکمل انسان ہے اور اس نے جادو کے زور سے اپنا جسم غائب کر رکھا ہے۔ جو ہمیں دکھائی نہیں دیتا۔ چونکہ وہ ہمارے جن بچوں کو اٹھا کر لے جاتا ہے صاف پتہ چلتا ہے کہ اس نے انہیں اپنے غیبی ہاتھوں سے پکڑ رکھا ہے"۔ جل پری زاد آشان نے کہا۔

" تمہارے بوڑھے مگرمچھ نے کیا کہا تھا کہ میں اس جادوگر کو ہلاک کر سکتا ہوں"۔ عمروعیار نے چند لمحے سوچنے کے بعد جل پری زاد آشان سے کچھ سوچ کر

پوچھا۔

"ہاں۔ انہوں نے یہی کہا تھا کہ اگر عمروعیار اپنی مرضی اور خوشی سے ہماری مدد کے لئے آمادہ ہو جائے تو وہ اس جادوگر کا خاتمہ کر سکتا ہے۔ اس کے پاس جادوگروں کو مارنے کی بے پناہ صلاحیتیں ہیں۔ جل پری زاد آشان نے کہا۔

"بوڑھے مگرمچھ نے سچ کہا ہے میرے پاس واقعی خطرناک جادوگروں سے لڑنے کی بے پناہ صلاحیتیں ہیں۔ لیکن میری صلاحیتیں ان دنوں بہت کمزور بلکہ بالکل ہی ختم ہو گئی ہیں۔ اس لئے میں چاہوں بھی تو اس وقت کسی طرح تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ عمروعیار نے اپنے لہجے میں مایوسی پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"صلاحیتیں ختم ہو گئی ہیں۔ کیا مطلب"۔ جل پری زاد آشان نے حیران ہو کر عمرو سے پوچھا۔

"اب میں تمہیں کیا بتاؤں۔ تم سمندر کی مخلوق ہو تمہیں ہم آدم زاد کے مسئلے مسائل کا بھلا کیا علم ہو سکتا ہے۔ بہرحال تم پوچھ رہے ہو تو تمہیں بتا دیتا

ہوں"۔ عمروعیار نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا جیسے وہ پری زاد آشان کو اپنی زندگی کی سب سے بڑی دکھ بھری داستان سنانے والا ہو۔

"تم سمندری مخلوق ہو۔ سمندر میں رہ کر تمہیں اپنی خوراک حاصل کرنے کے لئے کسی قسم کی کوئی دشواری نہیں ہوتی ہوگی۔ لیکن یہاں ہمیں اپنی خوراک حاصل کرنے اور اپنا پیٹ بھرنے کے لئے بے پناہ جتن کرنے پڑتے ہیں۔ اپنا خون پسینہ ایک کرنا پڑتا ہے تب کہیں جا کر ہم اپنا پیٹ بھرتے ہیں۔ جب پیٹ بھر جاتا ہے تو ہمارے جسموں میں جان اور نئی قوت آ جاتی ہے۔ پھر ہم کہیں جا کر کچھ کرنے اور کچھ سوچنے سمجھنے کے قابل ہوتے ہیں۔ جس طرح لوگ محنت مزدوری کرکے اپنے لئے دال روٹی کا بندوبست کرتے ہیں۔ اسی طرح جادوگروں اور جنوں دیوؤں سے لڑنے کے لئے مجھے بھی بے پناہ محنت و مشقت کرنا پڑتی ہے۔ جنوں، دیوؤں اور جادوگروں سے لڑنے کے لئے مجھے عام انسانوں سے ہٹ کر الگ خوراک کھانی پڑتی ہے۔ جب تک میں اپنی مخصوص

خوراک نہ کھا لوں میری صلاحیتیں بیدار نہیں ہوتیں اور جب تک میری مخصوص صلاحیتیں بیدار نہ ہو جائیں اس وقت تک کسی جادوگر کا مقابلہ تو کیا میں اس کا سامنا بھی نہیں کر سکتا۔ اب تم جس جادوگر کے بارے میں بتا رہے ہو وہ تو حد سے زیادہ خطرناک اور طاقتور معلوم ہوتا ہے جس کا تمہیں صرف چہرہ دکھائی دیتا ہے۔ جب تم سب مل کر اس جادوگر کا مقابلہ نہیں کر سکے اور اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے تو پھر میں بھلا اس کا کس طرح سے مقابلہ کر سکتا ہوں۔ ہاں اگر مجھے جادوگر سے لڑنے والی میری مخصوص خوراک مل جائے تو میں ایک چہرہ جادوگر تو کیا ہزار چہرہ جادوگروں سے بھی مقابلہ کرکے انہیں جہنم رسید کر سکتا ہوں"۔ عمروعیار مکارانہ انداز میں کہتا چلا گیا۔

"اوہ، تو کیا آپ کے پاس آپ کی وہ مخصوص خوراک نہیں ہے۔ جسے کھا کر آپ کی جادوگروں سے لڑنے والی صلاحیتیں بیدار ہو سکتی ہیں"۔ جل پری زاد آشان نے پریشان ہو کر کہا۔

"نہیں، میں پچھلے کئی برسوں سے جادوگروں، جادوگرنیوں، اور جنوں دیوؤں سے لڑتا آ رہا ہوں۔ جنہیں مارنے کے لئے مجھے ہر وقت اپنی بنائی ہوئی مخصوص خوراک کھانا پڑتی تھی۔ جو اب بالکل ختم ہو چکی ہے"۔ عمروعیار نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ، تو آپ ایسی خوراک اور نہیں بنا سکتے"۔ جل پری زاد آشان نے پریشانی کے عالم میں پہلو بدلتے ہوئے پوچھا۔ وہ عمروعیار کی عیاری کے جال کو سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ وہ بے چارہ جل پری زاد تھا بھلا وہ عمروعیار کی باتوں کو کہاں سمجھ سکتا تھا۔

"بنا سکتا ہوں بنا کیوں نہیں ہو سکتا۔ لیکن اپنی مخصوص خوراک بنانے کے لئے مجھے کثیر سرمائے کی ضرورت ہے۔ اس وقت میرے پاس کثیر سرمایہ تو کیا پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے جس سے میں اپنے مرنے کے لئے بازار سے زہر کی ایک پڑیا ہی خرید سکوں"۔ عمروعیار نے انتہائی دکھ بھرے لہجے میں کہا۔

"سرمائے اور پھوٹی کوڑی سے آپ کی کیا مراد ہے عمرو بھائی"۔ جل پری زاد آشان نے جلدی سے پوچھا۔

"ہماری دنیا میں جھاڑو کا ایک تنکا بھی حاصل کرنے کے لئے سونے کے دینار، اشرفیاں، ہیرے جواہرات، موتی استعمال کرنے پڑتے ہیں"۔ عمرو عیار نے اس کی جانب کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہیرے، جواہرات، موتی۔ کیا موتیوں سے اپنی خوراک بنانے کا سامان آپ خرید سکتے ہیں"۔ جل پری زاد نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر عمرو عیار کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی جیسے اسے اپنی اس ڈرامہ بازی سے اصل مقصد حاصل ہو گیا ہو۔

عام موتیوں سے ہماری دنیا میں کچھ نہیں ملتا۔ ہاں اگر کہیں سے مجھے دس لاکھ سمندری سرخ موتی مل جائیں تو اس سے میں اپنی خوراک بنانے کا اتنا سامان تو خرید ہی سکتا ہوں جسے کھا کر میں چہرہ جادوگر جیسے ایک خطرناک جادوگر کا مقابلہ کر سکوں"۔ عمرو نے انتہائی عیارانہ لہجے میں کہا۔

"دس لاکھ سمندری سرخ موتی۔ اوہ، ٹھیک ہے اتنے موتی تو بہرحال میں آپ کو اپنی طرف سے اپنے خزانے سے دے ہی سکتا ہوں"۔ اس نے کہا اور اس

کی بات سن کر عمرو عیار مارے حیرت اور خوشی سے اچھل پڑا۔

"لک، کیا تمہارے پاس سمندری سرخ موتیوں کا خزانہ ہے۔ دس لاکھ موتیوں سے بھی زیادہ بڑا خزانہ ہے"۔ عمرو عیار نے اس کی جانب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں، ہماری ریاست میں سمندری سرخ موتیوں سے ہی لین دین ہوتا ہے۔ دس، بیس لاکھ موتی تو ہماری سیپ نگر ریاست کے ہر جل پری زاد کے پاس ہونا معمولی بات ہے۔ میرے خزانے میں کروڑوں کی تعداد میں سمندری سرخ موتی موجود ہیں"۔ جل پری زاد آشان نے بے حد لاپرواہی سے جواب دیا اور اس کی بات سن کر عمرو عیار کا چہرہ لال ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا۔

سمندر کی انتہائی گہرائی میں سنگلاخ پہاڑیوں کا ایک بہت بڑا اور طویل سلسلہ دور تک پھیلا ہوا تھا۔ ان پہاڑیوں میں کئی چھوٹی چھوٹی وادیاں بنی ہوئی تھیں۔ جہاں بیل بوٹوں کے ساتھ ساتھ خوبصورت رنگ برنگے پھول بھی ہر طرف اور ہر وقت کھلے رہتے تھے ان وادیوں میں چھوٹی بڑی مچھلیوں کے ساتھ ہر طرح کی سمندری مخلوق آباد تھی جن میں مچھلیاں، کھونگھے، دریائی کھوڑے، مگرمچھ اور دوسرے ہر قسم کے آبی جانور موجود تھے۔ انہی وادیوں میں سے ایک بڑی اور خوبصورت وادی جل مینڈک وادی کہلاتی تھی۔

جل مینڈک وادی کی مخلوق سمندر میں رہنے والی دوسری مخلوقات سے قطعی الگ اور انوکھی کہا جاتا تھا۔ اس وادی میں بسنے والی مخلوق کا اوپری جسم تو انسانوں جیسا تھا مگر ان کے نچلے دھڑ اور پاؤں مینڈکوں جیسے تھے۔ سمندر میں اس مخلوق کو انسانی مینڈک کہا جاتا تھا۔ اسی وجہ سے شاید اس وادی کو جل مینڈک وادی کہا جاتا تھا۔

اس وادی میں لاکھوں کی تعداد میں مینڈک انسان بستے تھے جن میں عورتیں بھی تھیں مرد بھی، بچے بھی اور بوڑھے بھی۔ اس مخلوق پر ملکہ ساکڑی نامی مینڈکی حکومت کرتی تھی۔ ملکہ ساکڑی یوں تو بے حد حسین تھی مگر اس میں ایک خامی تھی وہ انتہائی سخت مزاج اور غصیلی طبیعت کی مالک تھی۔ دوسروں سے سیدھے منہ بات کرنا اس نے سیکھا ہی نہیں تھا۔ اس نے اپنی وادی میں سوائے مچھلیوں کے دوسری ہر قسم کی مخلوق کی آمد پر سختی سے پابندی لگا رکھی تھی۔

ملکہ ساکڑی ایک قدرتی پہاڑی غار میں ایسی جگہ رہتی تھی جہاں پتھروں کے بیچ ایک بہت بڑی سیپ

کا خوبصورت تخت بنا ہوا تھا۔ غار کا دہانہ ٹوٹا پھوٹا اور عجیب و غریب انداز میں اوپر کو اٹھا ہوا تھا۔ دن میں سورج کی کرنیں پانی میں سفر کرتی ہوئیں غار کے دہانے کے قریب سے گزرتیں تو قوس قزح کا منظر پیش کرنے لگتی تھیں جس سے غار کے اندر دھندلی مگر رنگ برنگی روشنی پھیل جاتی تھی۔ پانی اس جگہ اس قدر صاف و شفاف تھا کہ گمان ہی نہیں ہوتا تھا کہ وہ جگہ پانی کی گہرائیوں میں ہے۔ ملکہ ساکڑی ہر وقت اسی غار میں رہتی تھی۔ اس کی کنیزیں اس کے آرام کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ اور وہ اس کے گرد منڈلاتی رہتی تھیں جنہیں ملکہ ساکڑی کچھ نہیں کہتی تھی۔

ملکہ ساکڑی عام طور پر مچھلیاں کھانا پسند کرتی تھی مگر کچھ عرصہ سے اسے سمندر میں رہنے والے جل پریوں اور جل پری زادوں کے بچوں کا گوشت کھانے اور ان کا خون پینے کی لت پڑ گئی تھی۔

اسے یہ عادت ایک عجیب و غریب اور خوفناک چہرے والے جاکاشا جادوگر نے ڈالی تھی۔ وہ اپنی جادوئی طاقتوں سے انسانی دنیا سے نکل کر سمندر میں آ

گیا تھا۔ اس نے اپنی طاقتوں سے ملکہ ساکڑی کو زبردستی اپنے ساتھ شادی کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ ملکہ ساکڑی اس بدصورت اور خوفناک چہرے والے جادوگر سے بے حد ڈرتی تھی۔ اس کا بھیانک چہرہ دیکھ کر اس کا دل دہل جاتا تھا۔ مگر اب چونکہ اس جادوگر نے زبردستی اس سے شادی کر لی تھی۔ اس لئے وہ اس کے ساتھ رہنے پر مجبور ہو چکی تھی۔ ایک روز جاگاشا جادوگر نے اسے مچھلیوں کی بجائے عجیب و غریب گوشت کے ٹکڑے کھلائے اور پینے کے لئے سرخ رنگ کا رس دیا تو ملکہ ساکڑی اس قدر لذیذ گوشت اور رس پی کر خوش ہو گئی۔ پہلے پہل جاگاشا جادوگر نے اسے کچھ نہیں بتایا کہ وہ اسے کس جانور کا گوشت کھلا رہا ہے اور پینے کے لئے سرخ رس کیا ہے۔ جب ملکہ ساکڑی کو وہ گوشت کھانے اور سرخ رس پینے کی لت پڑ گئی تو جاگاشا جادوگر نے اسے بتا دیا کہ وہ جو گوشت کھاتی ہے وہ جل پریوں کے بچوں کا گوشت ہے اور سرخ رس ان کا خون ہوتا ہے۔ یہ سن کر ایک بار تو ملکہ ساکڑی بری طرح سے لرز گئی۔ مگر

چونکہ اسے جل پری زادوں کے بچوں کا گوشت کھانے اور ان کا خون پینے کی عادت پڑ چکی تھی اس لئے اس نے جاگاشا جادوگر سے کچھ نہ کہا اور نہ ہی اس نے جاگاشا جادوگر کو جل پریوں کے بچوں کا گوشت کھانے اور ان کا خون پلانے سے منع کیا۔ پہلے جاگاشا جادوگر ایک آدھ جل پریوں کے بچے لاتا تھا پھر اس نے ملکہ ساکڑی کے کہنے پر اس کے لئے دو دو بچے لانا شروع کر دیئے۔

جل پریوں کے بچوں کا گوشت کھانے اور ان کا خون پینے سے ملکہ ساکڑی کا رنگ خون کی طرح سرخ ہو گیا تھا اور اس کی آنکھیں بھی اس قدر سرخ ہو گئی تھیں جنہیں دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ اس کی آنکھوں میں انگارے دہک رہے ہوں۔

جاگاشا جادوگر کے کہنے کے مطابق وہ ملکہ ساکڑی کو جل پریوں کے بچوں کا گوشت اور ان کا خون ایک مقصد کے لئے دے رہا تھا۔ اس کا مقصد کیا تھا، وہ کون تھا اور وہ کیا چاہتا تھا اس بات سے ملکہ ساکڑی قطعی لاعلم تھی۔ اس نے کئی بار اس بارے میں

جاگاشا جادوگر سے پوچھنے کی کوشش کی تھی لیکن جاگاشا جادوگر اسے کچھ نہیں بتاتا تھا۔ وہ سارا سارا دن غائب رہتا تھا۔ بس رات کے وقت ہی آتا تھا جب ایک مخصوص وقت پر اسے ملکہ ساکڑی کو جل پریوں کے بچوں کا گوشت کھلانا اور خون پلانا ہوتا تھا۔ وہ کہاں جاتا تھا اور کیا کرتا پھرتا تھا اس کے بارے میں بھی ملکہ ساکڑی کچھ نہیں جانتی تھی۔

اس وقت ملکہ ساکڑی غار میں اپنے مخصوص تخت پر بیٹھی جاگاشا جادوگر کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی کہ اچانک ایک چھوٹی سی سنہری رنگ کی مچھلی تیرتی ہوئی غار میں داخل ہوئی۔

"ملکہ عالیہ۔ ملکہ عالیہ"۔ سنہری مچھلی نے غار میں داخل ہوتے ہی زور زور سے ملکہ ساکڑی کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔ اس کی آواز سن کر ملکہ ساکڑی چونک پڑی اور سر گھما کر سنہری مچھلی کی طرف دیکھنے لگی۔ سنہری مچھلی کے لہجے میں بے پناہ گھبراہٹ تھی۔

"کیا بات ہے سنہری مچھلی تم اس قدر گھبرائی ہوئی کیوں ہو"۔ ملکہ ساکڑی نے سنہری مچھلی کی جانب

دیکھتے ہوئے تیز لہجے میں پوچھا۔

"غضب ہو گیا ملکہ عالیہ ۔ غضب ہو گیا"۔ سنہری مچھلی نے ملکہ ساکڑی کے قریب آ کر انتہائی گھبراہٹ زدہ لہجے میں کہا تو ملکہ ساکڑی بری طرح سے چونک اٹھی۔

"کیا غضب ہوا ہے سنہری مچھلی۔ تم تو اس بری طرح سے ڈری ہوئی ہو جیسے تم موت کا چہرہ دیکھ کر آ رہی ہو"۔ ملکہ ساکڑی نے سنہری مچھلی کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"موت کا چہرہ۔ ہاں ملکہ عالیہ آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ میں واقعی موت کا چہرہ ہی دیکھ کر آ رہی ہوں۔ باہر ہر طرف موت کا خوفناک رقص ہو رہا ہے ملکہ ساکڑی"۔ سنہری مچھلی نے انتہائی خوف بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر ملکہ ساکڑی بری طرح سے اچھل پڑی۔

"کیا۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو سنہری مچھلی۔ ملکہ ساکڑی نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں ملکہ عالیہ ۔ ہماری ریاست

پر کالے مگرمچھوں نے حملہ کر دیا ہے۔ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں کالے مگرمچھ آئے تھے جنہوں نے یکدم حملہ کرکے مینڈک مچھلیوں کا خاتمہ کرنا شروع کر دیا تھا۔ انہوں نے وادی میں موجود کسی چھوٹی سے چھوٹی مینڈک مچھلی کو بھی زندہ نہیں چھوڑا۔ میں بڑی مشکلوں سے ان سے اپنی جان بچا کر یہاں تک آئی ہوں۔ جل مینڈک وادی میں اس وقت سوائے کالے مگرمچھوں کے اور کوئی زندہ نہیں ہے"۔ سنہری مچھلی نے کہا اور ملکہ ساکڑی اس کی جانب یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگی۔ جیسے سنہری مچھلی پاگل ہو گئی ہو۔

" ایسا نہیں ہو سکتا۔ تم جھوٹ بول رہی ہو سنہری مچھلی۔ کالے مگرمچھ یہاں نہیں آ سکتے۔ میں نے وادی کے چاروں طرف جادوئی حصار باندھ رکھا ہے۔ میری مرضی کے بغیر ننھی مچھلیوں کے سوا کوئی مخلوق اس حصار کو توڑ کر وادی میں داخل نہیں ہو سکتی۔ پھر کالے مگرمچھ یہاں کیسے آ سکتے ہیں۔ اگر انہوں نے میرا جادوئی حصار توڑنے کی کوشش کی ہوتی تو وہ اسی وقت جل کر راکھ ہو جاتے"۔ ملکہ ساکڑی نے غصے

اور پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

" میں جانتی ہوں ملکہ عالیہ، آپ نے دوسری سمندری مخلوقات کو وادی میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے وادی کے گرد جادوئی حصار بنا رکھا تھا۔ اس حصار کو واقعی سوائے چھوٹی مچھلیوں کے جو بھی سمندری مخلوق توڑنے یا اس پر سے گزرنے کی کوشش کرتی تھی اسی وقت جل کر راکھ ہو جاتی تھی لیکن آپ کے بنائے ہوئے جادوئی حصار نے کالے مگرمچھوں پر کوئی اثر نہیں کیا تھا۔ وہ چھوٹی مچھلیوں کی طرح بغیر نقصان اٹھائے حصار سے گزر کر وادی میں آ گئے تھے وادی میں آتے ہی انہوں نے ہر طرف تباہی اور بربادی پھیلا دی تھی۔ جل مینڈک وادی کی تمام مخلوق کا خاتمہ کرکے انہیں کھا کر وہ جیسے آئے تھے اسی طرح واپس بھی چلے گئے ہیں۔ ہماری ریاست کا سارا پانی خون کی سرخی میں رنگا ہوا ہے۔ اگر آپ کو میری باتوں پر یقین نہیں آ رہا تو آپ باہر چل کر خود ہی دیکھ لیجئے"۔ سنہری مچھلی نے کہا۔ اس کی بات سن کر ملکہ ساکڑی کا خوف سے رنگ زرد ہو گیا۔ وہ

تیزی سے اٹھی اور غار کے دہانے کی طرف مڑنے ہی
لگی تھی کہ ایک آواز نے اسے چونکا دیا۔

" رک جاؤ ملکہ ساکڑی۔ باہر مت جانا"۔ کڑکتی
ہوئی آواز نے کہا۔ اس آواز کو سن کر ملکہ ساکڑی نے
پلٹ کر دیکھا اس کے تخت کے بائیں طرف دیوار
کے پاس سیاہ لبادے والا ہنایت خوفناک انسان کھڑا
تھا۔ جس کا چہرہ بہت بڑا تھا۔ رنگ سیاہ، آنکھیں
بڑی بڑی، ناک موٹی تھی، اس کے دانت نوکیلے تھے
خاص طور پر دائیں بائیں کے دو دانت خاصے لمبے اور
نوکیلے تھے ۔ جس کی وجہ سے وہ اور زیادہ بھیانک اور
خوفناک دکھائی دے رہا تھا۔

" اوہ، جاگاشا جادوگر تم۔ اچھا ہوا تم آگئے۔ دیکھو
سنہری مچھلی کیا کہہ رہی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ
ہماری وادی میں کالے مگرمچھ گھس آئے تھے جنہوں
نے ہماری ساری رعایا کو مار کر کھا لیا ہے"۔ خوفناک
انسان کو دیکھ کر ملکہ ساکڑی نے اس کے قریب جا
کر جلدی سے کہا۔

" میں جانتا ہوں۔ کالے مگرمچھوں کو وادی میں، میں

خود لایا تھا اور انہوں نے میرے ہی حکم سے تمہاری
رعایا کا خاتمہ کیا ہے"۔ جاگاشا جادوگر نے کہا اور اس
کی بات سن کر ملکہ ساکڑی بری طرح سے اچھل
پڑی۔

" کک، کیا۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو جاگاشا جادوگر۔
کالے مگرمچھوں کو وادی میں تم لائے تھے اور۔ اور
........" ملکہ ساکڑی نے اس کی جانب خوف اور یقین
نہ آنے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں ملکہ ساکڑی۔ میں اس وادی میں تمہارے
سوا کسی کو پسند ہنیں کرتا تھا اور میں ہنیں چاہتا تھا
کہ میں تمہارے سوا کسی اور کو دیکھوں۔ اس لئے میں
نے کالے مگرمچھوں کو بلا کر سب کا خاتمہ کروا دیا
ہے۔اب تمہارے اور میرے سوا اس وادی میں اور
کوئی ہنیں ہے۔اب ہمیں یہاں کوئی خطرہ ہنیں ہے۔
میں اب ہمیشہ یہیں تمہارے ساتھ رہوں گا۔ تمہاری
حکومت کے لئے تمہاری یہ سنہری مچھلی ہی کافی ہے
باقی رہی تمہاری حفاظت کی بات تو میرے ہوتے
ہوئے تمہیں دنیا کی کوئی طاقت نقصان ہنیں پہنچا

سکتی۔ اگر مجھے کہیں جانا ہوا تو میں تمہاری حفاظت
کے لئے ایک جادوئی سرخ مچھلی چھوڑ جایا کروں گا
جس کی موجودگی میں موت بھی تمہارے قریب آنے
سے گھبرا جائے گی"۔ جاگاشا جادوگر نے کہا۔ مگر ملکہ
ساکڑی اس کی باتیں کہاں سن رہی تھی۔ یہ بات
جان کر کہ اس کی رعایا کو جاگاشا جادوگر نے کالے
مگرمچھوں سے ہلاک کرایا ہے اس کا ذہن سنسنا اٹھا
تھا۔ اس کے دل و دماغ میں خوفناک آندھیاں سی
چلنے لگی تھیں۔ وہ ساکت و صامت کھڑی پتھرائی ہوئی
آنکھوں سے یوں جاگاشا جادوگر کی جانب دیکھ رہی
تھی۔ جیسے جاگاشا جادوگر نے یہ بتا کر اسے دلی صدمہ
پہنچایا ہو اور وہ اس صدمے سے مر ہی جائے گی۔

" یہ تم نے کیا کیا جاگاشا جادوگر۔ تم نے میری
تمام رعایا کا خاتمہ کروا دیا۔ میری ساری کی ساری
ریاست کو تباہ و برباد کر دیا۔ اب میں کیا کروں گی۔
کیسے حکومت کرووں گی۔ کس پر احکام صادر کروں گی
اور۔ اور .... ملکہ ساکڑی نے لرزتے ہوئے لہجے میں
کہا۔

تم گھبراؤ نہیں ملکہ ساکڑی۔ تم میری بیوی ہو۔
میں بہت جلد اس سارے سمندر کا بادشاہ بننے والا
ہوں۔ سارا سمندر اور سمندر کی تمام مخلوق میرے تابع
اور میری رعایا ہوگی۔ سمندر کا بادشاہ بن کر میں تمہیں
سارے سمندر کی ملکہ بنا دوں گا۔ اپنی چھوٹی سی
ریاست اور تھوڑی سی رعایا کے ختم ہونے کا غم نہ
کرو۔ کیونکہ تم بہت جلد اس سارے سمندر کی ملکہ
بننے والی ہو۔

میں نے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ بس
ایک چھوٹا سا کام باقی ہے۔ اس کام کے پورا ہوتے
ہی سارے کا سارا سمندر ہمارا ہوگا اور اس پر میرا اور
تمہارا راج ہوگا۔ صرف میرا اور تمہارا"۔ جاگاشا جادوگر
نے فاخرانہ انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔ جاگاشا
جادوگر نے اس قدر بھیانک اور خوفناک انداز میں
قہقہہ لگایا تھا کہ ملکہ ساکڑی اس کا خوفناک قہقہہ سن
کر بری طرح سے سہم گئی تھی۔ جاگاشا جادوگر اسے
اس وقت مجسم شیطان دکھائی دے رہا تھا۔ ایک ایسا
شیطان جو اپنے مفاد کے لئے کچھ بھی کر سکتا تھا۔ اب

ملکہ ساکڑی کو احساس ہو رہا تھا کہ اس نے اس جیسے
شیطان جادوگر سے شادی کرکے کتنی بڑی غلطی کر لی
تھی۔ مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔ نجانے جاگاشا جادوگر کیا
کرنا چاہتا تھا۔ اس کے ارادے کیا تھے اور وہ یہ
سب کچھ کیوں کر رہا تھا۔ ملکہ ساکڑی سوچتی چلی گئی۔
جاگاشا جادوگر نجانے اس سے کیا کیا کہتا جا رہا تھا مگر وہ
اس کی باتیں جیسے سن ہی نہیں رہی تھی۔

وادی میں اس کی رعایا کا پھیلا ہوا خون اب وہاں
بھی آنا شروع ہو گیا تھا اور صاف و شفاف پانی سرخ
ہوتا جا رہا تھا۔ پھر سرخی اس قدر بڑھ گئی کہ ملکہ
ساکڑی کو سوائے سرخی کے اور کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔ نہ
سنہری مچھلی نہ جاگاشا جادوگر اور پھر اچانک ملکہ
ساکڑی کا ذہن جیسے جاگ اٹھا۔ یکبارگی وہ زور سے
چونک کر مڑی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا مگر پانی کی
سرخ رنگت میں اسے کچھ دکھائی نہ دیا۔ دوسرے ہی
لمحے اس کے ذہن میں جیسے بجلی سی چمکی وہ تیزی سے
پلٹی اور پھر اندازے کے مطابق تیزی سے غار کے
دہانے کی جانب تیرتی ہوئی بڑھی۔ وہ جیسے ہی غار کے

دہانے کے قریب پہنچی اچانک اسے ایک زوردار جھٹکا
لگا۔ اسے یوں لگا جیسے یکلخت کسی آہنی پنجے نے اسے
پکڑ لیا ہو۔ دوسرے ہی لمحے اس کے سر پر کوئی سخت
سی چیز لگی۔ ایک لمحے کے لئے اس کے ذہن میں تیز
روشنی سی بھر گئی اور پھر روشنی تاریکی میں بدلتی چلی
گئی۔

جل پری زاد آشان سے سمندری خزانے کے بارے میں سن کر عمروعیار کے ذہن میں جیسے پتنگے ناچ اٹھے تھے۔ جل پری زاد کے کہنے کے مطابق اس کی ریاست میں دس بیس لاکھ سرخ سمندری موتی وہاں ہر ایک کے پاس تھے اس لحاظ سے واقعی سرخ موتیوں کا ایک بہت بڑا خزانہ عمروعیار کے لئے سمندر میں انتظار کر رہا تھا۔ پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ عمروعیار سرخ سمندری موتیوں کو حاصل کرنے کے لئے تیار نہ ہوتا۔ اس نے جل پری زاد آشان کے ساتھ اسی وقت ملک تاستان اور اس کے سمندر میں جانے کا فیصلہ کر لیا۔

جل پری زاد آشان کو وہیں چھوڑ کر عمروعیار سردار امیرحمزہ کے پاس گیا انہیں مختصر طور پر تفصیل بتا کر اس نے ان سے جل پری زاد آشان کے ساتھ جانے کی اجازت حاصل کی اور پھر وہاں سے نکل کر واپس شاہی مہمان خانے میں آگیا۔

" چلو آشان۔ میرے پیرومرشد نے مجھے تمہارے ساتھ جانے کی اجازت دے دی ہے"۔ عمرو نے جل پری زاد آشان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کی بات سن کر جل پری زاد آشان خوش ہو گیا اور پھر وہ دونوں وہاں سے ملک تاستان جانے کے لئے روانہ ہو گئے۔ جل پری زاد آشان ملک تاستان سے ایک گھوڑے پر سفر کرتا ہوا آیا تھا۔ وہ اپنے اس گھوڑے پر سوار ہو گیا تھا جبکہ عمرو اپنے سفید عربی نسل کے خاص گھوڑے پر سفر کے لئے نکلا تھا۔ دونوں نہایت تیزی سے گھوڑے دوڑاتے ہوئے ملک تاستان کی جانب بڑھے جا رہے تھے۔

دس دن اور دس راتیں سفر کرنے کے بعد وہ جب سرمئی پہاڑی علاقے میں داخل ہوئے تو عمروعیار نے

جل پری زاد آشان کو ایک پہاڑی کے قریب گھوڑا روکنے کے لئے کہا اور خود بھی اپنا گھوڑا روک لیا۔

"آشان، تم یہیں رکو۔ اس پہاڑی غار میں ایک نیکدل بزرگ رہتے ہیں۔ میں ان سے مل کر ابھی آتا ہوں"۔ عمرو نے پہاڑی میں ایک بڑے غار کے دہانے کے قریب گھوڑا لا کر اسے روک کر اس پر سے اترتے ہوئے کہا۔ جل پری زاد آشان نے سر ہلا دیا اور گھوڑے سے اتر کر اس نے عمروعیار سے اس کے گھوڑے کی باگیں پکڑ لیں۔ عمرو اطمینان بھرے انداز میں غار کے دہانے کی طرف بڑھنے لگا۔

غار کافی کشادہ اور دور تک جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ کچھ دور تک تو روشنی رہی پھر جیسے ہی وہاں ایک موڑ آیا اس کے آگے غار میں اندھیرا ہو گیا مگر عمروعیار اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھتا رہا جیسے وہ اکثر اس غار میں آتا جاتا رہتا ہو اور اسے غار کے راستے کا بخوبی علم ہو۔ غار آگے جا کر تاریک سے تاریک ہوتا جا رہا تھا۔ کافی دیر مسلسل چلتے رہنے کے بعد عمروعیار ایک جگہ رک گیا۔

" السلام و علیکم ساہو بابا۔ میں خواجہ عمروعیار ایک بار پھر آپ کو تکلیف دینے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ کیا آپ پہلے کی طرح اس بار بھی میری مدد فرمائیں گے"۔ عمروعیار نے سامنے اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

" ساہو بابا ایک نیک اور اللہ والے بزرگ تھے جو اس غار میں انتہائی تاریکی میں بیٹھے اللہ تعالیٰ کی یاد میں مگن رہتے تھے۔ ایک جادوگر کے خلاف مہم پر کام کرتے ہوئے عمروعیار جادوگر کے جادوئی واروں سے بچنے کے لئے اتفاقاً اس غار میں داخل ہو گیا تھا۔ تب اندھیرے میں اسے ایک آواز سنائی دی تھی جو اس سے پوچھ رہی تھی کہ وہ کون ہے اور اس غار میں کیوں آیا ہے۔ آواز میں اس قدر حلاوت اور مٹھاس تھی کہ عمروعیار نے نہ چاہتے ہوئے بھی بتا دیا کہ وہ ایک خوفناک جادوگر کے جادوئی واروں سے بچنے کے لئے اس غار میں داخل ہوا ہے۔ اس وقت اس جادوگر جس کا نام بادشاہ جادوگر تھا کی مہم میں عمروعیار اپنی زنبیل اور تمام کراماتی چیزوں سے ہاتھ

دھو بیٹھا تھا۔ بادشاہ جادوگر کا نام سن کر آواز نے عمروعیار کو اپنے بارے میں بتا دیا کہ وہ کون ہے اور اس غار میں کیا کر رہا ہے۔ یہ جان کر کہ اندھیرے میں ایک نیکدل اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بزرگ موجود ہیں عمروعیار کی ڈھارس بندھ گئی۔ اس نے ساہو بابا سے مدد کی درخواست کی۔ ساہو بابا نے اسے نہ صرف بادشاہ جادوگر کے جادوئی حملوں سے بچنے کا طریقہ بتا دیا بلکہ اسے ہلاک کرنے کا بھی راز بتا دیا تھا اور عمرو کو اس کی زنبیل اور اس کی تمام کراماتی چیزیں بھی واپس لا دی تھی۔ ساہو بابا کی مدد سے عمروعیار نے بادشاہ نامی جادوگر کو نہایت آسانی کے ساتھ شکست دے کر ہلاک کر دیا تھا۔ اس وقت سے عمروعیار اس بزرگ کو بہت مانتا تھا اور جب کبھی کسی بڑی اور خطرناک مہم پر جانے کے لئے نکلتا تو وہ ان سے ملنے اور ان کا مشورہ لینے ان کے پاس ضرور آتا تھا۔ ان کے بتائے ہوئے طریقوں اور ان کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے عمروعیار کو ہر مہم پر کامیابی ہی ملتی تھی۔ اب ملک تاستان کی طرف سفر

کرتے ہوئے وہ اس طرف آیا تو اس نے کسی خیال کے تحت ایک بار پھر ساہو بابا سے ملنے اور ان سے امداد حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

ساہو بابا اندھیرے میں رہتے تھے۔ ان کی اندھیرے میں صرف آواز ہی سنائی دیتی تھی۔ وہ کبھی عمروعیار کے سامنے نہیں آئے تھے۔ اس لئے عمروعیار نے پری زاد آشان کو اپنے ساتھ اندر لانا مناسب نہیں سمجھا تھا۔

" آؤ عمروعیار۔ اچھا ہو گیا تم خود ہی یہاں آ گئے ورنہ ہم تمہیں یہاں بلانے کے لئے کوئی انتظام کرنے کا سوچ رہے تھے"۔ اندھیرے میں ایک شفیق اور مہربان سی آواز سنائی دی۔ ان کی بات سن کر عمروعیار بری طرح سے چونک اٹھا۔

" مجھے بلانے کے لئے سوچ رہے تھے۔ خیریت تو ہے ناں بابا۔ حکم کیجئے میں ناچیز آپ کے اگر کسی کام آ سکتا ہوں تو اس سے بڑی خوشی کی بات اور کیا ہو سکتی ہے"۔ عمروعیار نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" تم جس مقصد کے لئے آئے ہو میں اس سلسلے

میں تم سے بات کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ تم جس سمندری مہم پر جا رہے ہو وہ تمہارے لئے بے حد سخت اور کٹھن ہو سکتی ہے۔ اگر تم مجھ سے ملے بغیر اس مہم پر روانہ ہو جاتے تو کسی صورت کامیابی حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ اس مہم میں تمہاری زنبیل میں موجود تمہاری تمام کراماتی چیزیں کارآمد نہ ہو سکتی تھیں"۔ اندھیرے سے نیک بزرگ کی آواز سنائی دی۔

" اوہ، تب تو خدا کا شکر ہے کہ میں آپ کے پاس آ گیا۔ مجھے بتایئے بابا اس مہم میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے مجھے کیا کرنا ہوگا"۔ عمرو نے جلدی سے کہا۔

" سمندر میں جانے سے پہلے اور اپنی مہم کا آغاز کرنے کے لئے تمہیں دو کام کرنے ہوں گے عمروعیار۔ ایک تو تمہیں اپنی زنبیل اور اپنی تمام کراماتی چیزیں یہیں چھوڑنا ہوں گی۔ دوسرے تمہیں اپنے جسم پر سات زخم لگانے ہوں گے۔ ایک زخم تمہارے دائیں گال پر ہونا چاہیئے ، ایک سینے پر، ایک ایک زخم تمہارے دونوں بازوؤں پر اور ٹانگوں پر ہونا چاہیئے

اور ساتواں زخم تمہاری ناک کی نوک پر ہونا چاہیئے۔ زخم بے حد چھوٹے چھوٹے ہوں گے جن سے تمہیں زیادہ تکلیف نہ اٹھانی پڑے گی۔ ان ساتوں زخموں کی وجہ سے ایک تو تم آسانی سے سمندر میں اتر کر سانس لے سکو گے دوسرے تمہیں پانی میں تیرنے اور آبی جانوروں سے باتیں کرنے اور ان کی باتیں سمجھنے میں آسانی رہے گی اس کے علاوہ تم پر کسی طرح کا کوئی آبی جانور حملہ نہیں کر سکے گا اور سب سے اہم یہ کہ ان زخموں کی موجودگی میں تم پر سمندری جادوگر کوئی جادو نہیں چلا سکے گا۔

سمندری جادوگر کا اصل نام جاگاشا جادوگر ہے۔ جو عام جادوگروں سے کہیں زیادہ طاقتور اور خوفناک ہے۔ سمندر میں رہنے کی وجہ سے اس کی جادوگری کی صلاحیتیں عام جادوگروں سے کہیں زیادہ اور خوفناک ہیں۔ اس جادوگر نے سمندری سیاہ غاروں میں رہ کر شیطان سے جادو سیکھا تھا جس کی وجہ سے وہ دنیا کا سب سے بڑا اور طاقتور جادوگر سمجھا جاتا ہے۔ سارے سمندر اور سمندر کی ساری مخلوق پر حکومت کرنے کے

لئے اس نے سمندر کی سب سے بڑی ملکہ مچھلی جسے عرف عام میں مینڈک مچھلی کہا جاتا ہے کے ساتھ زبردستی شادی کر لی تھی کیونکہ سمندر کی تمام مخلوق پر وہ اس کی مدد کے بغیر حکومت نہیں کر سکتا تھا۔ مینڈک مچھلی جس کا نام ملکہ ساکڑی ہے ایک نہایت سخت گیر اور ظالم ملکہ تھی یہی وجہ تھی کہ جاگاشا جادوگر اس سے زبردستی کسی بھی صورت میں شادی نہ کر سکتا تھا۔ بہرحال جاگاشا جادوگر نے ملکہ ساکڑی کے ساتھ سمندر پر حکومت کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ اس لئے وہ چاہتا ہے کہ ملکہ ساکڑی بھی اس کی طرح طاقتور اور خوفناک جادوگرنی بن جائے۔ اسے جادوگرنی بنانے کے لئے جاگاشا جادوگر نے اسے خون کی لت لگا دی ہے۔ جس ریاست سے تمہارے پاس آشان آیا ہے اس ریاست کے بچے جاگاشا جادوگر ہی لے جاتا ہے اور ان کو ہلاک کرکے ان کا گوشت اور خون ملکہ ساکڑی کو دیتا ہے تاکہ اس کے اندر تمام شیطانی حسیّں بیدار ہو جائیں۔ جاگاشا جادوگر کو سب سے زیادہ خطرہ ملکہ ساکڑی کی رعایا سے تھا جن میں ایک ایسی

جل پری تھی جو جاگاشا جادوگر کی ہلاکت کا باعث بن سکتی تھی اس لئے جاگاشا جادوگر نے کالے مگرمچھوں کو بلا کر اس کی ساری رعایا کا خاتمہ کروا دیا۔ یہ الگ بات ہے کہ جس جل پری کے ہاتھوں اس کی ہلاکت ممکن ہے وہ ابھی زندہ ہے اور ملکہ ساکڑی کے پاس سنہری مچھلی کے روپ میں موجود ہے۔ اس بات کا علم ابھی خود ملکہ ساکڑی کو بھی نہیں ہے۔ اس جل پری کا نام کمندری ہے۔

ملکہ ساکڑی جب جاگاشا جادوگر کی طرح طاقتور اور خوفناک جادوگرنی بن جائے گی تو وہ دونوں اپنی طاقتوں سے نہ صرف سارے سمندر کی مخلوق کو اپنے تابع کر لیں گے بلکہ انسانوں اور جنوں کو بھی اپنا غلام بنا کر ان پر بھی حکومت کریں گے اور ہر طرف شیطان کا راج قائم ہو جائے گا جو انسانوں اور انسانیت کے لئے انتہائی خطرناک بات ہے۔ اس لئے جاگاشا جادوگر کے ساتھ ساتھ ملکہ ساکڑی کی ہلاکت بھی انتہائی ضروری ہے۔

تمہیں سب سے پہلے اپنی عقلمندی اور چالاکی سے

ملکہ ساکڑی کے پاس ہی جانا ہوگا۔ ملکہ ساکڑی سے تم سنہری مچھلی کو مانگ لینا جو میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ وہ ایک جل پری ہے۔ اس جل پری کا نام کمندری ہے۔ اسی جل پری کی مدد سے ہی تم جاگاشا جادوگر اور ملکہ ساکڑی کو ہلاک کر سکتے ہو۔ تم کمندری کو اپنے ساتھ ملا لینا۔ کمندری اپنے اصل رنگ و روپ میں تمہارے سامنے آ جائے گی تم اسے سمندر میں موجود سرخ پہاڑی وادی میں لے جانا۔ وہاں ایک سرخ چٹان ہے جس کے نیچے ایک بہت بوڑھا اور بڑا نیلا ناگ موجود ہے۔ نیلا ناگ جاگاشا جادوگر اور ملکہ ساکڑی کو ہلاک کرنے کا طریقہ جانتا ہے۔ اس غار میں نیلے ناگ کے سامنے کمندری جل پری کے سوا کوئی نہیں جا سکتا اور نہ ہی کسی کو اس کے پاس جانے کی اجازت ہے۔ کمندری جل پری جب نیلے ناگ سے جاگاشا جادوگر اور ملکہ ساکڑی کو ہلاک کرنے کا طریقہ معلوم کر آئے گی تو تم اس کے ساتھ مل کر جاگاشا جادوگر اور ملکہ ساکڑی کا خاتمہ کر دینا۔ بزرگ بابا یہ سب کہہ کر خاموش ہوگئے۔

"اوہ، یہ تو بڑا عجیب اور پیچیدہ عمل ہے۔ پہلے میں سمندر میں ملکہ ساکڑی کے پاس جاؤں۔ اسے کسی طرح بے وقوف بنا کر اس سے سنہری مچھلی حاصل کروں اور پھر سنہری مچھلی یعنی کمندری جل پری کے ساتھ سرخ پہاڑی علاقے میں جاؤں۔ وہاں کمندری جل پری نیلے ناگ سے مل کر پہلے ملکہ ساکڑی اور جاگاشا جادوگر کی موت کا راز حاصل کرے پھر پتہ نہیں ان دونوں کی ہلاکت کے لئے مجھے کیا کیا اور کن کن مرحلوں سے گزرنا پڑے۔ کیا کوئی آسان راستہ نہیں ہو سکتا کہ میں جاؤں اور ملکہ ساکڑی کے ساتھ ساتھ جاگاشا جادوگر کو بھی ہلاک کر دوں"۔ عمروعیار نے جلدی سے کہا۔

"نہیں عمروعیار، اس کے علاوہ اور کوئی آسان راستہ نہیں ہے۔ جاگاشا جادوگر بڑے شیطان کا مہا پجاری ہے جس نے اپنی جان شیطان کے پاس رکھی ہوئی ہے۔ اس کا راز یا تو شیطان جانتا ہے یا پھر نیلا ناگ۔ اور تمہیں یہ بھی بتا دوں اس بار تمہاری سمندری مہم عام مہموں سے بہت زیادہ خطرناک
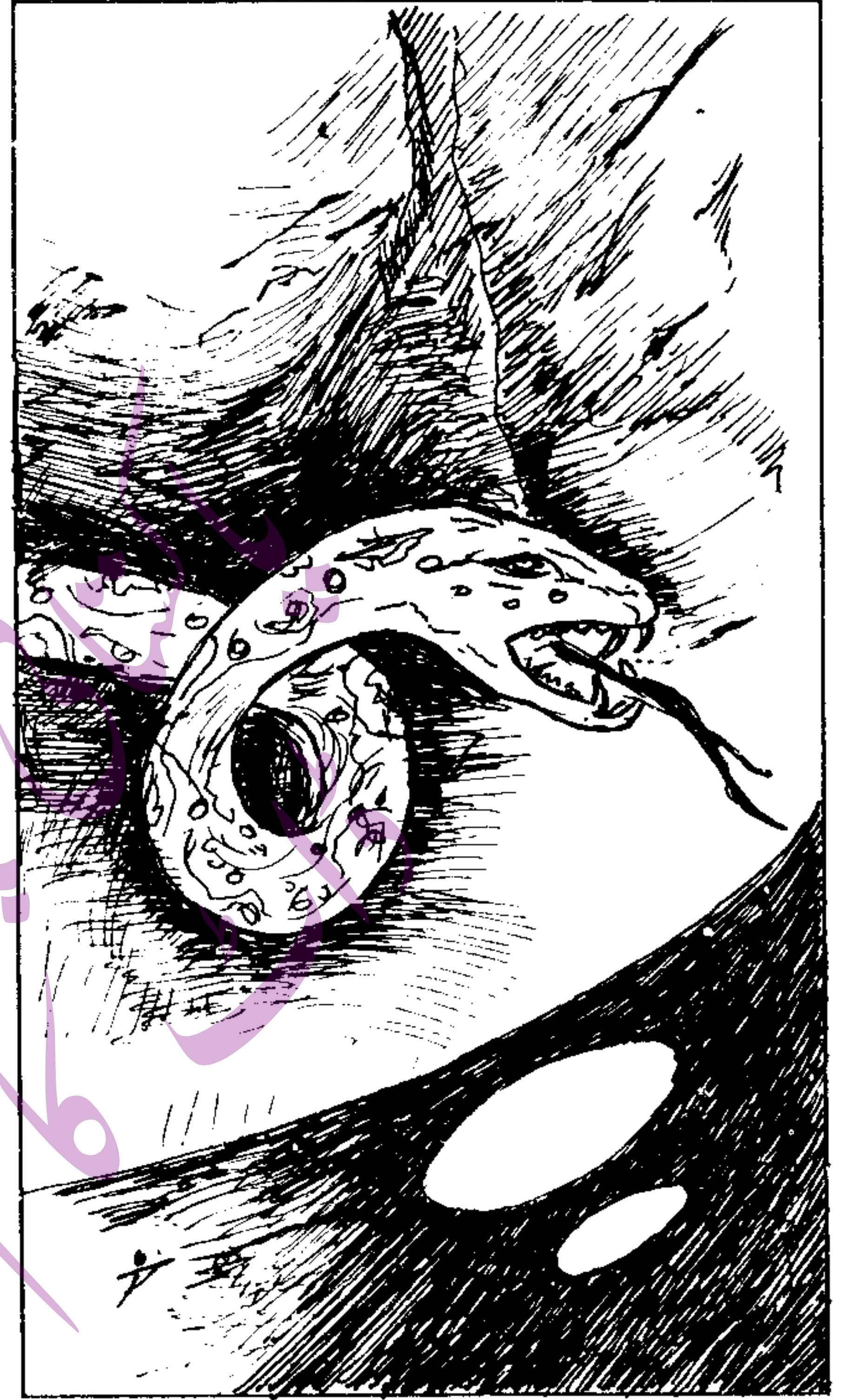
ثابت ہو سکتی ہے۔ تمہیں جاگاشا جادوگر اور ملکہ ساکڑی کو ہلاک کرنے کے لئے ہو سکتا ہے ایسے ایسے خوفناک مرحلوں سے گزرنا پڑے جہاں خود تمہاری اپنی جان کو بھی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے اور تم ہمیشہ کے لئے سمندر کے قیدی بھی بن سکتے ہو"۔ اندھیرے میں موجود نیک بزرگ ساہو بابا نے عمرو عیار کو بتایا۔

" اوہ، اگر ایسی بات ہے تو اس مہم سے کنارہ کشی حاصل کر لیتا ہوں۔ جل پری زاد آشان کو میں کسی بھی طرح ٹال دیتا ہوں"۔ عمرو عیار نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" نہیں اب یہ ممکن نہیں ہے۔ تم اس مہم کے لئے خود ہی حامی بھر چکے ہو اور اس کے لئے نکل بھی چکے ہو۔ کسی مہم کا اقرار کرکے اگر تم اس سے پلٹنے یا بھاگنے کی کوشش کرو گے تو اس سے بھی تمہیں شدید نقصان پہنچے گا۔ تمہاری تمام دولت، کراماتی چیزیں حتیٰ کہ تمہاری زنبیل بھی ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائے گی"۔ بزرگ نے کہا تو عمرو عیار کا رنگ زرد ہو گیا۔

" ارے باپ رے۔ اس کا مطلب ہے کہ میری حالت اس وقت اس سانپ جیسی ہے جو چھپکلی نہ نگل سکتا ہے اور نہ اگل سکتا ہے۔ نگلے تو مرتا ہے اور اگلے تو کوڑھ کا شکار ہو سکتا ہے"۔ عمرو عیار نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہاں ایسا ہی سمجھ لو۔ اب تم خود سوچ لو اس مہم پر جانا چاہتے ہو یا اس مہم کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے اپنی زنبیل، دولت اور کراماتی چیزوں سے ہاتھ دھونا چاہتے ہو"۔ ساہو بابا نے پوچھا۔

" آپ ہی بتایئے ساہو بابا مجھے کیا کرنا چاہئے"۔

" اس مہم پر جانا جہاں تمہارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے وہاں یہ مہم تمہارے لئے انتہائی سودمند بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ سمندری خزانہ جسے تم سرخ موتیوں کا خزانہ کہتے ہو تمہیں یقیناً ملے گا۔ جاگاشا جادوگر اور ملکہ ساکڑی کو ہلاک کرنے کے بعد تم سمندر کے سب سے بڑے خزانے کو بھی حاصل کر سکتے ہو۔ اس خزانے کو عام طور پر سو رنگ خزانہ کہا جاتا ہے"۔ ساہو بابا نے کہا تو عمرو عیار بے اختیار

اچھل پڑا۔

" سو رنگ خزانہ۔ اوہ کیا یہ خزانہ سمندر میں موجود ہے"۔ عمروعیار نے انتہائی مسرت اور حیرت کی زیادتی سے چیخنے لگا۔

" ہاں، اس خزانے کے بارے میں جاگاشا جادوگر جانتا ہے۔ اگر تم جاگاشا جادوگر کو بے وقوف بنا لو اور اسے اپنی عیاری کے جال میں جکڑ لو تو تم اس نایاب اور دنیا کے سب سے بڑے خزانے کے مالک بن سکتے ہو"۔ اندھیرے میں موجود ساہو بابا کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمروعیار کا رنگ جو خوف سے زرد پڑ رہا تھا۔ نیک بزرگ سے سو رنگ خزانے کا سن کر ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا۔

" اوہ، اوہ سورنگ خزانے کو حاصل کرنے کے لئے تو میں ایک جاگاشا جادوگر اور ایک ملکہ ساکڑی تو کیا ایک ہزار جاگاشا جادوگروں اور ہزاروں ملکہ ساکڑیوں کو ہلاک کرنے کے لئے جا سکتا ہوں۔ آپ نہیں جانتے بابا جی۔ اس خزانے کے بارے میں میں نے برسوں سے سن رکھا ہے کہ سو رنگ خزانہ دنیا کا بہت بڑا اور

سب سے قیمتی خزانہ ہے مگر وہ کہاں ہے اور اس تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے اس کے بارے میں میری کراماتی چیزیں بھی کچھ نہیں بتا پاتی تھیں۔ اگر سو رنگ خزانہ میرے قبضے میں آ جائے تو میرے سارے مسائل حل ہو جائیں گے اور میں دنیا کا سب سے امیر ترین انسان بن جاؤں گا۔ اتنا امیر کہ میرے مقابلے میں ہزاروں بادشاہوں کے خزانے بھی بے حد چھوٹے اور معمولی ہو جائیں گے اور پھر میں نے بچپن سے لے کر اب تک جس قدر ادھار لے لے کر اپنے چار درجن بچوں، سات بیویوں، ان کے خاندانوں کا اور اپنا پیٹ پالا ہے میرا وہ سارا قرض بھی یکمشت ادا ہو جائے گا۔ قرض ادا کرنے کے بعد کم از کم قرض دار میرے گریبان تو نہیں پکڑیں گے"۔ عمروعیار نے چہکتے ہوئے کہا۔

" ضرور، ضرور۔ میں جانتا ہوں تم کس قدر مقروض ہو۔ واقعی تمہارے لئے سو رنگ خزانہ حاصل کرنا بہت ضروری ہے"۔ اندھیرے میں موجود بزرگ نے ہنستے ہوئے کہا اور عمروعیار شرمندہ ہو کر ادھر ادھر

دیکھنے لگا کہ وہ کس اللہ والے اور نیک بزرگ کو بے وقوف بنا رہا ہے جو اس کے بارے میں ساری حقیقت جانتے تھے۔

"اب شرمندہ ہونے کی اداکاری چھوڑو اور اپنی مہم پر روانہ ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہارا حامی و ناصر ہوگا"۔ اندھیرے میں رہنے والے بزرگ ساہو بابا نے کہا۔ ان کے کہنے پر عمروعیار نے اپنی زنبیل اور اپنی جیبوں میں موجود تمام کراماتی چیزیں نکال کر اندھیرے میں ایک طرف رکھ دیں۔ ساہو بابا نے عمروعیار کو ایک چمکتا ہوا سنہری موتی اور اپنی طرف سے چند کراماتی چیزیں دے دیں جو سمندری مہم میں عمروعیار کے لئے کارآمد ہو سکتی تھیں۔

تمام چیزیں لے کر عمروعیار نے اپنی جیبوں میں ڈالیں اور بزرگ ساہو بابا کو سلام کرکے غار سے نکلتا چلا گیا۔

ملکہ ساکڑی کو جاگاشا جادوگر نے جادوئی پنجے سے پکڑ کر دوبارہ غار میں کھینچ لیا تھا۔ اس جادوئی آہنی پنجے کی گرفت اس قدر سخت تھی کہ ملکہ ساکڑی کی بے اختیار چیخیں نکل گئی تھیں۔ اسی لمحے جادوئی آہنی پنجے نے ایک انگلی اس کے سر پر ماری تو ملکہ ساکڑی بے ہوش ہو گئی۔ جاگاشا جادوگر نے آہنی پنجے کو حکم دیا کہ وہ بے ہوش ملکہ کو اس کے تخت پر ڈال دے۔

آہنی پنجے نے ملکہ ساکڑی کو اس کے تخت پر ڈالا اور ایک جھماکے سے وہاں سے غائب ہو گیا۔

"ہونہہ میں تمہیں جادوگرنی کے ساتھ ساتھ سمندر

اور پوری دنیا کی ملکہ بنانا چاہتا ہوں اور تم مجھ سے بھاگ رہی ہو۔ تم میری بیوی ہو ملکہ ساکڑی اب تم چاہو بھی تو مجھ سے نہیں بھاگ سکتی۔ جب تک تم مکمل طور پر جادوگرنی نہیں بن جاتی اور اپنی جان شیطان کے حوالے نہیں کر دیتیں اس وقت تک تمہیں اسی غار میں اور اسی جگہ رہنا ہوگا"۔ جاگاشا جادوگر نے بے ہوش پڑی ملکہ ساکڑی کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"سنہری مچھلی، میں چاہوں تو تمہیں بھی ہلاک کر سکتا ہوں۔ کالے مگرمچھوں سے جس طرح میں نے ریاست کی ساری مخلوق کا خاتمہ کرا دیا ہے اسی طرح میں تمہیں بھی زندہ نہ چھوڑتا مگر تم نے ملکہ ساکڑی کی بے حد خدمت کی ہے اور تم اس کی کنیز خاص ہو۔ اس لئے میں نے تمہاری جان بخش دی ہے۔ جس طرح میں نے ملکہ ساکڑی کو اس غار میں رہنے کے لئے پابند کیا ہے اسی طرح میں تمہیں بھی حکم دیتا ہوں کہ تمہیں بھی اسی غار میں رہنا ہوگا۔ ملکہ ساکڑی تمہیں باہر کسی خاص کام کے لئے بھی بھیجنا

چاہے تو تم صاف انکار کر دینا۔ مجھے یقین ہے کہ تم میری تمام ہدایات پر سختی سے عمل کرو گی۔ پھر بھی تم دونوں پر نظر رکھنے کے لئے میں یہاں ایک سرخ مچھلی چھوڑ رہا ہوں۔ سرخ جادو مچھلی تم دونوں پر نہ صرف نظر رکھے گی بلکہ تم دونوں نے اگر میری ہدایات کے خلاف کام کرنے کی کوشش کی تو سرخ مچھلی تمہیں اس قدر خوفناک عذاب میں مبتلا کر دے گی جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتیں"۔ جاگاشا جادوگر نے سنہری مچھلی کی جانب قہرآلود نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا جو ملکہ ساکڑی کے قریب نہایت خوفزدہ اور سہمی ہوئی نظروں سے اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔

"م، میں آپ کے حکم کی سرتابی نہیں کروں گی آقا"۔ سنہری مچھلی نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"یہی تمہارے حق میں بہتر رہے گا"۔ جاگاشا جادوگر نے کہا۔ ساتھ ہی اس نے کوئی منتر پڑھ کر دونوں ہاتھ جھٹکے تو ایک جگہ تیز سرخ روشنی سی چمکی جس نے یکلخت ایک عام سرخ مچھلی کا روپ دھار لیا۔

سرخ مچھلی دیکھنے میں عام سی مچھلی تھی مگر اسے دیکھ کر سنہری مچھلی بری طرح سے خوفزدہ ہو گئی تھی۔

"جادو سرخ مچھلی تم جانتی ہو ناں کہ میں نے تمہیں یہاں کیوں بلایا ہے"۔ جاگاشا جادوگر نے سرخ مچھلی سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں پوچھا۔

"میں اچھی طرح سے جانتی ہوں آقا۔ آپ بے فکر رہیں ملکہ عالیہ اور سنہری مچھلی کسی بھی صورت میں غار سے نہ نکل پائیں گی"۔ سرخ مچھلی نے انتہائی کرخت لہجے میں مگر مؤدبانہ انداز میں کہا۔

"بہت خوب، میں ایک ضروری کام کے سلسلے میں باہر جا رہا ہوں۔ تم اب ہمیشہ یہیں ان کے ساتھ رہو گی"۔ جاگاشا جادوگر نے اسی انداز میں کہا اور پھر اس نے دونوں ہاتھ لہرائے اور اچانک وہاں سے غائب ہو گیا۔ اس کے غائب ہونے کے کچھ ہی دیر بعد ملکہ ساکڑی کو ہوش آ گیا۔ اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر شدید تکلیف اور خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ سنہری مچھلی اور اس کے ساتھ ایک سرخ مچھلی کو دیکھ کر ملکہ ساکڑی

بری طرح سے چونک پڑی۔

" جادوئی سرخ مچھلی"۔ ملکہ ساکڑی کے منہ سے قدرے خوف بھرے لہجے میں نکلا۔ جادوئی سرخ مچھلی اس کی جانب زرد اور گول گول آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔

" جی ہاں ملکہ عالیہ۔ جادوئی سرخ مچھلی کو آقا جاگاشا جادوگر نے ہماری حفاظت کے لئے یہاں بلایا ہے۔ سنہری مچھلی نے جلدی سے ملکہ ساکڑی کو سمجھانے والے انداز میں کہا۔

" اوہ، مگر کیوں۔ جاگاشا جادوگر ہمیں غار سے باہر کیوں نہیں جانے دے رہا۔ اس نے ہماری ساری رعایا کا کالے مگرمچھوں سے خاتمہ کروا دیا ہے۔ پھر وہ ہمیں اس جگہ قید کیوں رکھنا چاہتا ہے"۔ ملکہ ساکڑی نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔ سنہری مچھلی ملکہ ساکڑی کو کچھ بتانا چاہتی تھی مگر پھر وہ سرخ مچھلی کو دیکھ کر خاموش رہی۔ دونوں سرخ مچھلی کی جانب اس قدر خوفزدہ نظروں سے دیکھ رہی تھیں جیسے جاگاشا جادوگر نے ان دونوں کے سروں پر سرخ مچھلی کے

روپ میں موت مسلط کر دی ہو۔ ایسی موت جو ان پر ان کی ذرا سی غلط حرکت پر جھپٹ سکتی ہے۔ اس لئے خاموش رہنے کے سوا وہ کچھ بھی نہ کر سکتی تھیں۔

بڑی دیر لگا دی عمرو بھائی آپ نے غار میں۔ کیا نیک بزرگ سے آپ کی ملاقات ہو گئی ہے۔ عمروعیار کو غار سے نکلتے دیکھ کر جل پری زاد آشان نے جلدی سے عمروعیار کے قریب آتے ہوئے کہا۔

ہاں۔ میرا ان بزرگ سے ملنا بے حد ضروری تھا۔ میں نے تمہیں بتایا تھا کہ جب تک میں جادوگروں سے لڑنے والی خوراک نہ کھا لوں اس وقت تک میں کسی جادوگر یا جادوگرنی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ عمروعیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہاں بتایا تھا پھر۔ جل پری زاد آشان نے اس

بات نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

ان بزرگ بابا کے پاس وہ خاص دوا موجود تھی۔ میں نے انہیں سارے حالات بتا کر دوا ان سے لے کر کھا لی ہے۔ اپنا تھیلا اور اپنی بہت سی چیزیں میں نے ان کے پاس گروی رکھوا دی ہیں۔ میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ میں بہت جلد سمندر سے واپس آ کر انہیں پچاس لاکھ سرخ موتی دے دوں گا اور ان سے اپنی چیزیں واپس لے لوں گا۔ عمرو نے عیاری سے بھرپور لہجے میں کہا۔

پچاس لاکھ۔ اوہ مگر آپ نے تو کہا تھا۔ جل پری زاد آشان نے چونک کر کچھ کہنا چاہا مگر عمروعیار نے جلدی سے اس کی بات کاٹ دی۔

تم سے سرخ موتی لے کر میں اگر خود وہ دوا یا خوراک بنانے کی کوشش کرتا تو اس میں مجھے ایک ہفتہ، ایک ماہ یا ایک پورا سال بھی لگ سکتا تھا۔ اب تمہیں کیا معلوم جادوگروں سے لڑنے والی خصوصی دوا کیسے اور کتنے پاپڑ بیل کر بنانا پڑتی ہے۔ ان بزرگ کے پاس دوا موجود تھی میں نے وقت

بچانے کے لئے ان سے پچاس لاکھ سرخ سمندری
موتیوں کے عوض دوا لے کر کھا لی تو اس میں برائی
کیا ہے"۔ عمرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" برائی تو نہیں۔ لیکن۔ اچھا خیر کوئی بات نہیں
میں آپ کو پچاس لاکھ سرخ سمندری موتی دے دوں
گا"۔ جل پری زاد آشان نے کہا اور عمرو عیار کے لبوں
پر مسکراہٹ آ گئی۔ وہ دل ہی دل میں کہنے لگا۔ " جل
پری زاد آشان کے بچے پچاس لاکھ سرخ سمندری موتی
تو کیا میں تم سے سارے سمندر کے سرخ موتی نہ
حاصل کر لوں تو میرا نام خواجہ عمرو عیار نہیں۔

" اب چلیں"۔ عمرو نے اس سے کہا تو اس نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ دونوں اپنے اپنے
گھوڑوں پر سوار ہوئے اور ایک بار پھر ملک تاستان
کی جانب روانہ ہو گئے ۔

کئی دن اور کئی راتیں مسلسل سفر کرنے کے بعد
آخرکار وہ ملک تاستان پہنچ گئے اور پھر شہری حدود سے
نکل کر وہ سمندر کی جانب چل پڑے۔

" آشان تم نے مجھے اپنے بارے میں تو بتایا نہیں۔

سمندر میں موجود تمہاری ریاست، کیا نام تھا اس کا۔
ہاں یاد آیا سیپ نگر۔ وہاں تمہاری کیا حیثیت ہے"۔
عمرو عیار نے سمندر کے چٹانوں والے علاقے میں پہنچ کر
جل پری زاد آشان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" میں شہزادہ حضور کا مصاحب خاص ہوں۔ وہ مجھے
اپنے دوستوں کی طرح عزیز رکھتے ہیں"۔ جل پری زاد
آشان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمرو نے اثبات
میں سر ہلا دیا۔

" اچھا یہ بتاؤ تم مجھے سمندر میں تو لے جا رہے ہو۔
تمہیں یہ تو معلوم ہوگا کہ انسان زیادہ دیر پانی میں
نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ پانی میں انسان سانس نہیں لے
سکتا۔ تم تو سمندری مخلوق ہو۔ خشکی پر بھی سانس
لے رہے ہو اور پانی میں بھی تمہیں سانس لینے میں
کوئی دقت نہیں ہوگی مگر میں انسان ہوں۔ میں کیا
کروں گا"۔ عمرو نے کہا۔ اس کی بات سن کر جل
پری زاد آشان بری طرح سے پریشان ہو گیا۔

" اوہ۔ واقعی اس کے بارے میں تو میں نے اور
شہزادہ حضور نے سوچا ہی نہیں تھا۔ واقعی آپ انسان

ہیں۔ آپ کے لئے پانی میں زیادہ دیر رہنا اور سانس
لینا مشکل بلکہ ناممکن ہو جائے گا"۔ اس نے پریشانی
کے عالم میں کہا۔

" تو پھر تمہارا کیا خیال ہے مجھے کیا کرنا چاہئے "۔
عمروعیار نے اس سے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" مجھ سے واقعی غلطی ہو گئی عمرو بھائی۔ یہ مسئلہ
واقعی بہت اہم تھا۔ اس کی طرف ہمیں سب سے پہلے
سوچنا چاہیئے تھا۔ آپ یہیں رکیئے میں شہزادہ حضور کے
پاس جاتا ہوں اس مسئلے کا ان کے پاس یقیناً کوئی نہ
کوئی حل موجود ہوگا"۔ جل پری زاد آشان نے شرمندہ
ہوتے ہوئے پوچھا۔

" ہونہہ، اگر میں اندھیری غار کے بزرگ کے پاس
اتفاقاً نہ چلا گیا ہوتا تو تم نے مجھے مروا دیا تھا۔
عمروعیار نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" جی کیا کہا آپ نے"۔ جل پری زاد نے اس سے
چونک کر پوچھا۔

" کچھ نہیں۔ تم آنکھیں بند کرو۔ پانی میں اترنے
اور سانس لینے کا میں خود ہی کوئی نہ کوئی بندوبست کر

لیتا ہوں۔ اس بندوبست کے لئے مجھے ایک اور خاص
عمل کرنا ہوگا۔ اس عمل کے لئے مجھے کالے جادوگر کی
کالی روح کو بلانا ہوگا۔ وہ بھی سرخ سمندری موتیوں
کی رسیا ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں پچاس لاکھ سرخ
سمندری موتیوں کے عوض وہ مجھے سمندر میں اترنے کا
کوئی طریقہ بتا دے۔ ظاہر ہے موتی میں اسے سمندر سے
باہر آنے کے بعد ہی دوں گا"۔ عمروعیار نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر جل پری زاد
آشان نے کچھ کہنا چاہا مگر عمرو نے آنکھیں بند کرکے کچھ
بڑبڑانا شروع کر دیا تو مجبوراً اس نے بھی اثبات میں
سر ہلاتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔ عمرو کن انکھیوں
سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔ اسے آنکھیں بند کرتے
دیکھ کر عمرو نے جلدی سے آنکھیں کھول دیں۔ جیب
میں رکھا ہوا اس نے ایک چھوٹا سا چاقو نکالا اور اسے
کھولنے لگا۔ یہ چاقو بھی اسے بزرگ بابا نے کراماتی
چیزوں کے ساتھ ہی دیا تھا۔ چاقو کی مدد سے عمروعیار
نے جلدی جلدی اپنے دونوں بازوؤں، دونوں ٹانگوں
پر زخم لگائے ۔ ایک زخم اپنے دائیں گال پر، ایک

ناک کی نوک پر اور ایک زخم اپنے سینے پر لگا لیا۔ اس نے چھوٹے چھوٹے زخم لگائے تھے جہاں سے خون کی بوندیں نکل آئی تھیں۔ اس سے اسے تکلیف تو بہت ہوئی مگر وہ بڑے بڑے سمندری خزانوں کے حصول کے لئے برداشت کر گیا۔ جسم کے مختلف حصوں پر سات زخم لگا کر اس نے چاقو بند کر کے اسے دوبارہ جیب میں ڈال لیا اور جل پری زاد کو آنکھیں کھولنے کے لئے کہا۔

" یہ دیکھو کالے جادوگر کی کالی روح نے مجھے زخم لگا دیئے ہیں اس نے مجھے پانی میں اترنے کا طریقہ بتا دیا ہے اور پانی میں سانس لینے کا بھی۔ اس نے مجھے بہت کم عرصے کا وقت دیا ہے۔ اس عرصہ میں اگر میں نے اسے پچاس لاکھ سرخ سمندری موتی لا کر نہ دیئے تو اس نے کہا ہے کہ میرے جسم پر لگے ہوئے زخم خود بخود بڑے ہوتے جائیں گے اور میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ اس لئے پیارے آشان بھائی مجھے جلد سے جلد سرخ موتی دے دینا ورنہ میں بے موت مارا جاؤں گا"۔ عمرو نے مسکین سی صورت بناتے ہوئے

کہا۔

" آپ بے فکر رہیں عمرو بھائی۔ آپ کہیں گے تو میں اپنی ریاست میں موجود سب کے سب سرخ موتی شہزادہ حضور سے کہہ کر آپ کو دلوا دوں گا۔ آپ بس میرے ساتھ چلیں اور ہماری پریشانی دور کر دیں۔ شہزادہ حضور سرخ سمندری موتیوں کے علاوہ آپ کو اور بھی بہت سے سمندری خزانے انعام میں دے دیں گے۔ وہ بہت سخی دل ہیں"۔ جل پری زاد آشان نے کہا۔ وہ شاید عمروعیار کی لالچی طبیعت کو سمجھ گیا تھا۔

" اوہ اگر ایسی بات ہے تو چلو شہزادہ حضور ہمارا بے چینی سے انتظار کر رہے ہوں گے"۔ جل پری زاد کی بات سن کر عمروعیار نے شرمندہ ہونے کی بجائے ڈھیٹ ہو کر کہا۔ جل پری زاد کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ اس نے عمروعیار کا ہاتھ پکڑا اور دونوں ایک ساتھ اونچی چٹان پر چڑھ کر سمندر میں کود گئے۔

شہزادہ ماچھلو سے مل کر عمروعیار بے حد خوش ہوا تھا۔ وہ سمندر میں موجود ایک بہت بڑے سیپ محل میں رہتا تھا۔ سمندر کے اس حصے میں ہر طرف نہایت خوبصورت سیپ ہی سیپ بکھرے ہوئے تھے جن میں جل پریاں اور جل پری زاد رہتے تھے ۔ ان جل پریوں اور جل پری زادوں کی تعداد ہزاروں میں تھی۔ جل پری زاد عمروعیار کو پانی میں تیراتا ہوا اس خوبصورت سیپ نگر کی وادی میں لے آیا تھا۔

پانی میں گرتے ہی جل پری زاد آشان کے جسم کا نچلا حصہ مچھلیوں کی طرح کا بن گیا تھا۔ اندھیری غار

کے بزرگ ساہو بابا نے مقدس چاقو سے عمروعیار کے جسم پر جو سات زخم لگوائے تھے ان کی وجہ سے عمروعیار بھی سمندر میں نہایت مہارت اور تیزی سے تیرتا جا رہا تھا۔ پانی کی گہرائی میں نہ ہی اس پر پانی کے دباؤ کا کوئی اثر ہو رہا تھا اور نہ ہی اسے پانی میں سانس لینے میں کوئی دشواری پیش آ رہی تھی۔

مسلسل اور کئی گھنٹوں کے سفر کے بعد وہ سیپ نگر پہنچے تھے۔ سیپ محل میں جل پریوں اور جل پری زادوں کا شہزادہ ماچھلو ان کا نہایت بے چینی سے انتظار کر رہا تھا۔ وہ ایک نہایت خوبصورت جل پری زاد تھا اس کا بھی نچلا دھڑ مچھلی کا تھا جبکہ اوپری جسم انسانوں جیسا تھا۔ اس کے سر پر دنیا کے شہزادوں جیسا مخصوص تاج بھی تھا۔ گلے میں اس نے بڑے بڑے اور نہایت خوبصورت موتیوں کا ہار پہنا ہوا تھا۔ اسی طرح اس کے تاج میں بھی خوبصورت اور چمکدار موتی اور ہیرے جگمگا رہے تھے۔ شہزادہ ماچھلو کے سیپ محل میں ہر طرف نیلے، سرخ، زرد اور بنفشی موتی بکھرے ہوئے تھے جس سے اس کا سیپ

محل بقعۂ نور بنا ہوا تھا۔ اس قدر بڑے اور خوبصورت موتیوں کو دیکھ کر عمروعیار کی رال ٹپکنے لگی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ساہو بابا نے اگر اس کی زنبیل اپنے پاس نہ رکھ لی ہوتی تو یہاں موجود ایک ایک موتی کو وہ چن چن کر اپنی زنبیل میں ڈال لیتا۔

جل پری زاد آشان نے شہزادہ ماچھلو سے عمروعیار کا اور عمروعیار سے شہزادہ ماچھلو کا تعارف کرایا۔ شہزادہ ماچھلو عمروعیار سے مل کر بے حد خوش ہوا تھا۔ اس نے عمروعیار کے پوچھنے پر اسے وہی ساری تفصیل بتا دی جو اسے جل پری زاد آشان پہلے ہی بتا چکا تھا۔ جبکہ اس کی حقیقت عمروعیار کو اندھیری غار کے نیک بزرگ ساہو بابا نے بھی بتا دی تھی۔ شہزادہ ماچھلو نے عمروعیار سے درخواست کی کہ وہ کسی طرح اس کی ریاست سے غائب ہونے والے بچوں کے بارے میں معلوم کرے اور اس کے ساتھ ساتھ اس بدبخت چہرہ جادوگر کا بھی خاتمہ کر دے جو ان کے لئے مسلسل اور انتہائی پریشانی کا باعث بنا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ جل شہزادہ ماچھلو نے عمروعیار سے وعدہ کیا

تھا کہ اگر وہ اس کی ریاست سے غائب ہونے والے بچوں کا پتہ چلا لے گا اور چہرہ جادوگر کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائے گا تو وہ اسے اس قدر خزانے انعام میں دے گا جس کے بارے میں وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ اس پر عمرو عیار سے نہ رہا گیا تو اس نے شہزادہ ماچھلو سے سمندر میں موجود اس ریاست کے تمام سمندری موتی مانگ لئے ۔ شہزادہ ماچھلو نے سر ہلا کر اس کی بات مان لی تو عمرو عیار خوشی سے نہال ہو گیا۔ اس لئے وہ شہزادہ ماچھلو سے بے حد خوش تھا۔ اس وقت اس کے پاس زنبیل نہیں تھی ورنہ وہ وہاں موجود تمام جواہرات اور موتی اکٹھے کر لیتا۔

"شہزادہ حضور، آپ مجھے اب صرف اتنا بتا دیں کہ یہاں سے جل مینڈک وادی کتنی دور ہے۔ جہاں مینڈک نما سمندری انسان رہتے ہیں"۔ عمرو نے شہزادہ ماچھلو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جل مینڈک وادی۔ اوہ تم اس وادی کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو عمرو عیار۔ وہاں تو ملکہ ساکڑی کی حکومت ہے۔ جو انتہائی ظالم، بددماغ اور بے رحم

ملکہ ہے۔ مینڈک نما سمندری انسانوں اور چھوٹی بڑی مچھلیوں کے علاوہ وہ اپنی ریاست میں کسی مخلوق کو نہیں آنے دیتی۔ اس نے اپنی ریاست کے گرد ایک جادوئی حصار بنا رکھا ہے۔ سمندر کی جو مخلوق اس حصار سے گزرنے کی کوشش کرتی ہے ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں جل کر راکھ بن جاتی ہے"۔ شہزادہ ماچھلو نے جلدی جلدی سے کہا۔

"میں وہاں کیوں جانا چاہتا ہوں اور کیا کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے علاوہ ملکہ ساکڑی میرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے اور میں اس حصار سے گزر بھی سکتا ہوں یا نہیں۔ ان سب باتوں کو آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔ آپ بس مجھے جل مینڈک وادی کا راستہ بتا دیں۔ پھر میں جانوں اور میرا کام"۔ عمرو نے جلدی سے کہا۔ اس کا قدرے ناگوار انداز دیکھ کر شہزادہ ماچھلو اور وہاں موجود جل پری زاد آشان نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔ پھر شہزادہ ماچھلو نے کچھ سوچ کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جل مینڈک وادی یہاں سے بہت دور سیاہ

پہاڑیوں کے دامن میں موجود ہے۔ جل پری زاد آشان کے ساتھ چلے جاؤ یہ تمہیں سیاہ پہاڑیوں تک پہنچا دے گا اور بتا دے گا کہ ملکہ ساکڑی کی ریاست کہاں اور کس وادی میں ہے"۔ شہزادہ ماچھلو نے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ شاید آپ میری بات سے ناراض ہو گئے ہیں شہزادہ حضور۔ بات اصل میں یہ ہے کہ میں ایک انسان ہوں اور آپ جانتے ہیں کہ انسان زیادہ دیر پانی میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ میں یہاں سانس چند کراماتی چیزوں کی وجہ سے لے رہا ہوں۔ کراماتی چیزیں ایک مخصوص مدت تک کام کرتی ہیں پھر اپنا اثر ختم کر دیتی ہیں اس لئے میں جلد سے جلد یہاں سے اپنا کام ختم کرکے واپس اپنی دنیا میں جانا چاہتا ہوں۔ مجھے جو کچھ معلوم ہے یا میں جو کچھ کرنا چاہتا ہوں۔ اگر اس کی تفصیل آپ کو بتانے بیٹھ جاؤں تو نہ میں کچھ کر سکوں گا اور نہ ہی اس طرح زیادہ عرصہ سمندر میں ٹھہر سکوں گا۔ اسی لئے میرا لہجہ آپ کے سامنے قدرے بدل گیا تھا جس کی میں آپ سے معافی چاہتا

ہوں۔ عمرو نے شہزادہ ماچھلو کو جلدی سے مطمئن
کرنے والے انداز میں کہا۔

ہم تمہاری مجبوری سمجھتے ہیں عمروعیار۔ ٹھیک ہے
تم اپنی مہم پر آج بلکہ ابھی روانہ ہو جاؤ۔ ہمیں کوئی
اعتراض نہیں ہے۔ شہزادہ ماچھلو نے مطمئن ہو کر
اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

بہت بہت شکریہ شہزادہ حضور۔ آشان آؤ میرے
ساتھ اور مجھے سمندری سیاہ پہاڑیوں تک پہنچا دو۔
عمرو نے شہزادہ ماچھلو کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جل
پری زاد آشان سے مخاطب ہو کر کہا۔ جل پری زاد
آشان نے شہزادہ ماچھو سے اجازت لی اور پھر وہ
عمروعیار کے ساتھ ایک طرف تیرتا ہوا جانے لگا۔

جل پری زادوں کی وادی سے نکل کر وہ دونوں
سمندر کے شمالی رخ ہو لئے۔ جل پری زاد آشان
سمندر میں کسی تیزرفتار مچھلی کی طرح سے تیر رہا تھا۔
عمروعیار بھی اس کے ساتھ اسی رفتار سے تیرتا جا رہا
تھا جیسے وہ بھی سمندری مخلوق ہو۔

سمندری سیاہ چٹیل پہاڑیوں کا سلسلہ دور دور تک
پھیلا ہوا تھا۔ ہر جگہ اور ہر وادی میں عجیب عجیب
قسم کی سمندری مخلوق آباد تھی۔

سمندر کی گہرائی میں آ کر عمروعیار پہلی بار قدرت کا
نیا اور انوکھا شاہکار دیکھ رہا تھا۔ وہاں رنگ رنگ کے
پھول بھی تھے، بیل بوٹے بھی، جھاڑیاں بھی اور انتہائی
عجیب اور خوبصورت مچھلیاں اور دوسرے آبی جانور بھی
موجود تھے جن کی خوبصورتی دیکھ کر عمروعیار خوش ہو
رہا تھا۔ وہاں خوفناک سے خوفناک اور بدشکل مخلوق
بھی موجود تھی جن کے قد کاٹھ اور خوفناک پن دیکھ

کر عمروعیار خوفزدہ بھی ہو جاتا تھا۔

ایک تو عمروعیار اندھیری غار کے نیک بزرگ ساہو بابا کی دعاؤں کی وجہ سے سمندر میں موجود تھا دوسرے اس کے ساتھ جل پری زاد آشان بھی موجود تھا یہی وجہ تھی کہ سمندر کی کوئی مخلوق اسے کوئی نقصان نہ پہنچا رہی تھی اور نہ ہی ان کے قریب آ رہی تھی۔ وہ دونوں چٹانوں اور مختلف وادیوں پر سے تیرتے ہوئے آگے بڑھے جا رہے تھے۔

کافی دور آ کر جل پری زاد آشان ایک جگہ رک گیا اور اس نے عمروعیار کو بھی رکنے کا اشارہ کر دیا۔

"عمرو بھائی، یہاں سے چند لمحوں کے فاصلے کے بعد جل مینڈک وادی شروع ہو جاتی ہے۔ وادی سے پہلے آپ کو سیاہ چٹانوں پر گہری سیاہ لکیر دکھائی دے گی۔ وہ جادوئی حصار ہے جو ملکہ ساکڑی نے غیر مخلوق کو اپنی وادی میں داخلے سے روکنے کے لئے بنا رکھی ہے"۔ جل پری زاد آشان نے عمروعیار کو بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے یہاں تک پہنچانے کا شکریہ

آشان۔ تم تو مجھ سے ناراض نہیں ہو ناں"۔ عمرو نے اس سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ناراض، نہیں عمرو بھائی۔ میں بھلا آپ سے ناراض کیوں ہونے لگا"۔ جل پری زاد آشان نے جلدی سے کہا۔

"تب ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ اور میرے لئے وعدے کے مطابق سرخ موتی سمندر سے اکٹھے کرنا شروع کر دو۔ میں بہت جلد تم سے اپنی امانت لینے واپس آؤں گا"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو جواب میں جل پری زاد آشان بھی مسکرا دیا۔

"ضرور، آپ بس ہماری ریاست کی رعایا کے بچے واپس لا دیں عمرو بھائی، ہمارے لئے سمندری موتیوں سے ان کی جان زیادہ قیمتی ہے"۔ جل پری زاد آشان نے کہا تو عمرو چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا۔ جل پری زاد آشان اور شہزادہ ماچھلو چہرہ جادوگر سے زیادہ گم ہونے والے بچوں کے لئے پریشان تھے ۔

"آشان، میں تمہیں ایک بات بتا دوں۔ وہ یہ کہ تم اور شہزادہ ماچھلو جانتے ہو کہ میرے پاس چند ایسی

پراسرار طاقتیں ہیں جن کی مدد سے میں جادوگروں، جادوگرنیوں اور جنوں، دیوؤں کا مقابلہ کرتا رہتا ہوں۔ اس کے علاوہ تمہارے سامنے میں جس اندھیری غار میں جا کر بزرگ سے ملا تھا انہوں نے اور میری پراسرار طاقتوں نے مجھے یہ بتا دیا تھا کہ چہرہ جادوگر اصل میں کون ہے اور اس کے مقاصد کیا ہیں اور وہ تمہاری ریاست کی رعایا کے بچے کیوں اور کہاں لے جاتا ہے۔ میرے پاس تمہیں پوری تفصیل بتانے کا تو وقت نہیں ہے لیکن تمہیں میں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ تم اور شہزادہ ماچلو جن بچوں کے لئے پریشان ہو رہے ہو اور ان کی واپسی کے منتظر ہو تو یہ جان لو کہ ان بچوں کی واپسی اب ممکن نہیں ہے"۔ عمرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جل پری زاد آشان بری طرح سے چونک پڑا۔

" واپسی ممکن نہیں ہے۔ کک، کیا مطلب"۔ جل پری زاد آشان نے انتہائی گھبراہٹ زدہ لہجے میں کہا۔

" ہاں، چہرہ جادوگر جس کا اصل نام جاگاشا جادوگر ہے اپنی جادوگری کے لئے ان تمام بچوں کو ہلاک کر

چکا ہے"۔ عمرو نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہلاک کر چکا ہے۔ اوہ نہیں، یہ نہیں ہو سکتا۔ عمرو بھائی کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں۔ کیا چہرہ، مم میرا مطلب ہے جاگاشا جادوگر ان تمام بچوں کو ہلاک کر چکا ہے"۔ جل پری زاد آشان نے خوف اور حد درجہ پریشانی سے تقریباً چیخنے والے لہجے میں کہا۔ اسے اس طرح خوفزدہ اور پریشان ہوتے دیکھ کر عمرو حیران رہ گیا۔

" ہاں، یہ سچ ہے۔ جاگاشا جادوگر نے تمام جل پری زاد بچے مار دیئے ہیں"۔ عمرو نے کہا تو جل پری زاد آشان کے جسم میں تھرتھری سی دوڑ گئی اور بے اختیار اس کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ جیسے وہ عمرو کی بات سن کر رو پڑا ہو۔

" آشان کیا بات ہے۔ دوسروں کے بچوں کی ہلاکت کا سن کر تم اس طرح رو رہے ہو۔ اوہ کہیں ان بچوں میں تمہارا اپنا تو کوئی بچہ نہیں تھا"۔ عمرو نے پہلے حیران ہو کر پھر بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں عمرو بھائی، وہ بدبخت جادوگر دوسرے بچوں کے ساتھ میرے بھی دو بچوں کو لے گیا تھا۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ اس جادوگر نے تمام بچوں کو مار دیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ میرے بچے بھی ...." جل پری زاد آشان نے بری طرح سے روتے ہوئے کہا تو عمروعیار دھک سے رہ گیا۔ اس کے چہرے پر بھی یکلخت انتہائی دکھ اور پریشانی پھیل گئی۔

"اوہ، یہ جان کر مجھے بے حد دکھ اور افسوس ہوا ہے آشان۔ لیکن جو سچ ہے وہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے۔ اب سوائے میں تمہیں صبر کی تلقین کے کیا کر سکتا ہوں"۔ عمرو نے افسوس زدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کم از کم اس شیطان صفت جادوگر کو تو ہلاک کر سکتے ہیں ناں۔ جو چھوٹے چھوٹے اور معصوم بچوں کو اپنی جادوگری کے ناپاک عزائم کی بھینٹ چڑھا رہا ہے"۔ جل پری زاد آشان نے غمزدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں، یہ میں ضرور کروں گا۔ اس شیطان جادوگر کو میں اس قدر عبرتناک اور اذیتناک موت ماروں گا

کہ مرنے کے بعد اس کی روح صدیوں تک روتی اور چیختی چلاتی رہے گی۔ میں اس جادوگر کو مار کر اس سے تمہارے اور تمہاری ریاست کی رعایا کے بچوں کی موت کا بدلہ ضرور لوں گا۔ یہ میرا تم سے وعدہ ہے"۔ عمرو نے جلدی سے کہا۔ پھر اس نے جل پری زاد آشان کو مزید تسلیاں، حوصلہ اور صبر کرنے کو کہا اور اسے واپس سیپ نگر جانے کو کہا تو جل پری زاد آشان اسی طرح آنسو بہاتا ہوا واپس چلا گیا۔

عمروعیار اسے اس وقت تک دیکھتا رہا جب تک وہ اس کی نگاہوں سے اوجھل نہ ہو گیا۔ اس کے جانے کے بعد عمرو نے ایک طویل سانس لیا اور مڑ کر اس طرف تیرنے لگا جس طرف ملکہ ساکڑی کی ریاست موجود تھی۔

چٹانوں پر دور تک جاتی ہوئی گہری سیاہ لکیر کا حصار دیکھ کر عمرو رک گیا اور غور سے اس حصار کو دیکھنے لگا۔ اس نے جیب سے کوئی چیز نکال کر سیاہ لکیر پر پھینکی تو ایک شعلہ سا لپکا اور عمروعیار کی پھینکی ہوئی چیز یکلخت جل کر غائب ہو گئی۔

اوہ، یہ تو ساگورا جادوئی حصار ہے۔ اس کا توڑ تو مجھے معلوم تھا۔ مگر کیا تھا ذہن میں نہیں آ رہا"۔ عمرو نے چونکتے ہوئے کہا اور سوچ میں ڈوب گیا کہ اس حصار کو توڑنے کے لئے اسے کیا کرنا چاہئے۔ جادوگروں، جادوگرنیوں اور جنوں، دیوؤں سے لڑتے، مہمات سر کرتے، طلسمات کی وادیوں اور جزیروں کے علاوہ طلسم ہوشربا کے معرکے سر کرنے سے اسے چھوٹے چھوٹے جادوؤں کے نام اور ان کے توڑ زبانی یاد ہو چکے تھے۔ اسی لئے وہ اس سیاہ لکیر اور اس پر پڑنے والی چیز کو جل کر غائب ہوتے دیکھ کر پہچان گیا تھا کہ جادوئی سیاہ حصار کس جادو سے قائم کیا گیا ہے۔ اس کا توڑ اسے معلوم تھا لیکن اس وقت اس کے ذہن میں کوشش کے باوجود نہیں آ رہا تھا کہ اس حصار کو توڑنے کے لئے اسے کیا کرنا تھا۔

ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اسے عقب سے خوفناک چنگھاڑوں کی تیز آواز سنائی دی اس نے پلٹ کر دیکھا اور پھر خوف سے اس کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ سامنے سے سات بڑے بڑے اور نہایت خوفناک سیاہ رنگ کے

مگرمچھ تیرتے ہوئے اس کی جانب آ رہے تھے۔ جن کے بھاڑ جیسے منہ کھلے ہوئے تھے۔ جیسے وہ عمروعیار کو سالم نگلنے کے لئے آ رہے ہوں۔ وہ عمروعیار کے کافی نزدیک آ گئے تھے۔ عمرو کے آگے جادوئی حصار تھا جہاں سے وہ اس کا توڑ کئے بغیر ہنیں گزر سکتا تھا اور پیچھے سیاہ مگرمچھ جن کی وجہ سے عمروعیار نہ آگے جا سکتا تھا اور نہ پیچھے۔ دونوں طرف موت تھی۔ یقینی موت۔

جاگاشا جادوگر کسی تیزرفتار مچھلی کی طرح سمندر میں تیرتا چلا جا رہا تھا۔ وہ پہاڑیوں میں بنے ہوئے چھوٹے چھوٹے دروں جیسے راستوں سے گزر رہا تھا۔ ان راستوں کا پانی خاصا گدلا تھا جس کی وجہ سے وہاں کوئی آبی جانور بھی نظر ہنیں آ رہا تھا۔

ملکہ ساکڑی کے پاس جادوئی سرخ مچھلی کو چھوڑ کر جاگاشا جادوگر اس کی طرف سے پوری طرح سے مطمئن ہو گیا تھا کہ اس کی موجودگی میں ملکہ ساکڑی اور سنہری مچھلی کسی بھی طرح غار محل سے نکلنے میں کامیاب نہ ہو سکیں گی اور نہ ہی سرخ مچھلی کی

موجودگی میں دوسرے سمندر کی کوئی مخلوق وہاں آ سکتی تھی۔ ویسے ملکہ ساکڑی نے اپنی ریاست کے گرد جو سیاہ حصار بنا رکھا تھا دوسری مخلوق کو اس طرف آنے سے روکنے کے لئے وہی کافی تھا لیکن اس کے باوجود جاگاشا جادوگر نہیں چاہتا تھا کہ جب تک ملکہ ساکڑی پوری طرح اس کی ہم پلہ جادوگرنی نہ بن جائے وہ اسے غار محل سے باہر نکلنے نہ دینا چاہتا تھا اور نہ ہی کسی کو اس سے ملنے غار میں داخل ہونے دینا چاہتا تھا۔

سرخ جادوئی مچھلی میں اس نے جادوئی طاقتیں بھر دی تھیں۔ وہ اگر غصے میں آ کر کسی سمندری چٹان پر بھی جھپٹ پڑتی تو وہ بھی ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں موم کی طرح پگھل جاتی۔ زندہ مخلوق پر اس کے حملہ کرنے کا مطلب اس کی ہڈیاں تک گل سڑ جاتی تھیں۔

ملکہ ساکڑی سے شادی کرنے کے بعد اسے جل پری زادوں کے بچوں کا گوشت کھلا کر اور ان کا خون پلا کر اسے جادوگرنی بنانے کا وہ پہلا مرحلہ پورا کر چکا

تھا۔ دوسرے مرحلے کے لئے اسے انسانی دنیا میں جانا تھا اور وہاں ایک خاص عمل کرنا تھا۔ اس لئے وہ اپنے شیطان آقا سے سمندر سے نکل کر زمینی دنیا میں جانے کی اجازت لینے جا رہا تھا۔

اس کا شیطان آقا گہرے پانی کی گہرائیوں میں موجود تھا۔ اسے سمندر دیوتا کہا جاتا تھا۔ سمندر دیوتا اصل میں ایک انسان تھا جو شیطان کا سب سے بڑا پجاری تھا اور سمندر کی گہرائیوں میں رہ کر اس کی پوجا کرتا تھا۔

سمندر دیوتا ہمیشہ اندھیرے میں رہتا تھا وہ کبھی کسی جادوگر کے سامنے نہیں آیا تھا جو جادوگر اس کے پاس جاتے تھے وہ اس کی صرف آواز ہی سن پاتے تھے جو انتہائی پاٹ دار اور خوفناک ہوتی تھی۔

جاگاشا جادوگر بھی اسی سمندر دیوتا کا پجاری تھا اور اس کے بتائے ہوئے شیطانی طریقوں پر عمل کرتا تھا۔ جس کی وجہ سے سمندر دیوتا اس سے بے حد خوش تھا اور اس کی ہر جائز اور ناجائز خواہش فوراً پوری کر دیتا تھا۔ اسی لئے جاگاشا جادوگر کو یقین تھا

کہ اس بار بھی سمندر دیوتا اسے سمندر سے باہر انسانی دنیا میں جانے اور وہاں خاص عمل کرنے کی اجازت آسانی سے دے دے گا۔

مختلف راستوں سے ہوتا ہوا وہ ایک تنگ و تاریک غار میں داخل ہوگیا۔ اس غار میں صرف ایک انسان کے گزرنے کا راستہ تھا۔ جگہ جگہ موڑ آ رہے تھے۔ جاگاشا جادوگر ان راستوں سے یوں گزر رہا تھا اور یوں موڑ مڑتا جا رہا تھا۔ جیسے وہ اس قدر اندھیرے کے باوجود دیکھ سکتا ہو کہ کون سا موڑ کہاں اور کس طرف جا رہا تھا۔

کافی دیر تک وہ ان راستوں میں تیرتا رہا پھر آگے جا کر راستہ خاصا کشادہ ہو گیا اور موڑ بھی ختم ہو گئے تو وہ رک گیا اور سیدھا ہو کر پیروں کے بل سخت زمین پر کھڑا ہو گیا۔ آنکھیں بند کرکے وہ سمندر دیوتا کو بلانے کے لئے منتر پڑھنے ہی لگا تھا کہ اسی وقت وہاں انتہائی گرجدار، تیز اور خوفناک آواز گونج اٹھی۔

"مجھے بلانے کے لئے تمہیں منتر پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے جاگاشا جادوگر۔ میں یہاں تمہارے انتظار میں

پہلے سے ہی موجود ہوں"۔ اس آواز کو سن کر جاگاشا جادوگر کے جسم میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔ وہ جلدی سے سامنے کی جانب انتہائی مؤدبانہ انداز میں جھک گیا۔ آواز سمندر دیوتا ہی کی تھی جس کی وجہ سے جاگاشا جادوگر پر اس قدر خوف طاری ہو گیا تھا کہ اس نے بری طرح سے کانپنا شروع کر دیا تھا۔

" یہ جاگاشا جادوگر کی خوش نصیبی ہے آقا کہ آپ میرا پہلے سے ہی یہاں آ کر انتظار کر رہے تھے"۔ جاگاشا جادوگر نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

" جانتے ہو جاگاشا جادوگر ہم تمہارا کیوں انتظار کر رہے تھے"۔ سمندر دیوتا نے اسی طرح پاٹ دار آواز میں پوچھا۔

" جاگاشا جادوگر تو سمندر دیوتا کا ادنیٰ سا پجاری ہے اس لئے غلام کو کیسے علم ہو سکتا ہے کہ آقا غلام کے لئے کیوں انتظار کر رہا تھا"۔ جاگاشا جادوگر نے انکسارانہ لہجے میں کہا۔

" بہت خوب۔ ہم تمہاری فرمانبرداری اور انکساری سے بہت خوش ہیں جاگاشا جادوگر۔ اسی لئے ہم یہاں

خود تمہاری مدد کے لئے آئے ہیں"۔ سمندر دیوتا کی آواز آئی۔

" مدد"۔ جاگاشا جادوگر نے چونک کر کہا۔

" ہاں جاگاشا جادوگر تمہاری زندگی اس وقت شدید خطرے میں ہے۔ اسی لئے میں تمہیں اس کے بارے میں باخبر کرنے آیا ہوں کہ تم اپنے دشمن کے ہاتھوں بے خبری میں مارے نہ جاؤ"۔ سمندر دیوتا نے کہا تو جاگاشا جادوگر اس بری طرح سے اچھلا کہ گرتے گرتے بچا۔

" آپ کیا کہہ رہے ہیں سمندر دیوتا۔ میری زندگی کو کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ آپ میرے کس دشمن کی بات کر رہے ہیں"۔ جاگاشا جادوگر نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

" تمہارے دشمن کا نام عمرو عیار ہے"۔ سمندر دیوتا نے کہا۔

" عمرو عیار، کون عمرو عیار"۔ جاگاشا جادوگر نے اسی لہجے میں کہا۔

" انسانی دنیا میں رہنے والا ایک انسان جسے

جادوگروں اور جادوگرنیوں کی موت کہا جاتا ہے۔ شہزادہ ماچھلو نے اسے خاص طور پر تمہاری ہلاکت کے لئے مامور کیا ہے۔ تم نے اپنے مقاصد کے لئے جل پری زادوں کے بچوں کو ہلاک کیا تھا جس کا بدلہ لینے کے لئے انہوں نے انسانی دنیا سے عمروعیار کو اپنی مدد کے لئے بلا لیا ہے۔ تم عمروعیار کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ۔ وہ سچ مچ جادوگروں کا دشمن نمبر ایک ہے"۔ سمندر دیوتا نے کہا اور پھر وہ جاگاشا جادوگر کو عمروعیار کے بارے میں بتانے لگا جسے سن کر جاگاشا جادوگر کی آنکھیں واقعی حیرت اور خوف سے پھیل گئیں۔

" اوہ، وہ انسان اس قدر خطرناک ہے کہ آج تک کوئی جادوگر اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکا۔ تت، تو کیا آقا وہ آپ کے ہوتے ہوئے بھی مجھے مار ڈالنے میں کامیاب ہو جائے گا"۔ جاگاشا جادوگر نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

" اس خطرناک انسان کو چونکہ تمہاری ہلاکت کے لئے مامور کیا گیا ہے اس لئے میں براہ راست اس کا

راستہ نہیں روک سکتا۔ لیکن وہ تمہارے خلاف کیا قدم اٹھا سکتا ہے اور تمہیں ہلاک کرنے کے لئے وہ کہاں کہاں جائے گا میں اس سے تمہیں پوری طرح سے باخبر کر دوں گا۔ تم اپنی عقل اور اپنی طاقتوں سے اس کے راستے بند کر دینا۔ اس سے پہلے کہ وہ تمہاری ہلاکت کے لئے کوئی انتہائی قدم اٹھائے تم اسے ہلاک کر دینا۔ اس طرح ایک تو تمہاری زندگی ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے گی بلکہ اس عمروعیار کے ہلاک کرنے پر تمہیں ان تمام جادوگروں کی طاقتیں بھی خودبخود مل جائیں گی جو عمروعیار کے ہاتھوں کسی بھی طریقے سے ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان بڑے جادوگروں کے بارے میں میں تمہیں بتا ہی چکا ہوں۔ ان جادوگروں کی طاقتیں اگر تمہارے پاس آ جائیں تو تم خود سوچ لو تم کتنے بڑے اور کس قدر طاقتور جادوگر بن سکتے ہو"۔ سمندر دیوتا نے کہا تو جاگاشا جادوگر کی آنکھوں میں بے پناہ چمک ابھر آئی۔

" اوہ، اگر میں عمروعیار کو ہلاک کر دوں تو کیا واقعی مجھے دنیا کے ان تمام بڑے جادوگروں کا جادو مل

جائے گا جو عمروعیار کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں"۔
جاگاشا جادوگر نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا اور ایک
بار پھر گرتے گرتے بچا۔

" ہاں، یہ سچ ہے۔ اس کے علاوہ بھی تمہیں اتنے
بڑے بڑے شیطانی اعزاز دیئے جائیں گے جس کے
بارے میں تم سوچ بھی نہیں سکتے"۔ سمندر دیوتا نے
کہا۔

" اوہ، اگر ایسی بات ہے تو پھر میں عمروعیار کو
ضرور ہلاک کروں گا۔ چاہے اس کے لئے مجھے اپنی
ساری جادوئی طاقتیں ہی کیوں نہ استعمال کرنی پڑیں۔
مجھے اجازت دیں سمندر دیوتا تاکہ میں عمروعیار کی
ہلاکت کا انتظام کر سکوں"۔ جاگاشا جادوگر نے انتہائی
مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اجازت ہے۔ عمروعیار کو مارنے کے لئے تمہیں
میری طرف سے پوری اجازت ہے تم اپنی مرضی سے
اپنا تمام جادو اور اپنی ساری طاقت استعمال کر سکتے
ہو"۔ سمندر دیوتا نے اسے اجازت دیتے ہوئے کہا۔

" آپ کا بہت بہت شکریہ سمندر دیوتا۔ عمروعیار کو

ک کرنے کے لئے میں بڑے سے بڑا جادو استعمال
وں گا جس سے بچ نکلنا عمروعیار تو کیا بڑے سے
ے جادوگر کے بس کی بھی بات نہیں ہوگی۔ آپ
ہ اب صرف اتنا بتا دیں کہ عمروعیار مجھے کہاں ملے
۔ کیا اس کی ہلاکت اور اس کی تلاش کے لئے مجھے
مندر سے باہر جانا پڑے گا"۔ جاگاشا جادوگر نے جلدی
ے کہا۔

" نہیں، میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ عمروعیار، شہزادہ
پھلو کی وجہ سے سمندر میں آ چکا ہے۔ تمہاری ہلاکت
ہ لئے اس نے اپنی مہم کا آغاز بھی کر دیا ہے۔ وہ
ں وقت ملکہ ساکڑی کے پاس جا رہا ہے"۔ سمندر
تا نے کہا تو جاگاشا جادوگر ایک بار پھر پہلے کی
رح اچھل پڑا۔

" ملکہ ساکڑی کے پاس، اوہ کیوں۔ عمروعیار ملکہ
کڑی کے پاس کیوں جا رہا ہے۔ اسے کیا معلوم کہ
ہ ساکڑی کون ہے اور وہ کس حال میں ہے"۔
اگاشا جادوگر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

" عمروعیار کی ساری حقیقت اور اس کی کراماتی

چیزوں کے بارے میں، میں تمہیں بتا چکا ہوں۔ اس کے باوجود تم پوچھ رہے ہو کہ عمرو عیار کو ملکہ ساکڑی سے کیا کام ہو سکتا ہے اور وہ اس کے پاس کیوں جا رہا ہے"۔ سمندر دیوتا نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

" اوہ، اوہ سنہری مچھلی۔ عمرو عیار ملکہ ساکڑی سے سنہری مچھلی کے حصول کے لئے جا رہا ہے۔ جو اصل میں جل پری کمندری ہے۔ اوہ ٹھیک ہے آقا۔ عمرو عیار کا میں راستہ روکتا ہوں۔ اس سے پہلے مجھے سنہری مچھلی کو ہلاک کرنا ہوگا۔ عمرو عیار سے زیادہ اس وقت میرے لئے وہ خطرناک ہے۔ کیونکہ عمرو عیار کو سرخ چٹان کے نیچے موجود بوڑھے نیلے ناگ تک اگر کوئی لے جا سکتا ہے تو وہ سنہری مچھلی یعنی جل پری کمندری ہے"۔ جاگاشا جادوگر نے جلدی سے کہا۔

" عمرو عیار کو اور سنہری مچھلی کو جل مینڈک وادی سے باہر مارنا۔ جل مینڈک وادی کے دائرے میں اگر تم انہیں مارنے کی کوشش کرو گے تو تمہارا چلایا ہوا جادو تم پر الٹ بھی سکتا ہے۔ تمہارا چلایا ہوا جادو اگر تم پر ہی الٹ پڑا تو اس کا نتیجہ تمہارے لئے

ہنایت بھیانک بھی ہو سکتا ہے"۔ سمندر دیوتا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے سمندر دیوتا۔ میں آپ کی ہدایات پر پوری طرح سے عمل کروں گا۔ اب میں جاؤں"۔ جاگاشا جادوگر نے بے چینی سے کہا۔

" ہاں جاؤ"۔ سمندر دیوتا نے جواب دیا تو جاگاشا جادوگر اسے مخصوص انداز میں سلام کرتا ہوا وہاں سے واپس پلٹ پڑا۔
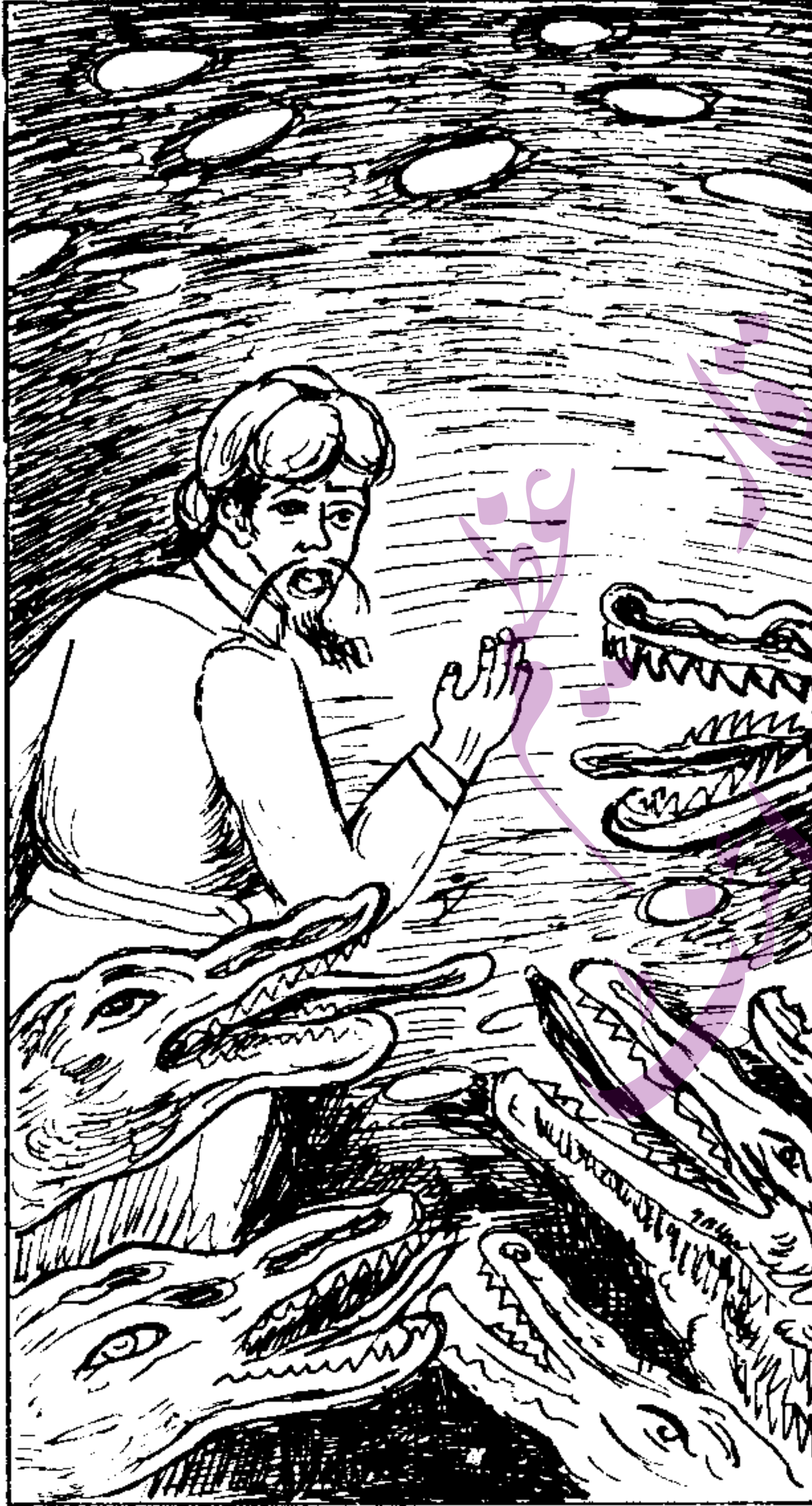
کالے مگرمچھ عمروعیار کے اس قدر نزدیک آ چکے تھے کہ وہ ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں اسے ہڑپ کر سکتے تھے لیکن وہ عمروعیار کے قریب آ کر رک گئے تھے۔

"کون ہو تم اور جل مینڈک وادی کے قریب کیا کر رہے ہو"۔ ان میں سے ایک مگرمچھ نے عمروعیار کی جانب خوفناک نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔ اسے انسانی آواز میں بولتے دیکھ کر عمروعیار چونک پڑا۔

"اوہ، تم انسانوں کی طرح بول سکتے ہو۔ کیا تم جادوئی مگرمچھ ہو"۔ اسے انسانوں کی طرح بولتے دیکھ

کر عمرو نے جلدی سے پوچھا۔

" ہاں ہم جادوئی کالے مگرمچھ ہیں۔ ہمیں یہاں ہمارے آقا جاگاشا جادوگر نے جل مینڈک وادی کی حفاظت کے لئے چھوڑ رکھا ہے۔ انہوں نے حکم دیا تھا جو بھی سمندری مخلوق اس طرف آنے کی کوشش کرے ہم اسے چیرپھاڑ کر کھا جائیں۔ ہم تمہیں چیرپھاڑ ڈالتے مگر نجانے کون سی طاقت ہے جس نے ہمیں تمہارے قریب آنے سے روک دیا ہے"۔ اس کالے مگرمچھ نے کہا تو عمروعیار کے ذہن میں اندھیرے غا میں رہنے والے بزرگ ساہو بابا کی دی ہوئی کراما چیزوں کا خیال آگیا۔ شاید ان میں سے اس کے پاس کوئی ایسی چیز موجود تھی جس کی وجہ سے اس ک قریب جادوئی مخلوق آنے سے رک گئی تھی اگر سمندری مخلوق ہوتی تو وہ اب تک یقیناً عمروعیار ہڈیوں سمیت چبا گئی ہوتی۔

" میرے پاس تمہارے آقا جاگاشا جادوگر سے بڑ بڑی طاقتیں ہیں۔ میں تمہارے آقا سے بھی بڑا جادو ہوں"۔ عمروعیار نے جلدی سے منہ پھلاتے ہو۔

اب دیا۔

" اوہ، تو یہ بات ہے۔ بہرحال تم آقا سے زیادہ طاقتور ہو یا تم سے زیادہ آقا طاقتور ہے۔ ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ تم یہاں سے واپس چلے جاؤ۔ درست ہے کہ ہم اس وقت تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے لیکن چند ہی لمحوں میں ہماری طاقت ہماری طاقت پر غالب آ جائے گی تو تمہیں ہم یہاں سے کسی صورت بھی زندہ واپس نہیں جانے دیں گے"۔ کالے مگرمچھ نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

" میں تمہارے آقا جاگاشا جادوگر کا مہمان ہوں۔ اس نے مجھے خاص طور پر کالے سمندر کی کالی دلدل سے بلایا ہے۔ اسی لئے میرا راستہ روکنے کی کوشش مت کرو۔ اگر جاگاشا جادوگر کو علم ہو گیا کہ تم نے اس کے دوست دبلے جادوگر کا راستہ روکنے کی کوشش کی تھی تو وہ تمہیں ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں فنا کر دے گا"۔ عمروعیار نے بھی اس بار سخت رویہ اپناتے ہوئے کہا۔

" آقا جاگاشا جادوگر نے ہی ہمیں بنایا ہے وہ اگر

ہمیں فنا بھی کر دے گا تو اس کا ہمیں کوئی افسوس نہیں ہوگا۔ تم آقا کے دوست ہو مگر اس کے بارے میں ہمیں آقا کی طرف سے کوئی ہدایات نہیں ہیں کہ ہم ان کے کسی دوست کو وادی میں داخل ہونے کی اجازت دے دیں"۔ کالے مگرمچھ نے اپنے مخصوص کرخت اور گرجدار لہجے میں کہا۔

"ہونہہ، ٹھیک ہے۔ تم مجھے چند لمحے دو اور اپنی آنکھیں بند کر لو میں اپنی جادوئی طاقتوں سے جاگاشا جادوگر کو اپنی آمد کی اطلاع دے دیتا ہوں۔ اگر اسے میری ضرورت ہوئی تو وہ مجھے لینے کے لئے یہاں خود آ جائے گا۔ ورنہ میں یہاں سے واپس چلا جاؤں گا"۔ عمرو نے عیاری سے کام لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم اتنی اجازت بہرحال تمہیں دے سکتے ہیں"۔ کالے مگرمچھ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ان ساتوں مگرمچھوں نے آنکھیں بند کر لیں۔ یہ دیکھ کر عمروعیار کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ اس نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹی سی سرخ گیند نکالی اور اسے نہایت پھرتی سے کالے مگرمچھوں پر

کھینچ مارا۔ گیند ان کے قریب ایک زوردار دھماکے سے پھٹی اور کالے مگرمچھوں کے گرد سرخ دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی جیسے پانی میں بھونچال سا آ گیا ہو۔ مگرمچھ اس بری طرح سے تڑپنے لگے جیسے ان کے جسموں میں سینکڑوں نیزے اتر گئے ہوں۔ انہیں اس بری طرح سے تڑپتے دیکھ کر عمروعیار تیزی سے پیچھے ہٹ گیا ورنہ تڑپتے ہوئے مگرمچھوں کی دمیں بھی اگر اس کو لگ جاتیں تو اس کے پرخچے اڑ جاتے۔

کالے مگرمچھ اسی طرح تڑپتے رہے پھر ساکت ہو گئے اور یکے بعد دیگرے، وہاں سے غائب ہوتے چلے گئے۔ عمروعیار نے اندھیرے غار کے بزرگ کی دی ہوئی جادوشکن سرخ گیند استعمال کی تھی۔ جس میں سے نکلنے والے جادوشکن سرخ دھویں نے نہ صرف ان مگرمچھوں کو فنا کر دیا تھا بلکہ انہیں وہاں سے غائب، بھی کر دیا تھا۔ جیسے ہی ساتوں کالے مگرمچھ وہاں سے غائب ہوئے سرخ دھواں چھٹ گیا۔ وہاں عمروعیار کی پھینکی ہوئی جادو شکن سرخ گیند اسی طرح موجود تھی۔ گیند دیکھ کر عمرو تیزی سے اس کی طرف

لپکا اور اسے اٹھا کر جلدی سے اپنی جیب میں ڈال لیا اور پلٹ کر واپس اسی سیاہ لکیر کی طرف آگیا اور غور سے حصار کی پٹی کو دیکھنے لگا پھر یکلخت اس کے ذہن میں جیسے کوندا سا لپکا۔

" اوہ یاد آیا۔ اس حصار کو توڑنے کے لئے مجھے اس پر اپنا خون گرانا ہوگا۔ زندہ انسان کا خون اگر اس جادو کے حصار پر گرایا جائے تو وقتی طور پر حصار کی قوت ختم ہو جاتی ہے۔ ہاں واقعی اس حصار کو میں اپنے خون سے توڑ سکتا ہوں"۔ عمرو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ اس نے جلدی سے جیب سے چاقو نکالا اور اپنی انگلی پر زخم لگا لیا۔ جس سے اس کی انگلی پر خون ابھر آیا۔

عمروعیار چونکہ پانی میں تھا اس لئے اس کی انگلی سے نکلنے والا خون پانی میں گھل رہا تھا۔ عمرو آگے بڑھا اور سیاہ لکیر کے قریب انگلی کو زور سے دبا کر زیادہ خون نکالنے لگا۔ وہاں خون کا چھوٹا سا دائرہ بن گیا تو اس نے دوسرے ہاتھ سے سرخ خون کو سیاہ پٹی پر دھکیل دیا۔ لیکن سیاہ پٹی پر کچھ اثر نہ ہوا تو عمرو

نے پھر انگلی دبا کر خون نکالا اور خون آلود پانی سیاہ پٹی پر دھکیل دیا۔ دو تین بار اس نے ایسا کیا تو یکلخت ایک جھماکا سا ہوا اور وہاں سے سیاہ پٹی یکلخت غائب ہو گئی۔ یہ دیکھ کر عمروعیار خوشی سے اچھل پڑا۔ دوسرے ہی لمحے وہ نہایت تیزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے وادی میں داخل ہو گیا۔ اس کے وادی میں داخل ہونے کی دیر تھی کہ پھر پہلے جیسا جھماکا ہوا اور وہاں سیاہ پٹی دوبارہ نمودار ہو گئی لیکن اس کے نمودار ہونے کی عمروعیار کو اب بھلا کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔ اس نے حفاظت کے طور پر بزرگ کی دی ہوئی وہی سرخ گیند نکال کر ہاتھ میں لے لی تاکہ اگر وادی میں اسے کوئی شیطانی یا جادوئی طاقت نقصان پہنچانے کی کوشش کرے تو وہ اس کا سدباب کر سکے۔

وادی خاصی بڑی تھی۔ وہاں پہاڑیوں میں موجود چھوٹے چھوٹے غار بنے ہوئے تھے جن میں غالباً انسانوں جیسی مینڈک مچھلیاں رہا کرتی تھیں جنہیں جاگاشا جادوگر نے کالے مگرمچھوں کے ذریعے ہلاک کرا دیا تھا۔ کالے مگرمچھوں کا خیال آتے ہی عمروعیار

چونک پڑا۔

" اوہ، اس کا مطلب ہے جاگاشا جادوگر نے سمندری مخلوق کو مارنے کے لئے جادوئی مگرمچھ یہاں چھوڑے ہوں گے۔ اگر حملہ کرنے والے عام مگرمچھ ہوتے تو یہاں کی مخلوق ان میں سے بھی کچھ مگرمچھوں کو ضرور مار لینے میں کامیاب ہو جاتی"۔ عمرو نے سوچا۔

عمروعیار ساری وادی میں گھومتا پھر رہا تھا۔ ملکہ ساکڑی اس وادی میں نجانے کس جگہ رہتی تھی اگر یہاں کوئی مخلوق ہوتی تو وہ اس سے پوچھ لیتا مگر اس وقت وہاں ایک ننھی سی مچھلی بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

" اوہ، اتنی بڑی وادی میں اب میں ملکہ ساکڑی کا غار محل کہاں تلاش کروں۔ یہاں تو ہزاروں لاکھوں غار ہیں۔ ان غاروں میں جھانکتے ہوئے مجھے تو بہت عرصہ لگ جائے گا"۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" عمروعیار"۔ اچانک اسے ایک آواز سنائی دی جسے سن کر وہ بری طرح سے چونک پڑا۔

" عمروعیار، سرخ گیند کو پانی میں چھوڑ دو۔ اس سے کہو کہ یہ تمہیں ملکہ ساکڑی تک پہنچا دے۔ گیند جس طرف جائے اسی جانب ہو لینا"۔ آواز بلاشبہ اندھیرے غار میں رہنے والے بزرگ ساہو بابا کی تھی۔

" اوہ بزرگ بابا آپ۔ اوہ یہ بات بتا کر تو آپ نے میرا مسئلہ ہی حل کر دیا ہے۔ میں خواہ مخواہ اتنی دیر سے پریشان ہو رہا تھا"۔ عمرو نے خوش ہو کر جلدی سے کہا لیکن جواب میں بزرگ بابا کی کوئی آواز سنائی نہ دی۔ عمرو نے ایک دو بار بزرگ بابا کو آوازیں دیں لیکن جب انہوں نے اس کی آواز کا کوئی جواب نہ دیا تو عمرو نے سر جھٹک دیا۔

" لگتا ہے بابا نے میری رہنمائی کے لئے سرخ گیند کے بارے میں مجھے بتایا ہے"۔ عمرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس نے گیند کو پانی میں چھوڑ دیا اور بزرگ بابا کے کہے ہوئے الفاظ دوہرائے تو گیند حرکت کرنے لگی اور پانی میں گھومتی ہوئی ایک طرف بڑھنے لگی۔ یہ دیکھ کر عمروعیار نے سکون کا سانس لیا اور گیند کے پیچھے تیرنا شروع کر دیا۔

سنہری مچھلی آنکھوں ہی آنکھوں میں ملکہ ساکڑی کو
اپنے بارے میں بتانے کی کئی بار کوشش کر چکی تھی۔
لیکن ملکہ ساکڑی تو نجانے کن گہری سوچوں میں کھوئی
ہوئی تھی۔ دوسرے اس کے خواب و گمان میں بھی
یہ بات نہیں تھی کہ سنہری مچھلی اصل میں اس کی
سب سے چہیتی کنیز کمندری ہو سکتی ہے اگر اسے اس
بات کا پتہ چل بھی جاتا تو وہ اس سے جاگاشا جادوگر
کے سلسلے میں کوئی مدد نہیں لے سکتی تھی۔ سرخ مچھلی
موت کی طرح ان کے سروں پر موجود تھی۔

اسی لمحے اچانک پانی میں ہلچل سی ہوئی جسے دیکھ

کر نہ صرف سنہری مچھلی بلکہ سرخ مچھلی بھی چونک
پڑی۔ سرخ مچھلی تیزی سے حرکت میں آئی اور غار کے
دہانے کی جانب جانے ہی لگی تھی کہ اسی لمحے وہاں
ایک دبلا پتلا اور بوڑھا سا انسان تیرتا ہوا اندر آگیا۔
اس سے پہلے کہ سرخ مچھلی اس پر حملہ کرنے کے لئے
جھپٹتی اچانک ایک دیوار کے پاس جاگاشا جادوگر کا
چہرہ نمودار ہوا۔ اس کی آنکھوں سے برق سی نکل کر
سرخ مچھلی سے ٹکرائی۔ سرخ مچھلی کو ایک ہلکا سا جھٹکا
لگا اور وہ واپس ملکہ ساکڑی کے پاس لوٹ آئی۔

غار میں انسان کو داخل ہوتے سنہری مچھلی نے بھی
دیکھ لیا تھا۔ اس کی آنکھوں میں انسان کو اس طرح
پانی میں تیرتے اور غار میں آتے دیکھ کر حیرانی سی
ابھر آئی تھی اور سرخ مچھلی کو اس پر جھپٹتے دیکھ کر
اور اس انسان پر بغیر حملہ کئے واپس آتے دیکھ کر
اس کی حیرانی اور زیادہ گہری ہو گئی تھی۔ البتہ ملکہ
ساکڑی اسی طرح اپنے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی۔ نہ
ہی اسے پانی میں ہونے والی ہلچل کا پتہ چلا تھا اور نہ
ہی اس نے کسی انسان کو وہاں آتے دیکھا تھا۔

غار میں داخل ہونے والا عمروعیار ہی تھا۔ تخت اور تخت پر مینڈک جیسے پیروں والی خوبصورت لڑکی کو دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ وہی اس ریاست کی حاکم ملکہ ساکڑی ہے۔ وہ تیرتا ہوا آگے آیا اور سیدھا ہو کر پیروں کے بل کھڑا ہو گیا۔ دیوار کے قریب چٹان پر جاگاشا جادوگر کا بڑا سا چہرہ دکھائی دے رہا تھا جسے نہ سنہری مچھلی نے دیکھا تھا اور نہ ہی اس کی طرف عمروعیار نے کوئی توجہ دی تھی۔

" خواجہ عمروعیار، سمندر کی عظیم ملکہ، ملکہ ساکڑی کی خدمت میں سلام پیش کرتا ہے"۔ عمروعیار نے ملکہ ساکڑی کے قریب جا کر اسے نہایت مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز سن کر ملکہ ساکڑی نے جیسے بے خیالی میں گردن گھما کر اس کی طرف دیکھا پھر یکلخت بری طرح سے چونک اٹھی۔

" تم آدم زاد، تم، تم یہاں کیسے آگئے۔ کون ہو تم"۔ ملکہ ساکڑی نے اسے دیکھ کر حیرت کی شدت سے آنکھیں چوڑی کرتے ہوئے کہا۔

" میں آپ کا خادم ہوں ملکہ حضور۔ مجھے آپ کی

غلامی کے لئے آقا جاگاشا جادوگر نے یہاں بھیجا ہے"۔
عمرو نے نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس کی بات
سن کر ملکہ ساکڑی نے نفرت سے ہونٹ سکوڑ لئے
جبکہ عمروعیار کی بات سن کر وہاں موجود جاگاشا
جادوگر بری طرح سے تلملا اٹھا تھا۔ اس کا دل چاہ رہا
تھا کہ وہ عمروعیار کو یہیں جلا کر بھسم کر دے۔ جو
اسی کا نام لے کر ملکہ ساکڑی کو بے وقوف بنانے کی
کوشش کر رہا تھا۔

" ہونہہ، ہمیں کسی انسان کی غلامی کی کوئی ضرورت
نہیں ہے۔ جاؤ، جاؤ چلے جاؤ یہاں سے"۔ ملکہ ساکڑی
نے قدرے غصے اور نفرت زدہ لہجے میں کہا۔

" لیکن ملکہ حضور"۔ عمروعیار نے کچھ کہنا چاہا تو ملکہ
ساکڑی نے جلدی سے اس کی بات کاٹ دی۔

" ہم نے کہا ناں ہمیں کسی آدم زاد کی غلامی نہیں
چاہئے ۔ چلے جاؤ یہاں سے۔ ہمیں غصہ آ گیا تو ہم
تمہیں یہیں جلا کر بھسم کر دیں گے"۔ ملکہ ساکڑی
نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ملکہ حضور۔ میں چلا جاتا ہوں لیکن

براہ کرم میرے ساتھ سنہری مچھلی کو بھیج دیں۔ جاگاشا
جادوگر نے کہا تھا کہ اگر ملکہ عالیہ مجھے اپنی غلامی میں
نہ لینا چاہیں تو میں سنہری مچھلی کے ذریعے سرخ چٹانی
علاقے میں چلا جاؤں۔ ان راستوں سے میں واپس اپنی
دنیا میں لوٹ جاؤں گا"۔ عمرو نے کہا۔ اس کی بات
سن کر سنہری مچھلی بری طرح سے چونک اٹھی اور
گھور گھور کر عمروعیار کی جانب دیکھنے لگی۔ اس کی
آنکھیوں میں یکلخت خوف ابھر آیا تھا۔

" ہونہہ، لے جاؤ۔ اسے بھی لے جاؤ۔ ہمیں یہاں
کسی کی ضرورت نہیں ہے"۔ ملکہ ساکڑی نے انتہائی
بیزاری سے کہا۔ ملکہ ساکڑی کی بات سن کر سنہری
مچھلی کی آنکھوں میں موجود خوف کے سائے اور زیادہ
گہرے ہو گئے تھے۔ جبکہ عمروعیار ملکہ ساکڑی کے اس
قدر آسانی سے مان جانے پر بے حد خوش ہوا تھا ورنہ
وہ سوچ رہا تھا کہ اس سے سنہری مچھلی حاصل کرنے
کے لئے اسے نہ جانے کتنا لمبا چکر چلانا پڑتا۔

" بہت بہت شکریہ ملکہ حضور۔ آپ نے مجھے اپنی
غلامی میں نہ لے کر واقعی مجھ پر بہت بڑا احسان کیا

ہے۔ آؤ سنہری مچھلی مجھے سرخ چٹانوں تک پہنچا دو"۔ عمرو نے سنہری مچھلی سے مخاطب ہو کر کہا۔ سنہری مچھلی نے احتجاجی نظروں سے ملکہ ساکڑی کی جانب دیکھا لیکن ملکہ ساکڑی نے نہایت بیزاری سے دوسری جانب منہ پھیر رکھا تھا۔ سنہری مچھلی کی آنکھوں میں غم کی پرچھائیاں پھیل گئیں۔ عمرو عیار نے اسے غار کے دہانے کی طرف جاتے دیکھا تو بازو پھیلا کر اس کے پیچھے تیرنے لگا۔ جیسے ہی سنہری مچھلی غار کے دہانے سے باہر نکلی عمرو عیار بھی اس کے پیچھے غار سے باہر نکل گیا۔ اسی لمحے جاگاشا جادوگر وہاں پوری طرح سے نمودار ہو گیا۔

" سرخ مچھلی ان کے پیچھے جاؤ۔ جیسے ہی آدم زاد اور سنہری مچھلی وادی سے باہر نکلیں انہیں ہلاک کر دینا۔ خبردار جب تک وہ وادی میں سے باہر نہ نکل جائیں اس وقت تک تم ان کے قریب بھی مت پھٹکنا۔ تمہاری مدد کے لئے میں تم جیسی ایک ہزار سرخ مچھلیاں تمہارے پیچھے بھیج رہا ہوں۔ جاؤ، جلدی جاؤ"۔ جاگاشا جادوگر نے سرخ مچھلی کی جانب دیکھتے

ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ جاگاشا جادوگر کا حکم سن کر سرخ مچھلی تیزی سے حرکت میں آئی اور غار سے باہر نکل گئی۔

" جاگاشا جادوگر۔ وہ آدم زاد ......" اسے دیکھ کر ملکہ ساکڑی نے خوف بھرے لہجے میں کہا لیکن جاگاشا جادوگر نے جیسے اس کی بات سنی ہی نہ ہو۔ اس نے جلدی سے آنکھیں بند کر لیں۔ جلدی جلدی کوئی منتر پڑھ کر اس نے زمین پر پاؤں مارا تو زمین ایک دھماکے سے پھٹ گئی۔ اسی لمحے پھٹی ہوئی زمین سے سرخ رنگ کی مچھلیاں نکلنے لگیں اور پھر ایک قطار کی صورت میں زمین سے سرخ مچھلیاں نکل نکل کر غار کے دہانے سے باہر جانے لگیں۔ اتنی سرخ مچھلیوں کو دیکھ کر ملکہ ساکڑی کی آنکھوں میں بے پناہ خوف دوڑ گیا تھا۔ جاگاشا جادوگر مسلسل منتر پڑھتا جا رہا تھا اور پھٹی ہوئی زمین سے سرخ مچھلیاں قطار کی صورت میں نکل کر تیزی سے غار کے دہانے سے باہر جا رہی تھیں۔

"کیا تم واقعی جاگاشا جادوگر کے غلام ہو"۔ سنہری مچھلی نے غار سے باہر آتے ہی عمروعیار سے مخاطب ہو کر خوف بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں سنہری مچھلی، میں جاگاشا جادوگر کا غلام نہیں ہوں اور نہ ہی میں ملکہ ساکڑی کا یہاں غلام بننے کے لئے آیا ہوں۔ میرا نام عمروعیار ہے۔ میں انسانوں کی دنیا سے صرف تمہاری مدد کرنے کے لئے آیا ہوں"۔ عمرو نے کہا۔ وہ سنہری مچھلی سے جھوٹ نہیں کہنا چاہتا تھا کہ وہ اس سے خوفزدہ ہو کر کسی طرف بھاگ ہی نہ جائے۔ اس لئے اس نے سنہری

مچھلی کو مختصر طور پر ساری بات بتا دی کہ وہ یہاں کس مقصد کے لئے آیا ہے اور اس نے ملکہ ساکڑی سے جھوٹ بول کر اسے جاگاشا جادوگر کے غار سے باہر نکالا تھا۔ عمروعیار کی بات سن کر سنہری مچھلی حیران بھی ہوئی اور خوش بھی۔ حیران اس لئے کہ اسے اس بات کا یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ انسانی دنیا سے ایک آدم زاد اس کے لئے آیا ہے اور خوشی اسے یہ بات جان کر ہوئی تھی کہ آدم زاد جاگاشا جادوگر کا غلام نہیں ہے بلکہ اس کی موت بن کر یہاں آیا ہے۔

"مگر میں کیسے یقین کر لوں کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ سچ ہے"۔ سنہری مچھلی نے عمرو کی جانب شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ اس طرح سنہری مچھلی کہ میں اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ تم سنہری مچھلی نہیں بلکہ جل پری سمندری ہو۔ اور تم نے جاگاشا جادوگر اور اس کے جادوئی کالے مگرمچھوں سے اپنی جان بچانے کے لئے سنہری مچھلی کا روپ دھار رکھا ہے۔ اصلی سنہری مچھلی تو شاید کالے مگرمچھوں کی خوراک بن چکی ہے"۔ عمرو

نے مسکراتے ہوئے کہا اور سنہری مچھلی یکلخت رک گئی۔

" اوہ، تم میری اصلیت بھی جانتے ہو۔ اوہ یہ تو بہت برا ہوا۔ تت تم، تم ...." سنہری مچھلی نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

" کچھ برا نہیں ہوا اچھی جل پری۔ تم گھبراؤ نہیں۔ میں یہاں واقعی جاگاشا جادوگر کی ہلاکت کے لئے ہی آیا ہوں۔ اس جادوگر کو میں تمہاری مدد کے بغیر نہیں مار سکتا۔ تم اگر میرا ساتھ دو تو ہم دونوں مل کر اس بدبخت جادوگر کو آسانی کے ساتھ ختم کر سکتے ہیں"۔ عمروعیار نے جلدی سے کہا۔

" کیسے، میں بھلا اس سلسلے میں تمہاری کیا مدد کر سکتی ہوں"۔ سنہری مچھلی نے پوچھا۔

" تم مجھے، سرخ چٹان کے نیچے موجود نیلے بوڑھے ناگ کے پاس لے چلو۔ وہ اس خوفناک جادوگر کی موت کا راز جانتا ہے۔ اگر اس نے ہمیں جاگاشا جادوگر کی موت کا راز بتا دیا تو ہم اسے آسانی سے مار ڈالیں گے"۔ عمرو نے کہا۔

" اوہ ہاں، یہ میں کر سکتی ہوں۔ سرخ چٹان والے علاقے تک جانے کا راستہ اس ریاست کی ساری مخلوق میں سے صرف مجھے ہی معلوم ہے۔ ٹھیک ہے عمروعیار میں تمہیں سرخ چٹان والے علاقے تک ضرور لے چلوں گی۔ لیکن کیا واقعی وہاں سے جاگاشا جادوگر کی موت کے بارے میں بوڑھا نیلا سمندری ناگ ہمیں بتا دے گا اور جاگاشا جادوگر جیسا خوفناک اور طاقتور جادوگر ہمارے ہاتھوں ہلاک ہو سکتا ہے"۔ سنہری مچھلی نے اپنی گول گول آنکھیں عمرو پر جماتے ہوئے پوچھا۔

" ہاں یہ ممکن ہے۔ جاگاشا جادوگر شیطان کا نمائندہ ہے اور شیطان کے نمائندوں کو فنا ہونا ہی پڑتا ہے۔ اگر ہم کوشش کریں اور ہمیں کسی طرح اس جادوگر کو ہلاک کرنے کا طریقہ معلوم ہو جائے تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس خطرناک جادوگر کو نہایت آسانی سے ہلاک کر سکتے ہیں"۔ عمرو نے جواب دیا تو سنہری مچھلی کی آنکھوں میں امید کی کرنیں جگمگانے لگیں جیسے عمروعیار کی بات سن کر اسے بے پناہ

ڈھارس ملی ہو۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ اس سے پہلے کہ جاگاشا جادوگر یہاں آ جائے وہ تمہیں اور مجھے ہلاک کر دے میں تمہیں بوڑھے نیلے سمندری ناگ تک لے چلتی ہوں"۔ سنہری مچھلی نے کہا اور تیزی سے ایک طرف تیرنے لگی۔ اسے مطمئن ہوتا دیکھ کر عمرو نے بھی اطمینان کا سانس لیا اور اس کے پیچھے ہنایت تیزی سے تیرنے لگا۔ تیرتے تیرتے سنہری مچھلی نے پلٹ کر غیرارادی طور پر عمروعیار کی جانب دیکھا کہ وہ اس کے پیچھے آ رہا ہے یا ہنیں تو اس کی نظریں کافی فاصلے پر اپنے پیچھے آنے والی سرخ مچھلیوں پر جم گئیں۔

"سرخ مچھلیاں۔ اوہ جاگاشا جادوگر نے ہمارے پیچھے سرخ مچھلیاں بھیج دی ہیں"۔ سنہری مچھلی نے خوف سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر عمروعیار نے بھی پلٹ کر دیکھا تو خوف اور پریشانی سے اس کی آنکھیں بھی پھیل گئیں۔ واقعی اس کے عقب میں سینکڑوں سرخ مچھلیاں آ رہی تھیں۔

"جادوئی سرخ مچھلیاں"۔ عمروعیار کے منہ سے نکلا۔
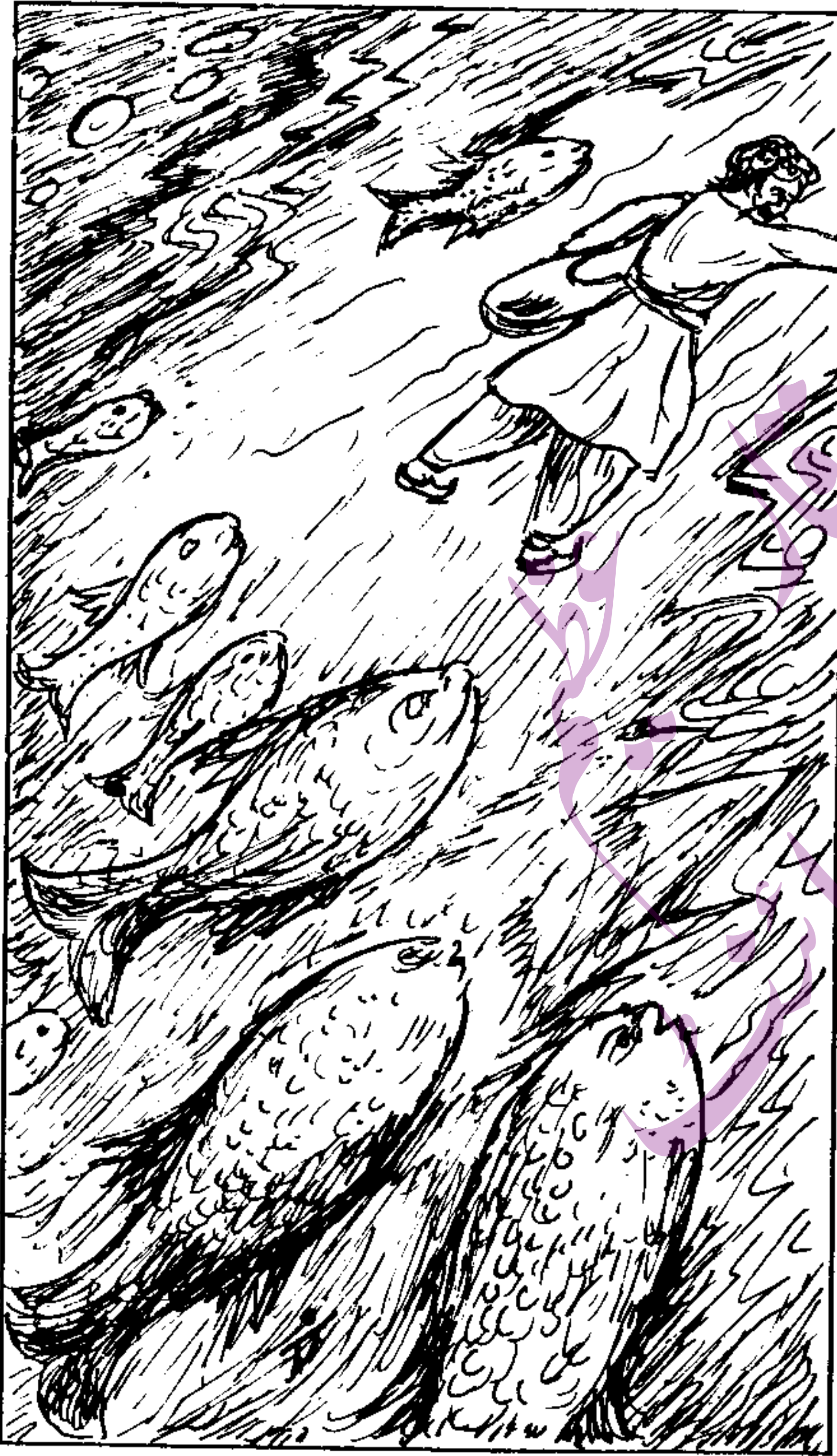
سرخ مچھلیاں ان کے رکتے ہی خود بھی رک گئی تھیں۔

" ہاں عمرو عیار۔ یہ سب جاگاشا جادوگر کی جادوئی مچھلیاں ہیں۔ ان مچھلیوں کا وجود آگ کا بنا ہوا ہے۔ اگر یہ ہمیں معمولی سا بھی چھو کر گزر گئیں تو ہم ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں جل کر راکھ بن جائیں گے"۔ سنہری مچھلی نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اوہ، مگر یہ رک کیوں گئی ہیں۔ اگر جاگاشا جادوگر نے انہیں ہماری ہلاکت کے لئے بھیجا ہے تو یہ ہم پر حملہ کیوں نہیں کر رہیں"۔ عمرو نے کہا۔

" میں نہیں جانتی۔ بہرحال ہمیں ان سے بچ کر یہاں سے بھاگ نکلنا ہوگا ورنہ"۔ سنہری مچھلی نے خوفزدہ لہجے میں کہا اور پھر پلٹ کر نہایت تیزی سے بھاگنے لگی۔ عمرو نے جیب سے سرخ گیند نکالی اور مچھلیوں کی جانب پھینکنے ہی لگا تھا کہ کچھ سوچ کر رک گیا۔ گیند دس بیس مچھلیوں کے گرد تو سرخ دھواں پھیلا کر انہیں ہلاک کرکے غائب کر سکتی تھی لیکن وہاں تو سینکڑوں مچھلیاں تھیں۔ عمرو چند لمحے سوچتا رہا پھر وہ سرخ مچھلیوں کی جانب بڑھنے لگا۔

" ارے عمرو عیار، کیوں موت کی طرف جا رہے ہو۔ سرخ مچھلیوں کے قریب مت جاؤ۔ رک جاؤ میں کہتی ہوں رک جاؤ"۔ سنہری مچھلی نے پلٹ کر جب عمرو عیار کو سرخ مچھلیوں سے بھاگنے کی بجائے الٹا ان کی طرف بڑھتے دیکھا تو بوکھلا گئی اور رک کر عمرو عیار کو زور زور سے آوازیں دینے لگی۔ لیکن عمرو عیار جیسے اس کی آواز سن ہی نہیں رہا تھا۔ وہ تیزی سے سرخ مچھلیوں کی جانب بڑھا جا رہا تھا جو اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ رہی تھیں۔ انہیں پیچھے ہٹتے دیکھ کر عمرو عیار کے ساتھ ساتھ سنہری مچھلی کی حیرت کا بھی کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔

" جاگاشا جادوگر۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ اس قدر سرخ مچھلیاں۔ انہیں تم کن کی سرکوبی کے لئے بھیج رہے ہو"۔ جاگاشا جادوگر کو زمین سے سرخ مچھلیاں نکال کر انہیں غار سے باہر بھیجتے دیکھ کر ملکہ ساکڑی نے چیختے ہوئے جاگاشا جادوگر کو مخاطب کرکے کہا۔

لیکن جاگاشا جادوگر نے اس وقت تک منتر پڑھنا نہ ترک کیا اور نہ ہی آنکھیں کھولیں۔ جب تک کہ زمین سے سرخ مچھلیاں نکلنا بند نہ ہو گئیں تو اس نے یکلخت مسکراتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ تمام سرخ مچھلیاں قطار میں غار سے باہر نکل گئی تھیں۔

" ہاں ملکہ ساکڑی۔ اب پوچھو تم مجھ سے کیا پوچھ رہی تھیں"۔ جاگاشا جادوگر نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

" میں پوچھ رہی تھی۔ تم نے زمین سے اس قدر جادوئی سرخ مچھلیاں نکالی ہیں۔ کیا وہ کسی اور ریاست کی مخلوق کا خاتمہ کرنے جا رہی ہیں"۔ ملکہ ساکڑی نے گھبراہٹ زدہ لہجے میں پوچھا۔

" نہیں، جادوئی سرخ مچھلیوں کو میں نے عمروعیار اور سنہری مچھلی کی ہلاکت کے لئے بھیجا ہے"۔ جاگاشا جادوگر نے کہا۔

" عمروعیار، سنہری مچھلی۔ کیا مطلب سنہری مچھلی نے کیا کیا ہے اور عمروعیار، وہ تو تمہارا غلام تھا"۔ ملکہ ساکڑی نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

" سنہری مچھلی ایک خطرناک جادوگرنی تھی جو سنہری مچھلی کا روپ بدل کر میری اور تمہاری ہلاکت کے لئے یہاں آئی تھی اور عمروعیار میرا غلام نہیں ہے وہ سنہری مچھلی کا ساتھی تھا اور دونوں نے مل کر ہمارے خلاف سازش کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ اس

لئے میں نے ان دونوں کو یہاں سے خاموشی سے جانے دیا ہے لیکن ان کے پیچھے میں نے جادوئی سرخ مچھلیوں کو بھیج دیا ہے جو انہیں وادی سے نکلتے ہی ہلاک کر دیں گی"۔ جاگاشا جادوگر نے کہا۔ اس نے منتر پڑھ کر زمین پر ہاتھ مارا تو ملکہ ساکڑی کے تخت کے ساتھ اسی جیسا پتھروں کا بنا ہوا ایک اور تخت وہاں آ گیا۔ جاگاشا جادوگر بہ نہایت شان سے اس تخت پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے منتر پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے تو ان کے سامنے سیاہ رنگ کا ایک پردہ سا تن گیا۔

جاگاشا جادوگر نے اس پردے پر کچھ پڑھ کر پھونکا تو پردہ یکلخت آئینہ سامری کی مانند روشن ہو گیا۔ اس پر سمندر کا منظر نظر آنے لگا جہاں آدم زاد عمروعیار اور سنہری مچھلی تیرتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

پھر اچانک سنہری مچھلی نے پلٹ کر اپنے پیچھے آتی ہوئی سرخ مچھلیوں کو دیکھ لیا اور رک گئی۔ عمرو نے بھی رک کر پلٹ کر دیکھا تو اس کے چہرے پر خوف نظر آنے لگا۔

" ہونہہ، ابھی یہ وادی میں موجود ہیں۔ وادی سے باہر نکلو پھر تمہیں میری جادوئی سرخ مچھلیاں موت کے گھاٹ اتار دیں گی"۔ جاگاشا جادوگر نے انہیں اس طرح رکتے دیکھ کر نفرت بھرے لہجے میں کہا۔ سنہری مچھلی اور آدم زاد عمروعیار ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے پھر سنہری مچھلی نے خوفزدہ ہو کر ایک طرف بھاگنا شروع کر دیا۔ سنہری مچھلی کو اس طرح خوفزدہ انداز میں بھاگتے دیکھ کر جاگاشا جادوگر کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی وہ سمجھا کہ آدم زاد عمروعیار بھی اب اسی طرح پلٹ کر بھاگ اٹھے گا اور پھر یہ جیسے ہی وادی کے دائرے سے باہر نکلیں گے سرخ مچھلیاں ان کی بوٹیاں اڑا دیں گی۔ مگر دوسرے ہی لمحے جاگاشا جادوگر کے ساتھ ملکہ ساکڑی بھی یہ دیکھ کر بری طرح سے چونک پڑی کہ عمروعیار نے پلٹ کر بھاگنے کی بجائے الٹا ان سرخ مچھلیوں کی جانب بڑھنا شروع کر دیا تھا جو ان کو رکتے دیکھ کر خود بھی رک گئی تھیں۔

" یہ، یہ کیا۔ یہ آدم زاد عمروعیار سرخ مچھلیوں کی

جانب کیوں جا رہا ہے"۔ جاگاشا جادوگر نے بڑے گھبراہٹ زدہ لہجے میں کہا۔

"سرخ مچھلیاں رک کیوں گئی ہیں۔ اوہ، یہ عمروعیار کو اپنی جانب بڑھتے دیکھ کر پیچھے کیوں ہٹ رہی ہیں۔ جاگاشا جادوگر ان سے کہو کہ یہ عمروعیار پر ہیں حملہ کر دیں"۔ ملکہ ساکڑی نے کہا۔

"نہیں، عمروعیار ابھی جل ینڈک وادی کے دائرے میں ہے۔ جب تک یہ وادی میں ہے میں یا میرا کوئی جادو اس پر حملہ نہیں کر سکتا۔ اگر میں نے ایسا کیا تو میرا جادو مجھ پر الٹ پڑے گا۔ جس سے مجھے شدید نقصان بھی پہنچ سکتا ہے"۔ جاگاشا جادوگر نے غصے سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ عمروعیار تیزی سے تیرتا ہوا سرخ مچھلیوں کے قریب آ گیا تھا۔ اس نے سرخ مچھلیوں سے چند باتیں کیں پھر اس نے بجلی کی سی تیزی سے جھپٹ کر ایک سرخ مچھلی کو پکڑ لیا۔ اسے اس طرح جادوئی سرخ مچھلی پکڑتے دیکھ کر جاگاشا جادوگر محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اپنی جگہ سے اچھل پڑا تھا۔

جاگاشا جادوگر کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیل گئی تھیں اور خوف سے چہرہ بری طرح سے بگڑ کر رہ گیا تھا۔ جیسے وہ ابھی تڑ سے گرے گا اور بے ہوش ہو جائے گا۔

عمروعیار بعض اوقات بالکل ہی بچگانہ حرکتیں کرنا شروع کر دیتا تھا۔ نہ سوچتا تھا نہ سمجھتا تھا اور ایسے ایسے عجیب کام کر گزرتا تھا جسے دیکھ کر لوگ اسے احمق اور پاگل تصور کرنا شروع کر دیتے تھے۔ اس وقت بھی عمرو نے ایسی ہی بچگانہ حرکت کی تھی۔ سوچے سمجھے بغیر جادوئی سرخ مچھلیوں کی جانب بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر جادوئی سرخ مچھلیوں نے آہستہ آہستہ پیچھے ہٹنا شروع کر دیا تھا۔

"رک جاؤ۔ واپس کیوں جا رہی ہو۔ میری بات

سنو"۔ عمروعیار نے چیختے ہوئے کہا تو سرخ مچھلیاں رک گئیں اور گول گول اور خون آلود نگاہوں سے اس کی جانب دیکھنے لگیں۔

"کیا تم میری بات سن اور سمجھ رہی ہو"۔ عمرو نے ان کے قریب جاتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں، ہم جادوئی سرخ مچھلیاں ہیں۔ ہم تمہاری بات سن بھی رہی ہیں، سمجھ بھی رہی ہیں اور بول بھی سکتی ہیں"۔ ایک سرخ مچھلی نے چیختے ہوئے عمرو کی بات کا جواب دے کر کہا۔

"بہت خوب، یہ بتاؤ جاگاشا جادوگر کہاں ہے"۔ عمرو نے پوچھا۔

"آقا، غار محل میں موجود ہیں۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ جادوئی سرخ مچھلی نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"کیا تمہیں جاگاشا جادوگر نے میری اور سنہری مچھلی کی ہلاکت کے لئے بھیجا ہے"۔ عمرو نے پھر پوچھا۔

"ہاں"۔ جادوئی سرخ مچھلی نے جواب دیا۔

"تب پھر تم ہم پر حملہ کیوں نہیں کر رہیں۔ تمہاری تعداد سینکڑوں میں ہے تم چاہو تو ہم پر حملہ

کرکے ہمیں ہلاک کر سکتی ہو لیکن تم مجھ سے ڈر کر پیچھے کیوں ہٹنا شروع ہو گئی تھیں"۔ عمرو نے حیرانی سے کہا۔

" ہم تم سے ڈر نہیں رہی تھیں۔ آقا نے ہمیں وادی کے دائرے میں تم پر حملہ کرنے سے منع کیا ہے۔ تم جیسے ہی سنہری مچھلی کو لے کر وادی سے باہر نکلو گے ہم موت بن کر تم پر ٹوٹ پڑیں گی"۔ جادوئی سرخ مچھلی نے جواب دیا۔

" اوہ، تو یہ بات ہے۔ اس کا مطلب ہے جاگاشا جادوگر وادی کے دائرے میں مجھے اور سنہری مچھلی کو جان بوجھ کر کوئی نقصان نہیں پہنچا رہا"۔ عمرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" آقا کا خیال ہے اگر ان کے کسی جادو نے وادی کے دائرے میں تم پر حملہ کیا اور ان کا حملہ ناکام ہو گیا تو وہ جادو الٹا آقا کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اس لئے آقا تمہیں اور سنہری مچھلی کو وادی میں کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتا"۔ عمرو کی بات کا جادوئی مچھلی نے خود ہی جواب دیا تو عمروعیار کے لبوں پر

بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

" بہت خوب۔ اچھا یہ بتاؤ اگر میں تمہیں نقصان پہنچانا چاہوں اور تم سے اپنا پیچھا چھڑوانا چاہوں تو مجھے اس کے لئے کیا کرنا ہوگا"۔ عمرو نے جلدی سے پوچھا۔

" تم ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے عمروعیار۔ ہمیں فنا کرنے کے لئے تمہیں ہم میں سے کسی ایک جادوئی مچھلی کو پکڑنا ہوگا۔ ہم میں سے کسی ایک سرخ مچھلی کو پکڑ کر اگر تم اس کی آنکھیں پھوڑ دو تو وہ اسی لمحے ہلاک ہو جائے گی۔ اس کے ہلاک ہوتے ہی یہاں موجود سب کی سب سرخ جادوئی مچھلیاں ایک لمحے میں خود ہی ہلاک ہو جائیں گی"۔ جادوئی سرخ مچھلی نے کہا تو عمروعیار کے لبوں پر مسرت انگیز مسکراہٹ آ گئی۔ جادوئی سرخ مچھلیاں اس کی توقع سے زیادہ بے وقوف ثابت ہو رہی تھیں جو عمرو جیسے عیار انسان کو خود ہی اپنی تباہی کا راز بتا رہی تھیں۔

" اوہ یہ تو واقعی مشکل بلکہ ناممکن سا کام ہے"۔ عمروعیار نے مایوسی سے کہا مگر پھر وہ اچانک بجلی کی سی تیزی سے جھپٹا اور اس نے نہایت تیزرفتاری کا

مظاہرہ کرتے ہوئے اسی جادوئی سرخ مچھلی کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ لیا جو اس کے سوالوں کا جواب دے رہی تھی۔ جادوئی سرخ مچھلی اس کے ہاتھوں میں بری طرح سے چیخ رہی تھی اور وہ عام مچھلی ہوتی تو چکنی ہونے کی وجہ سے عمروعیار کے ہاتھوں سے یقیناً پھسل کر نکل چکی ہوتی لیکن وہ چونکہ جادوئی مچھلی تھی اس لئے کسی بھی طرح وہ عمرو کی گرفت سے نہ نکل پا رہی تھی۔ عمرو نے اس کی آنکھوں میں انگلیاں مار کر اس کی دونوں آنکھیں پھوڑ دیں۔ جادوئی سرخ مچھلی کچھ دیر اس کے ہاتھوں میں تڑپتی رہی پھر یکلخت ساکت ہو گئی۔ اس کے ہلاک ہونے کی دیر تھی کہ وہاں موجود دوسری جادوئی سرخ مچھلیوں نے بھی بری طرح سے تڑپنا شروع کر دیا۔ ان کو تڑپتے دیکھ کر عمرو تیزی سے مڑا اور سنہری مچھلی کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ جو حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے اور تڑپتی ہوئی سرخ مچھلیوں کو دیکھ رہی تھی۔

" اب بھاگ چلو یہاں سے جلدی"۔ عمرو نے اس کے قریب جا کر چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے سامنے کی

جانب تیرتا چلا گیا۔ اس کی بات سن کر سنہری مچھلی بھی تیزی سے پلٹی اور اس کے پیچھے تیرنے لگی۔

"عمرو عیار، تم نے ایک سرخ مچھلی کو مارا تھا۔ اس کے مرتے ہی دوسری جادوئی سرخ مچھلیاں بھی بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گئی تھیں۔ تم نے جس طرح سرخ مچھلی کو پکڑ کر مارا تھا کیا دوسری تمام سرخ مچھلیوں کی جان اسی ایک مچھلی میں تھی"۔ سنہری مچھلی نے عمرو کے قریب آتے ہوئے پوچھا۔ اس کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"ایسا ہی سمجھو"۔ عمرو نے مختصر سا جواب دیا اور تیزی سے آگے بڑھتا رہا۔ ابھی وہ سرحدی سیاہ پٹی کے قریب پہنچے ہی تھے کہ انہیں سامنے سے سیاہ مگرمچھوں کا بہت بڑا غول اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔ انہیں دیکھ کر عمرو عیار اور سنہری مچھلی جلدی سے رک گئے۔

"کالے مگرمچھ ۔ اوہ، یہ تو وہی کالے مگرمچھ ہیں جنہوں نے جل مینڈک مچھلیوں کو ہلاک کیا تھا"۔ سنہری مچھلی نے خوف سے چیختے ہوئے کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ یہ اب یہاں اپنی موت مرنے کے

لئے آ رہے ہیں"۔ عمرو عیار نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس نے جیب سے تسبیح کا ایک منکا نکالا اور اس پر بزرگ بابا کا بتایا ہوا اسم اعظم پڑھ کر پھونک دیا اور پھر اس منکے کو ان مگرمچھوں کی جانب اچھال دیا۔ سفید منکا بجلی کی سی تیزی سے ان مگرمچھوں کی طرف بڑھنے لگا۔ آگے بڑھتے ہوئے وہ تیزی سے پھولتا جا رہا تھا۔ غبارے کی طرح پھولتا ہوا منکا مگرمچھوں کے قریب جا کر ایک خوفناک دھماکے سے پھٹ گیا۔ جیسے ہی منکا پھٹا اس کے ساتھ ہی کئی مگرمچھوں کے ٹکڑے پانی میں بکھرتے چلے گئے۔ عمرو نے ایک اور منکا نکال کر اس پر بھی اسم اعظم پڑھ کر دوسرے مگرمچھوں کی طرف پھینک دیا۔ منکا غبارے کی طرح پھول کر ان مگرمچھوں کے قریب جا کر پھٹ گیا۔ جس سے کئی مگرمچھوں کے ٹکڑے بکھر گئے۔ مگرمچھوں کی تعداد بھی سرخ جادوئی مچھلیوں کی طرح سینکڑوں میں تھی جو سامنے سے خوفناک آوازوں میں چنگھاڑتے ہوئے ان کی جانب بڑھے چلے آ رہے تھے۔ عمرو جیب سے تسبیح کے منکے نکال نکال کر ان پر پھینک رہا تھا

اور مگرمچھوں کے ٹکڑے پانی میں بکھرتے چلے گئے ۔
" عمروعیار ہوشیار، پیچھے سے سرخ مگرمچھ آ رہے ہیں۔
جادوئی موتی ان کی طرف بھی پھینکو"۔ اچانک سنہری
مچھلی نے چیخ کر عمروعیار سے مخاطب ہو کر کہا۔ عمرو
نے پلٹ کر دیکھا۔ وادی کی طرف سے بھی واقعی کئی
خوفناک اور بڑے بڑے سرخ مگرمچھ منہ پھاڑے ان
کی جانب بڑھے چلے آ رہے تھے۔ عمرو نے تسبیح کے
منکوں پر اسم اعظم پڑھ کر ان پر منکے پھینکے اور انہیں
بھی مارنا شروع ہو گیا۔ دونوں جانب سے کالے اور
سرخ مگرمچھوں کی تعداد بڑھتی جا رہی تھی۔ عمروعیار
کے پاس منکے بھی ختم ہو رہے تھے۔

" میرے پاس منکے ختم ہو رہے ہیں سنہری مچھلی۔
میں کالے مگرمچھوں کی طرف منکے پھینکتے ہوئے راستہ
بناتا ہوں وہاں سے نکل بھاگو۔ اب واقعی ہمارے
پاس بھاگنے کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے"۔ عمرو نے
چیختے ہوئے کہا۔ پھر اس نے کالے مگرمچھوں کی طرف
ایک منکا اچھالا جو پہلے پھول کر بڑا سا غبارہ بنا پھر
دھماکہ ہوا اور مگرمچھوں کے پرخچے اڑ گئے ۔ عمرو تیزی

سے اس طرف لپک پڑا۔ لیکن اس کی توجہ پیچھے سے
آنے والے سرخ مگرمچھوں سے ایک لمحے کے لئے ہٹ
گئی تھی۔ یہی لمحہ اس کے لئے خطرناک ثابت ہوا
تھا۔ ایک سرخ مگرمچھ منہ کھولے ہوئے بجلی کی سی
تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے ہی لمحے اس نے
عمروعیار کو سالم نگل کر جلدی سے اپنا منہ بند کر لیا۔

عمروعیار کو اس طرح سرخ مگرمچھ کے منہ میں
جاتے دیکھ کر سنہری مچھلی کے منہ سے بے اختیار
خوف بھری چیخ نکل گئی۔ ایک کالا مگرمچھ اس پر جھپٹا
ہی تھا کہ اس نے اچانک غوطہ مارا اور بجلی کی سی
تیزی سے کالے مگرمچھوں کے بیچ سے ہو کر نکلتی چلی
گئی۔ کالے مگرمچھ مسلسل اس پر جھپٹ رہے تھے۔ جیسے
وہ ہر حال میں اسے ختم کر کے دم لیں گے۔

" وہ مارا، جادوئی سرخ مگرمچھ نے عمروعیار کو سالم نگل لیا ہے۔ عمروعیار ہلاک ہو گیا ہے۔ ملکہ ساکڑی عمروعیار ہلاک ہو گیا"۔ جاگاشا جادوگر نے خوفناک سرخ مگرمچھ کو جب عمروعیار کو سالم نگلتے دیکھا تو خوشی سے اچھل پڑا اور چیخ چیخ کر عمروعیار کی ہلاکت کا اعلان کرنے لگا۔

" عمروعیار تو ہلاک ہو گیا ہے مگر سنہری مچھلی، وہ تو کالے مگرمچھوں کے بیچ سے گزرتی چلی جا رہی ہے"۔ ملکہ ساکڑی نے کہا تو جاگاشا جادوگر چونک کر پردے کی جانب دیکھنے لگا۔ جہاں واقعی سنہری مچھلی بجلی کی سی

تیزی سے کالے مگرمچھوں کے قریب سے گزرتی چلی جا رہی تھی۔ کالے مگرمچھ منہ کھول کر اس پر پوری شدت کے ساتھ حملے کر رہے تھے لیکن سنہری مچھلی کسی بھی طرح ان کے منہ میں نہیں آ رہی تھی۔

" اوہ، عمروعیار کی طرح سنہری مچھلی کا بھی ہلاک ہونا بہت ضروری ہے۔ یہ کالے مگرمچھوں کے قابو میں نہیں آئے گی۔ اس کے لئے مجھے کوئی اور ہی بندوبست کرنا ہوگا"۔ جاگاشا جادوگر نے کہا۔ پھر اس نے جلدی جلدی کچھ پڑھ کر پردے پر پھونکا تو سمندر میں سنہری مچھلی پر جھپٹتے ہوئے کالے مگرمچھ یکلخت وہاں سے غائب ہو گئے۔ انہیں غائب ہوتے دیکھ کر سنہری مچھلی اور زیادہ تیزی کے ساتھ ایک طرف بڑھنے لگی۔ جاگاشا جادوگر نے پھر کوئی منتر پڑھ کر پھونکا تو اچانک سنہری مچھلی کے گرد سیاہ دھواں چھا گیا۔ دھواں اتنی تیزی سے پھیلا تھا کہ چند لمحوں کے لئے روشن پردہ تاریک ہو گیا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ وہاں سے دھواں چھٹنے لگا۔ پردے پر پھر پانی دکھائی دینے لگا لیکن اب وہاں نہ کوئی کالا مگرمچھ نظر آ رہا تھا اور نہ سنہری

مچھلی۔

" ہا۔ ہا۔ ہا۔ دیکھا ملکہ ساکڑی، سیاہ دھویں نے سنہری مچھلی کو نگل لیا ہے۔ میں نے اپنی جادوئی طاقتوں سے اپنے دونوں دشمنوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اب مجھے دنیا کی کوئی طاقت نہیں ہرا سکتی۔ کیونکہ عمروعیار کے ختم ہونے سے مجھے ان ہزاروں لاکھوں جادوگروں کی طاقتیں ملنے والی ہیں جنہیں عمروعیار نے کسی بھی طرح ہلاک کیا تھا۔ میں دنیا کا سب سے بڑا اور مہان جادوگر بننے والا ہوں۔ اب میں نہ صرف اس سارے سمندر کا بادشاہ بن جاؤں گا بلکہ تمہارے ساتھ مل کر میں پوری دنیا کے انسانوں کو بھی اپنا غلام بنا لوں گا۔ ساری کی ساری دنیا پر میری اور صرف تمہاری حکومت ہوگی۔ ہم دونوں مل کر اس ساری دنیا پر راج کریں گے۔ ساری دنیا ہمارے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائے گی۔ ہم شیطان کے سب سے بڑے نمائندے اور پجاری بن جائیں گے۔ نہ ہی ہمارے سامنے کوئی سر اٹھا سکے گا اور نہ کوئی کبھی ہمیں نقصان پہنچا سکے گا"۔ جاگاشا جادوگر نے

فاخرانہ انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

" میں تمہارے ساتھ ساری دنیا پر حکمرانی کروں گی۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو جاگاشا جادوگر۔ کیا واقعی تم اس ساری دنیا کے بادشاہ اور میں ملکہ بننے والی ہوں"۔ ملکہ ساکڑی نے جاگاشا جادوگر کی جانب حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔ جیسے اسے جاگاشا جادوگر کی باتوں پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

" ہاں ملکہ ساکڑی، میں تمہیں ساری دنیا کی ملکہ بنانے والا ہوں۔ اسی لئے تو میں نے تم سے شادی کی تھی۔ سمندر اور سمندر سے باہر مخلوق پر میں تمہارے بغیر کسی صورت میں حکمرانی نہیں کر سکتا تھا"۔ جاگاشا جادوگر نے کہا تو ملکہ ساکڑی کی آنکھوں میں بے پناہ حیرت انگیز چمک آ گئی۔

" اوہ، تو یہ بات ہے۔ میں تو خواہ مخواہ تمہارے بارے میں وہم و گمان میں مبتلا ہو رہی تھی۔ میں تمہیں اپنا اور اپنی رعایا کا سب سے بڑا دشمن سمجھتی تھی۔ مگر تم، اوہ۔ اوہ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ میں ساری کی دنیا کی مخلوق کی ملکہ بننے والی

ہوں"۔ ملکہ ساکڑی نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔

" بس کچھ دیر اور انتظار کر لو ملکہ ساکڑی۔ عمروعیار کی ہلاکت کی خبر سمندر دیوتا کو مل ہی چکی ہوگی۔ وعدے کے مطابق وہ مجھے ان تمام جادوگروں کی طاقتیں دے دیں گے جنہیں عمروعیار نے ہلاک کیا تھا۔ پھر میں تمہیں انسانی دنیا میں لے جاؤں گا۔ وہاں میں تمہیں ایک شیطانی عمل سے گزاروں گا اس شیطانی عمل سے گزرنے کے بعد تم بھی میری طرح بلکہ میرے برابر کی بڑی اور انتہائی طاقتور جادوگرنی بن جاؤ گی۔ پھر ہم دونوں مل کر زمینی اور سمندری دنیا پر پوری طرح سے قبضہ کر لیں گے۔ اپنی جادوئی طاقتوں سے ہم ایک آسمان محل بنا لیں گے جو ہر وقت آسمان پر تیرتا رہے گا۔ ہمیں دنیا میں کسی بھی کونے میں پہنچنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی"۔ جاگاشا جادوگر کہتا چلا گیا اور اس کی باتیں سن کر ملکہ ساکڑی کا افسوس زدہ چہرہ خوشی اور مسرت سے تازہ گلاب کی طرح سے کھلتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ بشاشت دوڑ گئی تھی اور آنکھیں یوں چمکنے لگی تھیں

جیسے زمانے بھر کی خوشی اس کی آنکھوں میں آ گئی ہو۔

اسی لمحے جاگاشا جادوگر اور ملکہ ساکڑی کی نظریں ایک ساتھ سیاہ روشن پردے پر پڑیں۔ دوسرے ہی لمحے وہ دونوں اس بری طرح سے اچھل پڑے جیسے روشن پردے پر انہوں نے اپنی موت کا چہرہ دیکھ لیا ہو۔ حیرت اور خوف کی شدت سے ان دونوں کے چہرے بری طرح سے بگڑ گئے تھے ۔

خوفناک سرخ مگرمچھ نے جیسے ہی عمروعیار کو سالم نگلا عمروعیار کو یوں محسوس ہوا جیسے واقعی اس کی زندگی کا آخری لمحہ آ گیا ہو۔ اس کے دل و دماغ پر یکلخت اندھیرے نے یلغار کر دی۔ سرخ مگرمچھ کے معدے میں جاتے ہوئے اسے اپنے جسم کی ایک ایک ہڈی چٹختی ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔ ساتھ ہی اسے یوں لگ رہا تھا جیسے اس کے ہاتھ میں موجود کوئی چیز تیزی سے پھولتی جا رہی ہو۔ پھر اچانک ایک زوردار دھماکا ہوا اور عمروعیار کو یوں لگا جیسے اس کے جسم کے ہزاروں ٹکڑے ہو گئے ہوں۔

اس کی آنکھوں اور دل و دماغ میں چھانے والا اندھیرا یکدم چھٹتا چلا گیا۔ اس نے دیکھا وہ پانی میں قلابازیاں کھا رہا تھا۔ اس کے گرد ایک سرخ مگرمچھ کے ٹکڑے تیر رہے تھے۔ خود کو پانی میں زندہ سلامت دیکھ کر ایک لمحے کے لئے عمروعیار کا تو ذہن ہی ماؤف ہو کر رہ گیا تھا۔ جس طرح سرخ مگرمچھ نے اسے سالم نگلا تھا اس سے اسے اپنی زندگی کے بچنے کا امکان ہی نظر نہ آ رہا تھا۔ لیکن وہ مگرمچھ کے پیٹ کے بجائے پانی میں موجود تھا اور اس کے قریب اسی مگرمچھ کے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے جس نے اسے نگلا تھا۔ اس کے علاوہ اسے اپنے اردگرد کوئی دوسرا مگرمچھ دکھائی نہ دے رہا تھا۔ البتہ دور کچھ فاصلے پر اسے سیاہ مگرمچھوں کا غول ضرور دکھائی دے رہا تھا۔ وہ سنہری مچھلی پر خوفناک انداز میں جھپٹ رہے تھے اور سنہری مچھلی ان سے جان بچانے کے لئے بجلی کی سی تیزی سے ان کے درمیان میں سے نکلی جا رہی تھی۔

عمرعیار چند لمحے سوچتا رہا پھر جیسے اس کے ذہن کی گرہیں خود بخود کھلنے لگیں۔ اسے یاد آ گیا کہ سرخ مگرمچھ

نے اسے اس وقت نگلا تھا جب وہ بزرگ بابا کی دی ہوئی تسبیح کے ایک منکے پر اسم اعظم پڑھ کر اسے سیاہ مگرمچھوں پر پھینکنے لگا تھا۔ سرخ مگرمچھ کے اسے اچانک نگل لینے کی وجہ سے منکا اس کے ہاتھ میں ہی رہ گیا تھا۔ اس پر چونکہ اسم اعظم پڑھا جا چکا تھا اس لئے جیسے ہی سرخ مگرمچھ نے اسے نگلا۔ منکے نے خودبخود پھولنا شروع کر دیا اور پھر دھماکے سے پھٹ گیا۔ اس کے پھٹنے سے یقیناً سرخ مگرمچھ کے ٹکڑے ہو گئے ہوں گے اور عمروعیار جس طرح سالم اس کے پیٹ میں گیا تھا اسی طرح سالم ہی اس کے پیٹ سے باہر آ گیا تھا۔ اس خیال سے اس کے رگ و پے میں مسرت کی لہریں دوڑنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ نے واقعی اس وقت اس کی بڑی مدد کی تھی اگر وہ منکا سیاہ مگرمچھوں کی جانب پھینک چکا ہوتا تو جس طرح سرخ مگرمچھ نے اسے نگلا تھا اس کا زندہ بچ نکلنا واقعی ناممکن ہو جاتا۔ وہ صدق دل سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگا جس نے اس کی بروقت مدد کرکے اسے یقینی اور خوفناک موت سے بچا لیا تھا۔

" اوہ۔ مجھے سنہری مچھلی کو کالے مگرمچھوں سے بچانا چاہئے۔ اگر کالے مگرمچھوں نے اسے ہلاک کر دیا تو میں جاگاشا جادوگر کو ہلاک کرنے کا طریقہ کیسے معلوم کروں گا"۔ سنہری مچھلی کا خیال آتے ہی عمرو نے چونکتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے نہایت تیزرفتاری سے اس طرف تیرنا شروع کر دیا جس طرف سنہری مچھلی اور کالے مگرمچھ گئے تھے۔ ابھی وہ کالے مگرمچھوں سے کچھ دور ہی ہوگا کہ اچانک وہاں سے کالے مگرمچھ غائب ہوگئے۔ اب اسے سنہری مچھلی پانی میں تیرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ مگرمچھوں کو غائب ہوتے دیکھ کر عمروعیار نے سنہری مچھلی کو زور زور سے آوازیں دینا شروع کر دیں اور اپنی رفتار اور زیادہ تیز کر دی۔ اس سے پہلے کہ وہ سنہری مچھلی کے قریب پہنچتا سنہری مچھلی کے قریب ایک زوردار دھماکا ہوا اور وہاں اچانک سیاہ دھواں پھیلنے لگا۔ یہ دیکھ کر عمروعیار بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے سیاہ دھویں میں گھرتی ہوئی سنہری مچھلی کو پکڑا اور اسے لئے ہوئے تیزی کے ساتھ ایک طرف تیرتا چلا گیا۔

سنہری مچھلی اس کے ہاتھوں میں بری طرح سے چیخ رہی تھی۔ عمرو نے پلٹ کر دیکھا جہاں سے اس نے سنہری مچھلی کو پکڑا تھا وہاں اب ہر طرف سیاہ گاڑھا دھواں پھیلتا جا رہا تھا۔

" مجھے چھوڑ دو۔ مجھے چھوڑ دو۔ مجھے مت مارو"۔ سنہری مچھلی عمرو کے ہاتھوں سے نکلنے کی جدوجہد کرتی ہوئی بری طرح سے چیخ رہی تھی۔

" سنہری مچھلی۔ یہ میں ہوں عمروعیار۔ ادھر دیکھو میری طرف"۔ عمرو نے اسے چھوڑتے ہوئے کہا۔ سنہری مچھلی عمروعیار کے ہاتھوں سے تڑپتی ہوئی نکلی اور پھر پلٹ کر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمروعیار کی جانب دیکھنے لگی۔

" عمروعیار۔ تم، تمہیں تو سرخ مگرمچھ نے نگل لیا تھا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا تم پورے کے پورے اس خوفناک مگرمچھ کے منہ میں چلے گئے تھے۔ پھپھ، پھر ......" سنہری مچھلی نے عمرو کی جانب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

" مارنے والے سے بچانے والا زیادہ قوی اور طاقتور

ہوتا ہے سنہری مچھلی۔ اللہ تعالیٰ کو ابھی میری زندگی مقصود تھی۔ اس لئے میری جان بچ گئی۔ تمہیں ہلاک کرنے کے لئے شاید جاگاشا جادوگر نے سیاہ زہریلا دھواں چھوڑا تھا۔ اگر تم اس دھویں میں گھر جاتیں تو تمہارا بچنا بھی محال ہو سکتا تھا۔ بہرحال اب ہمارے پاس باتیں کرنے کا وقت نہیں ہے۔ جاگاشا جادوگر نہ صرف ہمیں دیکھ رہا ہے بلکہ وہ ہمیں مارنے کے لئے مسلسل اور خوفناک حملے بھی کر رہا ہے۔ ہمیں جلد سے جلد بوڑھے نیلے ناگ تک جانا ہوگا۔ جب تک ہمیں جاگاشا جادوگر کو ہلاک کرنے کا طریقہ معلوم نہیں ہو جاتا ہم اس کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے"۔ عمروعیار تیز تیز لہجے میں کہتا چلا گیا۔

" بوڑھے نیلے ناگ کے پاس بے شمار پراسرار طاقتیں اور علوم ہیں۔ وہ نہ صرف ہمیں جاگاشا جادوگر کی ہلاکت کا طریقہ بتا دے گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ اس سلسلے میں جاگاشا جادوگر کے جادوئی حملوں سے بچانے میں ہماری امداد بھی کرے۔ آؤ ہم سرخ چٹان والے علاقے میں چلتے ہیں جو یہاں سے اب زیادہ دور

نہیں ہے"۔ سنہری مچھلی نے کہا۔ عمرو نے سر ہلایا اور پھر وہ دونوں ایک بار پھر سرخ چٹان کی طرف جانے والے علاقے کی جانب روانہ ہوگئے۔

مسلسل اور کافی دیر سفر کرتے رہنے کے بعد وہ بہت بڑے چٹیل میدان میں پہنچ گئے۔ وہاں سمندر کے پانی کا رنگ سبزی مائل تھا۔ سخت اور چٹیل میدان میں ہر طرف بڑی بڑی چٹانیں چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کی طرح سر اٹھائے دکھائی دے رہی تھیں۔ وہاں آبی جانوروں کی بھی کثرت تھی۔

" ہمیں وہ سامنے سرخ چٹان کی طرف جانا ہے۔ اس چٹان میں ایک چھوٹا سا سوراخ ہے۔ جس میں گھس کر میں چٹان کے نیچے بڑے سوراخ میں اتر جاؤں گی۔ بوڑھا نیلا ناگ اسی جگہ زمین کے نیچے کہیں رہتا ہے"۔ سنہری مچھلی نے عمروعیار سے مخاطب ہو کر کہا۔

عمرو نے اثبات میں سر ہلایا اور سنہری مچھلی کے ساتھ تیرتا ہوا بڑی سرخ چٹان کے پاس آگیا۔ اس چٹان میں واقعی ایک چھوٹا سا سوراخ دکھائی دے رہا تھا جس میں صرف سنہری مچھلی جیسی مخلوق ہی اندر جا

سکتی تھی۔ عمرو اس چٹان کے اوپر آ کر بیٹھ گیا اور
سنہری مچھلی چٹان میں موجود سوراخ میں گھس گئی۔

اب عمروعیار سنہری مچھلی کی واپسی کے انتظار کے
سوا اور کیا کر سکتا تھا۔ سنہری مچھلی بوڑھے نیلے
سمندری ناگ سے ملنے گئی تھی۔ وہاں اسے کتنی دیر لگتی
تھی اور وہ کب لوٹ کر آتی تھی اس کے بارے میں
عمروعیار کو کچھ اندازہ نہیں تھا۔ عمرو سمندر میں موجود
خوبصورت اور رنگ رنگ کے جانوروں کو دیکھنے میں
محو ہو گیا۔ ابھی سنہری مچھلی کو چٹان میں گھسے چند ہی
لمحے ہوئے ہوں گے کہ اچانک عمروعیار کے اردگرد
موجود چٹانیں سرخ ہونے لگیں۔ ساتھ ہی ان چٹانوں
کے نیچے سے بڑے بڑے بلبلے نکلنے لگے۔ عمروعیار جو
اپنے خیالوں میں کھویا ہوا تھا کہ اسے یوں لگا جیسے
سمندر کا پانی گرم ہوتا جا رہا ہے۔ اس نے بوکھلا کر
دیکھا سمندری جانور پانی کے گرم ہوتے ہی ادھر ادھر
بھاگنا شروع ہو گئے تھے۔ پانی تیزی سے گرم ہو رہا تھا
اور پھر عمروعیار کو اپنے جسم میں شدید جلن کا احساس
ہونے لگا۔ وہ گھبرا کر چٹان سے اتر آیا۔ لیکن اس سے

پہلے کہ وہ کچھ کرتا اسے اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی
محسوس ہوئی۔ اس کے ہاتھ پاؤں جیسے مفلوج ہو گئے
تھے۔ وہ زمین پر کسی بے جان پتھر کی طرح گرتا چلا
گیا اور زمین کے اس حصے کا پانی آگ کی طرح گرم
ہوتا چلا گیا۔ پھر پانی بری طرح کھولنے لگا تھا اور
عمروعیار کو اپنا جسم بری طرح سے گلتا سڑتا محسوس ہو
رہا تھا۔

" یہ تو عمرو عیار اور سنہری مچھلی ہے۔ اوہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ دونوں زندہ کیسے بچ گئے"۔ ملکہ ساکڑی نے پردے پر عمرو عیار اور سنہری مچھلی کو دیکھ کر بری طرح سے چیختے ہوئے کہا جو پانی میں واقعی زندہ سلامت نہایت تیزی سے تیرے چلے جا رہے تھے۔ جاگاشا جادوگر بھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر پردے پر نظر آنے والے عمرو عیار اور سنہری مچھلی کو دیکھ رہا تھا۔ جیسے انہیں زندہ اور ایک ساتھ تیرتے دیکھ کر اسے اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

" نہیں، نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ کیسے ممکن ہے

عمرو عیار کو میرے جادوئی سرخ مگرمچھ نے نگل لیا تھا۔ اس کے پیٹ میں چلے جانے کے بعد عمرو عیار کسی بھی صورت میں زندہ نہیں رہ سکتا تھا اور سنہری مچھلی پر میں نے سیاہ زہریلے دھویں کا وار کیا تھا۔ اسی دھویں میں گھر کر اس کا وجود پانی بن کر پانی میں مل جاتا۔ مگر نہ صرف عمرو عیار زندہ ہے بلکہ سنہری مچھلی بھی۔ اوہ، اوہ لگتا ہے میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔ ہاں واقعی یہ ایک خواب ہے۔ صرف خواب"۔ جاگاشا جادوگر نے بری طرح سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" نہیں جاگاشا جادوگر۔ یہ خواب نہیں حقیقت ہے۔ عمرو عیار اور سنہری مچھلی دونوں زندہ ہیں۔ اگر یہ خواب ہوتا تو تم اکیلے دیکھ رہے ہوتے۔ ہم دونوں ایک ساتھ ایک ہی خواب بھلا کیسے دیکھ سکتے ہیں"۔ ملکہ ساکڑی نے کہا تو جاگاشا جادوگر چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

" میں خواب نہیں دیکھ رہا تو یہ عمرو عیار اور سنہری مچھلی زندہ کیسے بچ گئے"۔ جاگاشا جادوگر نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

" اس بات پر تو میں بھی حیران ہو رہی ہوں"۔ ملکہ ساکڑی نے کہا۔

" اوہ ٹھہرو میں ابھی معلوم کرتا ہوں۔ میرے خوفناک حملوں سے عمروعیار اور سنہری مچھلی کیسے بچ گئے۔ اس کے لئے مجھے سمندر دیوتا سے رابطہ کرنا ہوگا"۔ جاگاشا جادوگر نے غصے، پریشانی اور حیرت سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے جلدی سے آنکھیں بند کر لیں اور منہ میں کچھ پڑھنے لگا۔ چند لمحوں تک وہ اسی طرح آنکھیں بند کئے کچھ پڑھتا رہا پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھیں اس وقت سرخ انگاروں کی طرح دھک رہی تھیں۔

" کچھ معلوم ہوا"۔ ملکہ ساکڑی نے جاگاشا جادوگر کو آنکھیں کھولتے دیکھ کر جلدی سے پوچھا۔

" سمندر دیوتا نے جو کچھ بتایا ہے وہ بے حد حیران کن اور ناقابل یقین ہے ملکہ ساکڑی۔ تم بھی سنو گی تو میری طرح حیران رہ جاؤ گی"۔ جاگاشا جادوگر نے کہا اور پھر اس نے ملکہ ساکڑی کو بتایا کہ عمروعیار کس طرح جادوئی سرخ مگرمچھ سے بچ نکلا تھا اور اس نے

کس طرح سنہری مچھلی کو بھی جادوئی اور زہریلے دھویں سے بچا لیا تھا۔ اس کی بات سن کر ملکہ ساکڑی بھی حیران رہ گئی تھی۔

" اوہ، یہ عمروعیار تو واقعی انتہائی خطرناک آدم زاد ہے۔ اگر ہم نے اسے ختم نہ کیا تو یہ سچ مچ ہمیں ہلاک کر دے گا"۔ ملکہ ساکڑی نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ انہوں نے دیکھا عمروعیار اور سنہری مچھلی ایک بڑی چٹیل وادی میں پہنچ گئے تھے۔ پھر انہوں نے سنہری مچھلی کو ایک سرخ چٹان میں بنے ہوئے سوراخ میں گھستے دیکھا جبکہ عمروعیار اسی چٹان پر نہایت اطمینان سے بیٹھ گیا تھا۔

" سرخ چٹان۔ اوہ سنہری مچھلی اس سرخ چٹان میں کیوں گھس گئی ہے اور عمرو یہاں کیوں بیٹھ گیا ہے"۔ ملکہ ساکڑی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا لیکن جاگاشا جادوگر نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ ملکہ ساکڑی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا تو وہ کوئی منتر پڑھ رہا تھا۔ پھر اس نے آنکھیں کھول کر سیاہ روشن پردے پر زور سے پھونک مار دی۔ عمروعیار

جس چٹان پر بیٹھا تھا وہ اور اس کے اردگرد کی
دوسری چٹانیں یکلخت سرخ ہونے لگیں اور پانی سے
یوں بلبلے نکلنے لگے جیسے آگ پر رکھا ہوا پانی ابلنے لگتا
ہے۔ عمروعیار بری طرح سے بوکھلا گیا تھا اس نے
چٹان سے اترنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے جاگاشا
جادوگر نے ایک اور منتر پڑھ کر اس پر پھونک دیا
جس سے عمروعیار کا جسم مفلوج ہو کر نیچے گر گیا۔

" ہاں اب ٹھیک ہے۔ پانی چند ہی لمحوں میں بری
طرح سے ابلنے لگے گا اور عمروعیار اور سرخ چٹان میں
گھسی ہوئی سنہری مچھلی کا جسم گل سڑ کر ختم ہو جائے
گا"۔ ملکہ ساکڑی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ لیکن اسی
لمحے چٹان کے سوراخ میں سے سنہری مچھلی نکلی اور
عمروعیار کی جانب بڑھ کر اس نے عمروعیار کے خوف
اور پریشانی سے کھلے ہوئے منہ میں ایک زرد رنگ کا
موتی گرا دیا۔ جیسے ہی عمروعیار کے منہ میں موتی گرا
عمرو نے جلدی سے منہ بند کر لیا اور پھر جاگاشا
جادوگر اور ملکہ ساکڑی نے دیکھا کہ عمروعیار کے
مفلوج جسم میں جیسے جان پڑ گئی تھی۔ وہ نہ صرف

حرکت کرنے لگا تھا بلکہ اس کے چہرے پر سکون بھی
آ گیا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے گرم ہوتا ہوا پانی اسے
کچھ نقصان نہ پہنچا رہا ہو۔

" اوہ، اوہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ سنہری مچھلی نے
عمروعیار کے منہ میں جو زرد موتی ڈالا ہے اس سے
عمروعیار پر سے میرا جادو کیسے ٹوٹ گیا اور پانی جو آگ
سے زیادہ گرم ہو گیا ہے عمرو اور سنہری مچھلی کو کوئی
نقصان کیوں نہیں پہنچا رہا"۔ جاگاشا جادوگر نے حلق
کے بل چیختے ہوئے کہا۔ سنہری مچھلی دوبارہ سرخ
چٹان کے سوراخ میں چلی گئی تھی اور عمروعیار ایک
بار پھر چٹان پر چڑھ کر بیٹھ گیا تھا۔ جاگاشا جادوگر
غصے سے منتر پر منتر پڑھ کر عمروعیار پر پھونکنے لگا تھا۔
مگر جب اس نے اپنے کسی منتر کا عمروعیار پر کوئی اثر
نہ ہوتے دیکھا تو اس کے چہرے پر شدید بوکھلاہٹ
ناچنے لگی۔ وہ ایک جھٹکے سے تخت سے اتر آیا۔ اس
نے اپنا ہاتھ سیاہ پردے کی جانب جھٹکا تو اس کی
انگلیوں کے سروں سے شرارے سے نکل کر پردے پر
جا پڑے جس سے پردہ ایک لمحے میں جل کر راکھ ہو

گیا۔

"ہونہہ۔ عمرو عیار اور سنہری مچھلی کو اب میں اپنے ہاتھوں سے ماروں گا۔ جب تک میں اپنے ہاتھوں سے ان دونوں کے ٹکڑے نہ کر دوں گا چین سے نہیں بیٹھوں گا۔ دیکھتا ہوں عمرو عیار کس طرح میرا مقابلہ کرتا ہے"۔ جاگاشا جادوگر نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ملکہ ساکری اس سے کچھ کہتی جاگاشا جادوگر نے دائیں بائیں ہاتھ لہرائے اور وہاں سے غائب ہو گیا۔

عمرو عیار کو اپنا جسم برح طرح سے جھلستا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ پھر وہ مفلوج ہو کر بے بسی سے ابلتے ہوئے پانی میں پڑا تھا۔ اس سے پہلے کہ پانی آگ کی طرح ابل کر واقعی اس کے جسم کو گلا دیتا اسی لمحے سرخ چٹان کے سوراخ سے سنہری مچھلی نکلی اور تیزی سے عمرو عیار کے چہرے کے پاس آ گئی۔

عمرو عیار کا منہ تکلیف کی وجہ سے کھلا ہوا تھا سنہری مچھلی نے اپنا منہ کھول کر اس کے منہ میں ایک چمکتا ہوا زرد موتی گرا دیا۔ جیسے ہی موتی عمرو عیار کے منہ میں گرا عمرو عیار نے جلدی سے منہ بند کر

لیا۔ ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے مردہ جسم میں جان پڑتی جا رہی ہو۔

" اس موتی کو اپنے منہ میں ہی رکھنا عمرو عیار۔ اسے باہر مت اگلنا۔ اس موتی لی وجہ سے جاگاشا جادوگر کا کوئی جادو تم پر اثر ہنیں کرے گا۔ جاگاشا جادوگر اگر یہاں موجود بڑی بڑی چٹانیں بھی اٹھا کر تمہارے سر پر مارنے کی کوشش کرے گا تو تمہارے جسم سے ٹکراتے ہی چٹانیں راکھ ہو جائیں گی"۔ سنہری مچھلی نے عمرو عیار سے مخاطب ہو کر کہا۔ عمرو عیار کو گرم پانی کی وجہ سے جو جلن محسوس ہو رہی تھی وہ بھی ختم ہو گئی تھی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے عمرو نہایت اطمینان سے اٹھ بیٹھا۔

" تم میرا چند لمحے اور انتظار کرو۔ میں بس ابھی آئی"۔ سنہری مچھلی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمرو کچھ پوچھتا سنہری مچھلی واپس اسی سرخ چٹان کے سوراخ میں گھس گئی۔ سمندر کا پانی اسی طرح گرم ہو کر ابل رہا تھا۔ زمین سے بڑے بڑے بلبلے مسلسل نکل نکل کر بلند ہو رہے تھے۔ لیکن عمرو کے منہ میں

زرد موتی ہونے کی وجہ سے اسے گرم پانی کا ذرا بھی احساس نہ ہو رہا تھا۔ وہ بڑے اطمینان سے دوبارہ سرخ چٹان پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ جیسے اسے یہاں بیٹھنے کے سوا دوسرا کوئی کام نہ ہو۔

کافی دیر بعد سنہری مچھلی سرخ چٹان سے باہر نکل آئی۔ چٹان سے باہر نکلتے ہی اس نے یکلخت جل پری کمندری کا روپ دھار لیا۔ اس کا اوپری جسم ایک نہایت حسین و جمیل لڑکی کا بن گیا تھا جبکہ اس کا نچلا دھڑ مچھلی جیسا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں ایک تلوار تھی اور دوسرے ہاتھ میں ایک سیاہ رنگ کی بوتل تھی جس کی گردن بہت لمبی تھی۔ اس کے آگے باقاعدہ مہر لگی ہوئی تھی۔

" اچھا تو یہ ہے تمہارا اصل روپ"۔ عمرو نے سنہری مچھلی یعنی جل پری کمندری کی جانب ستائشی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں عمرو عیار یہ میرا اصلی روپ ہے۔ تم یہ تلوار اور بوتل پکڑو اور میرے ساتھ چلو"۔ جل پری نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اب کہاں چلنا ہے"۔ عمرو نے اس سے تلوار اور لمبی گردن والی بوتل لیتے ہوئے پوچھا۔

"آؤ میں راستے میں تمہیں سب کچھ بتا دیتی ہوں"۔ جل پری نے کہا اور ایک طرف تیرنے لگی۔ عمرو بھی سر ہلا کر اس کے ساتھ ہو لیا۔

"سرخ چٹان کی تہہ میں، میں بوڑھے نیلے سمندری ناگ سے ملنے گئی تھی۔ ابھی میں بوڑھے سمندری نیلے ناگ تک پہنچی ہی تھی کہ انہوں نے مجھے ایک زرد موتی دیتے ہوئے مجھ سے کہا کہ میں اس موتی کو واپس جا کر جلدی سے تمہارے منہ میں ڈال دوں۔ جاگاشا جادوگر نے تم پر بڑا خوفناک وار کیا ہے وہ سمندر کے پانی کو گرم کرکے تمہیں خوفناک موت سے ہمکنار کرنا چاہتا ہے۔ زرد موتی لے کر میں اسی تیزی سے واپس آ گئی اور زرد موتی تمہارے منہ میں ڈال کر تمہیں یقینی موت سے بچا لیا اور پھر میں دوبارہ بوڑھے نیلے سمندری ناگ کے پاس چلی گئی۔ انہیں تمام حالات اور واقعات کا پورا علم تھا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ جاگاشا جادوگر اور ملکہ ساکڑی شیطانوں کے بہت بڑے

پجاری ہیں۔ شیطانی قوتوں کے حصول کے لئے وہ سمندری مخلوق اور انسانی دنیا پر قبضہ کرنے کا ہنایت گھناؤنا اور خوفناک منصوبہ بنا رہے ہیں۔ اس لئے ان دونوں کا ہلاک ہو جانا انتہائی ضروری ہو گیا ہے۔ بوڑھے نیلے سمندری ناگ نے مجھے یہ تلوار اور بوتل دیتے ہوئے کہا تھا کہ جاگاشا جادوگر کی موت اس تلوار سے ہو سکتی ہے۔ اس تلوار سے جاگاشا جادوگر کو ہلاک کرنے سے پہلے لمبی گردن والی بوتل میں موجود آب طلسم شکن اس پر گرانا ہوگا۔ جیسے ہی یہ پانی اس پر گرے گا۔ جاگاشا جادوگر کی تمام جادوئی طاقتیں ختم ہو جائیں گی اور پھر تلوار کا وار کرکے اس کی گردن اڑا دی جائے تو وہ ایک لمحے میں ہلاک ہو جائے گا۔ ملکہ ساکڑی جسے بڑی جادوگرنی بنانے کے لئے جاگاشا جادوگر پری زادوں کے بچوں کا گوشت کھلا اور ان کا خون پلا چکا ہے اس کی وجہ سے ملکہ ساکڑی پر بھی شیطانیت غالب آ چکی ہے۔ آج شام تک جاگاشا جادوگر نے ملکہ ساکڑی کو انسانی دنیا میں لے جا کر اور اس پر ایک شیطانی عمل کرکے اس نے ملکہ ساکڑی

کو پری زاد بچوں کا گوشت نہ کھلایا اور ان کا خون پینے کے لئے نہ دیا تو وہ راتوں رات خود ہی ہلاک ہو جائے گی۔ اس طرح ان دونوں شیطانوں کا وجود ہمیشہ کے لئے فنا ہو جائے گا"۔ جل پری کمندری نے عمرو عیار کو پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ تو سب ٹھیک ہے۔ لیکن تم مجھے اس وقت کہاں لے جا رہی ہو"۔ عمرو نے پوچھا۔

"نیلے ناگ کے مطابق تمہارے منہ میں زرد موتی ہے اس موتی کی وجہ سے جاگاشا جادوگر دور بیٹھ کر تم پر کوئی جادوئی وار ہنیں کر سکتا۔ وہ تمہیں ہلاک کرنے کے لئے اب خود آئے گا یا پھر سمندری خوفناک مخلوق پر جادو کرکے اہنیں تمہاری ہلاکت کے لئے بھیجے گا۔ اس وادی میں چونکہ سبزہ ہے اس لئے جاگاشا جادوگر اور اس کی بھیجی ہوئی خونخوار آبی مخلوق مجھے اور تمہیں نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اسی لئے ہم یہاں سے دوسری چٹانوں والے میدان میں جا رہے ہیں۔ جہاں سبزہ اور پودے ہنیں ہیں۔ جہاں سبزہ اور پودے ہنیں ہوتے وہاں جادوگروں اور جادو کئے گئے

آبی جانوروں کی طاقت انتہائی کمزور ہو جاتی ہے۔ ان کا آسانی سے نہ صرف مقابلہ کیا جا سکتا ہے بلکہ ان پر سے جادو کا اثر بھی آسانی سے ختم کیا جا سکتا ہے"۔ جل پری نے کہا تو عمروعیار حیران رہ گیا۔ یہ نئی بات اسے آج پہلی بار معلوم ہو رہی تھی۔

" اچھا وہ کیسے"۔ عمرو نے حیرانی سے پوچھا۔

" سچ نہیں۔ یہ بات مجھے بوڑھے نیلے ناگ نے بتائی تھی۔ اسی طرح میں نے تمہیں بتا دی ہے"۔ جل پری نے جواب دیا۔ وہ نہایت تیزی سے تیرتے ہوئے اس وادی سے باہر نکل آئے۔ کافی آگے جا کر ایک اور سمندری میدانی علاقہ آ گیا۔ اس جگہ سبزہ تو سبزہ گھاس کا ایک تنکا تک دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہاں بھی بے شمار مچھلیاں، گھونگھے، دریائی گھوڑے، سمندری سانپ اور دوسرے بہت سے جانور موجود تھے جو عمرو کو دیکھ کر تیزی سے ہٹتے جا رہے تھے۔

" جاگاشا جادوگر نے اگر یہاں سمندری مگرمچھ اور بڑی بڑی مچھلیوں کو بھیج دیا تو کیا وہ ہمیں نقصان نہیں پہنچا پائیں گے"۔ عمرو نے پوچھا۔

" بوتل کھول کر اس میں موجود پانی کو یہاں پھیلا دو تو کوئی جانور ہمارے قریب نہیں آ سکے گا۔ چاہے وہ جادوئی ہو یا اصلی"۔ جل پری نے جواب دیا تو عمروعیار نے دانتوں سے لمبی گردن والی بوتل کے منہ پر لگی مہر توڑ دی اور بوتل کا پانی سمندر کے پانی میں ملانے لگا۔ پانی میں جیسے ہلکا ہلکا نیلا رنگ مل گیا تھا۔ جس کی وجہ سے عمرو اور جل پری کو ہر چیز نیلی نیلی دکھائی دے رہی تھی۔ اسی لمحے ان کے سامنے ایک زوردار کڑاکا ہوا اور اچانک ان کے سامنے ایک نہایت لمبا تڑنگا اور سیاہ چہرے والا خوفناک انسان آ نمودار ہوا جس کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔ اسے دیکھ کر عمروعیار اور جل پری کمندری بری طرح سے چونک پڑے۔

" جاگاشا جادوگر۔ عمروعیار یہ جاگاشا جادوگر ہے"۔ جل پری کمندری نے جاگاشا جادوگر کو دیکھ کر بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جاگاشا جادوگر کے اردگرد یکے بعد دیگرے چھ اور دھماکے ہوئے اور وہاں جاگاشا جادوگر جیسے چھ اور جادوگر نمودار ہو گئے ۔ ان

کے لباس، ان کے چہرے اور ان کے رنگ ہو بہو
جاگاشا جادوگر جیسے تھے۔

" سات جاگاشا جادوگر۔ اوہ کمندری کیا یہ ساتوں
جاگاشا جادوگر ہیں"۔ عمرو نے حیرت سے ان سات
ہمشکل جادوگروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ وہاں سات
ہمشکل جاگاشا جادوگروں کو دیکھ کر جل پری کمندری
کے چہرے پر بھی حیرت اور پریشانی ابھر آئی تھی۔

" جاگاشا جادوگر تو ایک ہی تھا مگر باقی چھ کہاں سے
آگئے۔ اوہ یہ شاید ہمیں دھوکا دینے کے لئے آئے
ہیں"۔ جل پری نے بڑے گھبرائے ہوئے لہجے میں
کہا۔ اسی لمحے ساتوں ہمشکل جادوگروں کے ایک ساتھ
ہوا میں ہاتھ لہرائے تو ان کے ہاتھوں میں تیرکمان آ
گئے۔ اس سے پہلے کہ عمرو اور جل پری کمندری کچھ
کرتے ساتوں جادوگروں نے یکلخت ان پر تیر کھینچ
مارے۔ تیر کمانوں سے نکل کر بجلی کی سی رفتار سے
عمرو اور جل پری کمندری کی جانب بڑھ رہے تھے اور
پھر اچانک ایک خوفناک دھماکا ہوا اور ہر طرف
یکلخت گہری تاریکی چھا گئی۔

تاریکی صرف ایک لمحے کے لئے چھائی تھی۔ جیسے
تاریکی یکلخت چھائی تھی ویسے ہی یکدم ختم بھی ہو گئی
تھی۔ سات ہمشکل جادوگروں کے چلائے ہوئے تیر
جیسے ہی طلسم شکن پانی والے حصے میں آئے جل کر
راکھ ہو گئے تھے۔ ان کے اچانک راکھ ہونے کی وجہ
سے ہی وہاں تاریکی چھا گئی تھی۔

" دیکھا عمروعیار۔ اس بار طلسم شکن پانی کی وجہ
سے ہم بچ گئے۔ اگر تم نے یہاں پانی نہ ڈالا ہوتا تو
ان تیروں سے ہم چھلنی ہو جاتے"۔ جل پری نے
جلدی سے کہا۔ جادوگروں نے جو تیروں کا وار خالی

جاتے دیکھا تو انہوں نے کمانوں کو زور سے جھٹکا دیا
اسی لمحے کمانوں پر پھر تیر چڑھ گئے ۔ انہوں نے چلے
کھینچے اور تیر پھر عمرو اور جل پری کی جانب چھوڑ دیئے
مگر نیلے پانی میں آتے ہی تیر جھماکے سے غائب ہو گئے
مگر اس بار تاریکی نہ چھائی تھی۔ جاگاشا جادوگر کے
ساتوں ہمشکل جادوگر ان کی طرف تیر برساتے رہے
مگر ان کے چلائے ہوئے تیر عمرو اور جل پری کے
قریب ہی نہیں پہنچ رہے تھے۔ پھر ان جادوگروں نے
غصے سے کمانوں کو اوپر اچھال دیا جو ان کے ہاتھوں
سے نکلتے ہی غائب ہو گئیں۔ ساتوں جادوگروں نے
اپنے ہاتھ پھیلائے اور زور زور سے جھٹکنے لگے ۔ ان
کی انگلیوں سے آگ کی لکیریں نکلنے لگیں۔ آگ کی یہ
لکیریں بھی نیلے پانی تک آ رہی تھی مگر وہ فوراً ختم ہو
جاتی تھیں۔ عمرو اور جل پری اپنی جگہ پر کھڑے
بڑے اطمینان سے ان جادوگروں کو تماشے کرتے
ہوئے دیکھ رہے تھے۔

" عمرو ہم کب تک ان کے کھیل تماشے دیکھتے
رہیں گے۔ نیلے دائرے میں اگر ہم ساری عمر بھی

کھڑے رہیں تو یہ جادوگر یہاں سے واپس نہیں جائیں
گے بلکہ مسلسل ہم پر حملے کرتے رہیں گے۔ اس لئے
ہمیں اس دائرے سے نکلنا ہوگا۔ ان جادوگروں کو
ہلاک کرکے ہی ہم اصلی جاگاشا جادوگر تک پہنچ سکتے
ہیں۔ ہو سکتا ہے ان میں سے ایک اصلی جاگاشا
جادوگر ہو"۔ جل پری کمندری نے کہا تو عمرو نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے جیب سے اندھیرے
غار والے بزرگ ساہو بابا کی دی ہوئی سرخ گیند نکالی
اور اسے سامنے جادوگروں کی جانب کھینچ مارا۔ گیند
کیڑے مکوڑوں سے ٹکراتی ہوئی اور ان کے درمیان سے
راستہ بناتی ہوئی ایک جادوگر کے سینے سے جا ٹکرائی۔
ایک زبردست دھماکہ ہوا اور ان ساتوں ہمشکل
جادوگروں کے گرد یکلخت سرخ دھواں چھا گیا۔
جادوگروں کے حلق سے دردناک چیخیں نکل گئیں اور
وہ پانی میں گر کر بری طرح سے تڑپنے لگے۔ عمرو عیار
نے بوتل کا پانی آگے پھینکا تو زہریلے کیڑے مکوڑے
بری طرح کلبلاتے ہوئے ایک طرف ہٹتے چلے گئے ۔
ان کے درمیان راستے کی لکیر سی بن گئی تھی۔ عمرو

تیزی سے آگے بڑھا اور پانی پھینکتا ہوا جادوگروں کی طرف بڑھنے لگا۔ بمشکل جادوگر چیختے ہوئے بری طرح سے تڑپ رہے تھے۔ ان کے قریب جا کر عمرو نے تلوار ایک جادوگر کی گردن پر ماری تو ایک خوفناک دھماکا ہوا اور وہ جادوگر یکلخت وہاں سے غائب ہو گیا۔ یہ دیکھ کر عمروعیار کو جوش آگیا۔ وہ دوسرے جادوگر کی جانب لپکا اس پر بھی تلوار کا وار کیا وہ بھی دھماکے کے ساتھ وہاں سے غائب ہو گیا۔

عمرو قریب آنے والے زہریلے کیڑے مکوڑوں پر پانی پھینکتا ہوا ان کے درمیان راستہ بناتے ہوئے دوسرے جادوگروں تک جا رہا تھا اور وہ جس جادوگر کو تلوار مارتا زبردست دھماکا ہوتا اور جادوگر یکلخت غائب ہو جاتا۔ اس طرح عمرو نے چھ جادوگروں کو تلوار مار کر وہاں سے غائب کر دیا تھا۔ اب ایک جادوگر باقی تھا۔ عمرو اس کے قریب پہنچا اس نے تلوار کا وار کرنے کے لئے تلوار اٹھائی ہی تھی کہ اسی لمحے جل پری آگے بڑھی اور اس نے یکلخت عمروعیار کے ہاتھوں سے تلوار چھین لی اور تیزی سے پیچھے ہٹتی

چلی گئی۔

"یہ کیا، تم نے مجھ سے تلوار کیوں چھین لی ہے"۔ عمرو نے چونک کر جل پری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"احمق۔ یہ اصلی جاگاشا جادوگر ہے۔ اس جادوگر پر پہلے طلسم شکن پانی پھینکو۔ اگر تم اسے اسی طرح تلوار مار دیتے تو جاگاشا جادوگر کے جسم سے ٹکراتے ہی تلوار جل کر راکھ ہو جاتی اور جاگاشا جادوگر کو مارنا ہمارے لئے ناممکن ہو جاتا"۔ جل پری نے کہا تو عمروعیار کے چہرے پر شرمندگی ابھر آئی۔ واقعی اس سے بہت بڑی حماقت سرزد ہونے والی تھی۔ اگر جل پری بروقت اس سے تلوار نہ چھین لیتی تو یقیناً تلوار جل جاتی۔ جاگاشا جادوگر کی طاقتیں اور بڑھ جاتیں اور وہ یقیناً ان پر حاوی ہو جاتا۔

جاگاشا جادوگر اندھیرے غار کے بزرگ ساہو بابا کی سرخ گیند کے سرخ دھویں سے چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا تھا اور بے ہوشی کے عالم میں پانی میں تیرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

عمرو آگے بڑھا اور اس نے بوتل کا پورا طلسم شکن پانی اس کے چہرے پر ڈال دیا۔ جاگاشا جادوگر یکبارگی زور سے تڑپا اور پھر اسے جیسے ہوش آگیا۔ اس کے جسم میں یکلخت نیلے رنگ کی بجلیاں کوندنے لگی تھیں۔

" میرا جادو۔ میرا جادو ختم ہو گیا۔ اوہ، اوہ میرا سارا جادو ختم ہو گیا"۔ اس نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ پھر وہ پلٹا اور بہایت تیزی سے ایک طرف تیرتا چلا گیا۔

" ارے ارے جاگاشا جادوگر بھاگ رہا ہے۔ کمندری تلوار مجھے دو۔ میں اس کے پیچھے جا کر اسے ہلاک کر دوں"۔ عمرو نے چیختے ہوئے کہا۔ مگر اسی لمحے جل پری کمندری تیزی سے حرکت میں آئی اور آن کی آن میں وہ جاگاشا جادوگر تک جا پہنچی پھر اس نے تلوار کے ایک ہی وار سے جاگاشا جادوگر کا سر اس کے تن سے جدا کر دیا۔

جاگاشا جادوگر کا بے سر کا دھڑ پانی میں بری طرح سے تڑپنے لگا۔ اس کا کٹا ہوا سر پانی کی تہہ میں گر گیا تھا۔ اس کی کٹی ہوئی گردن سے خون تیزی سے بہہ

رہا تھا۔ وہ کافی دیر تک تڑپتا رہا پھر اس کا جسم بے جان ہو کر اوپر اٹھتا چلا گیا۔

"ہم کامیاب ہو گئے عمرو عیار۔ ہم کامیاب ہو گئے۔ جاگاشا جادوگر ہمارے ہاتھوں ہلاک ہو گیا"۔ جل پری نے عمرو کے قریب آ کر خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"ہم نہیں تم۔ تم کامیاب ہوئی ہو جل پری کمندری۔ جاگاشا جادوگر کو اگر تم نے ہی مارنا تھا تو مجھے خواہ مخواہ یہاں تک لانے کی کیا ضرورت تھی۔ اندھیرے غار والے بزرگ ساہو بابا بھی کہہ رہے تھے کہ میری یہ سمندری مہم انتہائی خوفناک اور خطرناک ثابت ہو گی مگر۔ ہونہہ جاگاشا جادوگر اس آسانی کے ساتھ ختم ہو جائے گا۔ یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا"۔ عمرو نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو اس میں برا منانے والی کون سی بات ہے۔ ہمارا مقصد جاگاشا جادوگر کو ہلاک کرنے کا تھا۔ وہ میرے ہاتھوں مرا ہے یا تمہارے ہاتھوں مرتا، اس سے کیا فرق پڑتا ہے"۔ جل پری نے حیرانی سے کہا۔

"بہت فرق پڑتا ہے کمندری۔ دنیا میں عیار زماں، شعلہ رواں، برق تپاں اور موت جادوگراں مجھے کہا جاتا ہے۔ جادوگر اور جادوگرنیوں کو مار کر مجھے جو ذہنی سکون ہوتا ہے اس کا تمہیں کیا پتہ۔ میں اب تک تیس ہزار جادوگرنیوں کو ہلاک کر چکا ہوں اور ایک کم پچاس ہزار جادوگروں کو جہنم واصل کر چکا ہوں۔ اگر یہ جادوگر بھی میرے ہاتھوں ہلاک ہو جاتا تو میری پچاس ہزار جادوگروں کے مارنے کی تعداد پوری ہو جاتی۔ ایک نیک بزرگ نے مجھ سے کہا تھا کہ میں جب پچاس ہزار جادوگروں کو مارنے کی تعداد پوری کر لوں گا تو مجھے خودبخود خواب میں ایک بڑے اور نایاب سورنگ خزانے کا پتہ مل جائے گا جس کی مالیت ہزاروں لاکھوں بادشاہوں کے خزانوں سے بھی کہیں زیادہ ہو گی"۔ عمرو نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ، تو یہ بات ہے۔ لیکن عمرو عیار بوڑھے نیلے ناگ نے کہا تھا کہ اس جادوگر کو میں خود اپنے ہاتھوں سے ہی ہلاک کروں۔ تم اگر اس مہم میں میرا بھرپور

ساتھ نہ دیتے تو میں یہاں تک کیسے پہنچتی اور جاگاشا جادوگر جیسے خطرناک اور طاقتور جادوگر کو کیسے ہلاک کر پاتی۔ اس لئے یہ نہ کہو کہ اس مہم میں تم نے کوئی کام نہیں کیا۔ یہ مہم تمہاری ہی مہم تھی۔ تمہاری ہی وجہ سے میں جاگاشا جادوگر کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہوئی ہوں۔ باقی رہی سورنگ خزانے کی بات تو تم اس کی فکر مت کرو۔ میں سمندر میں موجود ایک پہاڑی غار میں پڑے اس سورنگ خزانے کے بارے میں جانتی ہوں۔ وہ خزانہ واقعی اتنا بڑا ہے کہ تمہاری دنیا کے ہزاروں نہیں تو سینکڑوں بادشاہوں کے خزانوں جتنا تو ضرور ہوگا"۔ جل پری نے کہا تو عمروعیار کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اس نے جل پری کے سامنے جان بوجھ کر خزانے والی بات کی تھی۔

جل پری کمندری نے جب بتایا کہ وہ اس سورنگ سمندری خزانے کے بارے میں جانتی ہے تو عمرو کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہ رہا۔ سمندری مہم میں اسے سورنگ خزانہ مل رہا تھا۔ پری زادوں کی سیپ وادی سے بھی شہزادہ ماچھلو اور پری زاد آشان نے سرخ

موتیوں کا خزانہ اسے دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اتنے بڑے سمندری خزانے کو پا کر عمروعیار کی خوشی دوگنی چوگنی ہوتی جا رہی تھی۔ اس لحاظ سے اس کے لئے یہ مہم دوسری مہموں سے زیادہ بڑی اور اہم تھی۔ سورنگ خزانہ، شہزادہ ماچھلو کے خزانے اور جل پری زاد آشان کے سرخ موتیوں کے خزانے کا عمروعیار کو ایک ایک موتی حاصل کرنا تھا مگر اس سے پہلے اسے اندھیرے غار کے بزرگ ساہو بابا کے پاس جانا تھا اور ان سے اپنی کراماتی چیزیں اور زنبیل حاصل کرنی تھی تاکہ وہ یہ تمام خزانے اس میں سمیٹ سکے۔ اس لئے وہ خوش تھا بے حد خوش۔

ختم شد